مسلمانوں کا
پہلا برمنگھم قرآن
606 عیسوی کا صرف
18 صفحات کا ہے

Abdul Hameed Arain



dewhameed.29292@gmail.com

+91 9838547733

جولائی 2015 دنیا
بھر کے تمام اختیارات
میں خبر شایع ہوئی
کہ، سب سے قدیم
قرآن مل گیا، تمام
اخبارات نے اخبار
میں ہیڈنگز لگائی کہ

برمنگھم یونیورسٹی سے ’قدیم ترین‘ قرآنی نسخہ برآمد

کم ڈیٹا استعمال کرنے کے لیے صرف تحریر پڑھیں ›



پروفیسر ڈیوڈ تھامس کا کہنا ہے کہ ’اس تاریخ سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ اسلام کے چند سال بعد کا نسخہ ہے۔‘

برمنگھم یونیورسٹی سے
قدیم ترین قرآنی نسخہ
برآمد بی بی سی لندن
قرآن مجید کا قدیم نسخہ
صدیق اکبر قرآن دور میں
لکھا گیا العربیہ اردو
قرآن کا قدیم ترین نسخہ
برآمد ڈوئچے ویلے
جرمنی



> پروفیسر ڈیوڈ تھامس کا کہنا ہے کہ 'اس تاریخ سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ اسلام کے چند سال بعد کا نسخہ ہے۔'

22 جولائی 2015

برطانیہ کی برمنگھم یونیورسٹی کی لائبریری سے ممکنہ طور پر قرآن کا قدیم ترین نسخہ برآمد ہوا ہے۔

یونیورسٹی کے مطابق ریڈیو کاربن ٹیسٹ سے یہ معلوم ہوا ہے کہ یہ نسخہ کم از کم 1370 سال پرانا ہے اور اگر یہ دعویٰ درست ہے تو یہ نسخہ قدیم ترین قرآنی نسخہ ہے۔

قرآن کا یہ نسخہ یونیورسٹی کی لائبریری میں تقریباً ایک صدی سے پڑا ہوا تھا۔



الرقاقة من صفحتين، تبدآن بآيات تنتهي بها سورة مريم وتليها آيات من سورة طه ثم من سورة الكهف بالقرآن

'قرآن مجید کا قدیم نسخہ صدیق اکبر دور میں لکھا گیا'



الرقاقة من صفحتين، تبدآن بآيات تنتهي بها سورة مريم وتليها آيات من سورة طه ثم من سورة الكهف بالقرآن

'قرآن مجید کا قدیم نسخہ صدیق اکبر دور میں لکھا گیا'

پرانے قرآنی نسخے کے بارے میں تازہ تحقیقات

لندن - کمال قبیسی

لندن ۔ کمال قبیسی

پہلی اشاعت: 24 دسمبر, 2015 :00 :12AM GST

آخری اپ ڈیٹ: 24 دسمبر, 2015 :00 :09AM GST

رواں سال جولائی میں برطانیہ کی برمنگھم یونیورسٹی کی ایک لائبریری سے ملنے والے قرآن پاک کے قدیم ترین نسخے کے منظرعام پر آنے کی خبر نے اس وقت ایک تہلکہ مچا دیا تھا جب پتا چلا کہ قرآن کا یہ حصہ اب تک دستیاب قرآن پاک کے پرانے نسخوں میں سب سے قدیم ہے۔

قرآن کا 'قدیم ترین نسخہ' برآمد

امتیاز احمد22.07.2015

برطانیہ کی برمنگھم یونیورسٹی کی انتظامیہ نے کہا ہے کہ انہیں اپنی لائبریری سے قرآن کا ایسا قدیم ترین نسخہ ملا ہے، جو ممکنہ طور کسی ایسے شخص کا لکھا ہوا ہے، جو پیغمبر اسلام زندگی میں موجود رہا ہو گا۔









مخطوطہ قرآن جامعہ
برمنگھم برطانیہ کی جامعہ
برمنگھم کے کتب
خانے میں
موجود قرآن جیسا
دو ورقی نسخہ جو سن
2015ء میں
برمنگھم کتب خانے سے
دریافت ہوا

Dr Alba Fedeli ڈاکٹر البا فیڈیلی



جامعہ آکسفرڈ کے
ریڈیو کاربن
ایکسلیریٹر یونٹ میں
کئے گئے تجزیے سے
یہ بات سامنے آئی ہے
کہ یہ نسخہ بھیڑ یا
بکری کی کھال پر لکھا
گیا ہے



نیز اس تجزیے کے
مطابق یہ
سنہ 568ء اور سنہ
645ء کے درمیان
کا نسخہ ہے
سنہ 568 عیسوی
میں اسلام کے نبی




The Birmingham
Qur'an
manuscript
Alba Fedeli
PhD student, Birmingham University

محمد پیدا بھی نہیں
ہوئے تھے
اسلامی کُتب کے
مطابق اسلام کے
نبی
محمد 570 عیسوی
میں پیدا ہُوے



ڈاکٹر البا فیڈیلی کو
یہ مخطوطہ اس وقت ملا
جب وہ اپنی ڈاکٹریٹ کی
تحقیق کے ایک حصے
کے طور پر
مشرق وسطیٰ کے
مخطوطات کے مجموعے
میں عناصر کا مطالعہ کر
رہی تھیں

DR. ALBA FEDELI



'Principal Investigator Cluster

Centre for the Study of Manuscript Cultures / Cluster of Excellence Understanding Written Artefacts

ڈاکٹر الفانسو مِنگانا

(Alphonse

Mingana) نے

قدیم مخطوطات کو

جمع کرنے کے لئے

1924، 1925 اور

1929 میں مشرقِ

ڈاکٹر الفانسو مِنگانا







وسطیٰ کے تین دورے
کئے
ألفونس منغنا نے اپنے
مشرقِ وسطیٰ کے
دورے میں تقریباً تین
ہزار قدیم شامی اور
عربی مخطوطات
حاصل کئے

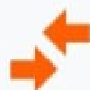


فسطاط کے مسلمانوں
نے ،فسطاط کی مسجد،
عمرو بن العاص میں
رکھے ، قدیم قرآنی
مخطوطات کے
ایک،ایک صفحے کو،
لاکھوں لاکھ روپیہ لے
کر یہود و نصاریٰ کو
بیچ ڈالا

Alphonse Mingana

Article Talk

 This article needs additional citations for verification. *(February 2013)* Learn more

Alphonse Mingana (Syriac: ܐܠܦܘܢܣ ܡܝܢܓܢܐ), born **Hurmiz Mingana** (Syriac: ܗܘܪܡܙ ܡܝܢܓܢܐ; 1878 – 5 December 1937), was an Assyrian theologian, historian, Syriacist, orientalist and a former priest who is best known for collecting and preserving the Mingana Collection, a collection of ancient Middle Eastern manuscripts at Birmingham.

فسطاط مسجد عمرو بن
العاص کے
02+16=18 دو ورقی
برمنگھم قرآنی
مخطوطات کے ہی،
سولہ (16) اور
اوراق، مخطوطات،
فرانس کے پیرس کی

Alphonse Mingana

ܐܠܦܘܢܣ ܡܝܢܓܢܐ



Born	Hurmiz Mingana 1878 Sharanesh, Ottoman Empire
Died	5 December 1937 (aged 59) Birmingham, England

قومی لائبریری

(Bibliotheque nationale de France–BnF)

میں بھی موجود ہے



UNIVERSITY OF BIRMINGHAM

Menu 

The Birmingham Qur'an and the Mingana Collection

فسطاط مسلم مصر
کا پہلا دار الحکومت
تھا
جس کی بنیادیں
فاتح مصر
حضرت عمرو بن
عاص نے رکھی
تھی

Mingana Collection

Article   Talk









The **Mingana Collection of Middle Eastern manuscripts**, comprising over 3,000 documents, is held by the University of Birmingham's Cadbury Research Library.[1]

Mingana Collection	
Established	1924
Collections	Syriac and Arabic manuscripts
Collection size	>3,000 documents
Founder	Alphonse Mingana

برمنگھم قرآنی مخطوطہ کی تفصیل سورۃ الکہف آیت 17 سے 31 میں غار والوں کا افسانہ



سورۃ مریم آیت 91
سے 98 میں عیسیٰ
کے تثلیث پر بات
سورۃ طہٰ آیت ایک
سے 40 تک میں
موسیٰ اور ہارون کا
افسانہ ہے

مصر کا قاہرہ سے قبل دار الحکومت



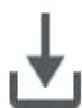
OLD CAIRO (FOSTÂT).

فسطاط

عرفیت: خیموں کا شہر

فسطاط





文A

فسطاط (عربی: الفسطاط) مسلم مصر کا پہلا دار الحکومت تھا۔ فسطاط کا شمالی حصہ قاہرہ ہے جو اب مصر کا دار الحکومت ہے۔

فسطاط
Fustat
الفسطاط
مصر کا قاہرہ سے قبل دار الحکومت

ڈاکٹر البا فیڈیلی ایک **اطالوی اسکالر** ہیں جو **قدیم قرآنی مخطوطات** کے مطالعے میں مہارت رکھتی ہیں۔

برمنگھم قرآن **(Birmingham Qur'an Manuscript)** ایک مشہور اور اہم قرآنی مخطوطہ ہے جو برطانیہ کی **برمنگھم یونیورسٹی** میں موجود ہے۔ اس مخطوطے کو ریڈیو کاربن ڈیٹنگ کے ذریعے قدیم ترین قرآنی نسخوں میں سے ایک سمجھا جاتا ہے۔

ڈاکٹر البا فیڈیلی کا اس مخطوطے سے خاص تعلق ہے:

- انہوں نے **برمنگھم یونیورسٹی** سے ہی اپنی پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی اور ان کی تحقیق کا موضوع بھی قرآنی مخطوطات تھے۔
- وہ برمنگھم یونیورسٹی میں **انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکسٹوئیل اسکالرشپ اینڈ الیکٹرانک ایڈیٹنگ** میں اعزازی ریسرچ فیلو (honorary research fellow) بھی رہ چکی ہیں۔

- وہ برمنگھم یونیورسٹی میں **انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکسٹوئیل اسکالرشپ اینڈ الیکٹرانک ایڈیٹنگ** میں اعزازی ریسرچ فیلو (honorary research fellow) بھی رہ چکی ہیں۔

- انہوں نے **برمنگھم قرآن کے مطالعہ اور اس کے دورانیہ (dating)** پر تحقیقی کام کیا ہے۔ ان کا کام مخطوطے کے متن، تحریر کے انداز اور اس کی قدامت کے بارے میں اہم بصیرت فراہم کرتا ہے۔

اس طرح، ڈاکٹر البا فیڈیلی کا نام برمنگھم قرآن کے سائنسی اور علمی مطالعے کے حوالے سے بہت اہم ہے۔

کیا آپ ڈاکٹر البا فیڈیلی کے کام یا برمنگھم قرآن کے بارے میں مزید تفصیلات جاننا چاہیں گے؟

الفونس منگنا (Alphonse Mingana) کی تفصیلی معلومات

الفونس منگنا (پیدائشی نام: حرمُز منگنا) ایک آشوری مذہبی عالم، مورخ، شامیاتی، اور مستشرق تھے جو بنیادی طور پر قدیم مشرق وسطیٰ کے نسخوں کے منگنا کلیکشن کو جمع کرنے اور محفوظ کرنے کے لیے جانے جاتے ہیں۔

🕌 پس منظر اور ابتدائی زندگی

- پیدائش: 1878ء، شارانش، زاخو کے قریب ایک گاؤں (اس وقت سلطنت عثمانیہ میں، جو اب عراق کے کردستان میں ہے)۔
- پیدائشی نام: حرمُز منگنا (Hurmiz Mingana)۔
- خاندان: ان کا تعلق کلدانی کیتھولک چرچ سے تھا، جو

✈️ انگلینڈ آمد اور کام

- انگلینڈ آمد: وہ 1913ء میں جے رینڈیل ہیرس کی دعوت پر انگلینڈ آئے۔ ہیرس برمنگھم میں سیلی اوک میں ووڈبروک کوئیکر اسٹڈی سینٹر کے ڈائریکٹر تھے۔
- شادی: انہوں نے 1915ء میں ایک نارویجن طالبہ ایما صوفی فلور سے شادی کی۔
- اہم عہدے:
  - 1915ء میں، انہیں مانچسٹر میں جان رائیلینڈز لائبریری میں لائبریری کے عربی نسخوں کی کیٹلاگ سازی کے لیے مقرر کیا گیا۔
  - وہ 1932ء میں لائبریری چھوڑنے تک اورینٹل مینوفیکٹس کے کیپر کے عہدے تک پہنچ گئے۔

- منگنا کلیکشن (Mingana Collection):

- 1924ء سے 1929ء کے درمیان، انہوں نے مشرق وسطیٰ کے تین سفر کیے، جس کی مالی اعانت ایڈورڈ کیڈبری نے کی، تاکہ قدیم مشرقی وسطیٰ کے نسخے جمع کر سکیں۔

- انہوں نے تقریباً 2,700 مسودات (Syriac، Christian Arabic، Islamic Arabic اور دیگر زبانوں میں) جمع کیے، جن میں سے زیادہ تر سیلی اوک کالجز لائبریری، برمنگھم (اب برمنگھم یونیورسٹی میں) میں ہیں۔ یہ مجموعہ منگنا کلیکشن کے نام سے مشہور ہے۔

مشرق وسطیٰ کے دَورے برائے حصولِ مسودات

منگنا نے 1913ء میں انگلینڈ منتقل ہونے کے بعد، خاص طور پر 1920ء کی دہائی میں، مشرق وسطیٰ کے لیے کئی مہمات کا آغاز کیا:

1. دَوروں کی تعداد اور مدت: انہوں نے **1924**ء اور **1929**ء کے درمیان مسودات جمع کرنے کے لیے مشرق وسطیٰ کے تین **(3)** اہم سفر کیے۔
2. سفر کے سال: یہ دَورے بنیادی طور پر **1924**ء، **1925**ء، اور **1929**ء میں ہوئے۔

3. مقصد: ان دَوروں کا واحد مقصد قدیم شامی (Syriac)، عیسائی عربی، اور اسلامی عربی مسودات کو چرچوں، خانقاہوں، اور نجی گھروں سے خرید کر جمع کرنا تھا۔

4. مالی سرپرستی: ان تمام دَوروں کی مالی سرپرستی برمنگھم کے ایک مشہور مخیر شخصیت اور ووڈبروک کوئیکر اسٹڈی سینٹر کے بانیوں میں سے ایک، ڈاکٹر ایڈورڈ کیڈبری نے کی تھی۔

5. مبینہ مقامات: ان دَوروں میں جن علاقوں کا سفر کیا گیا ان میں بیروت، حلب، موصل، اور سلیمانیہ شامل تھے۔

برمنگھم دو ورقی قرآنی مخطوطہ کی تفصیلی معلومات کلیکشن کا نمبر

Mingana Islamic Arabic 1572a

مقام کیڈبری ریسرچ لائبریری، برمنگھم یونیورسٹی، برطانیہ

سورۃ الکہف آیت 17 سے
آیت 31 تک
سورۃ مریم آیت 91 سے آیت
98 تک
سورۃ طٰہٰ آیت 1 سے آیت
40 تک
ریڈیو کاربن ڈیٹنگ کے
مطابق، اس پارچمنٹ کی
تاریخ 568 عیسوی سے
645 عیسوی کے درمیان

لشاى انى فاعل ذلك غدا الا ان يشا الله
واذكر ربك اذا نسيت وقل عسى ان
يهدين ربى لاقرب من هذا رشدا ولبثوا
فى كهفهم ثلث مايه سنين وازدادوا
تسعا قل الله اعلم بما لبثوا له غيب
السموت والارض ابصر به واسمع ما
لهم من دونه من ولى ولا يشرك فى حكمه
احدا واتل ما اوحى اليك من كتب
ربك لا مبدل لكلمته ولن تجد من دونه
ملتحدا واصبر نفسك مع الذين يدعون
ربهم بالغدوه والعشى يريدون وجهه
ولا تعد عيناك عنهم تريد زينه الحيو
ه الدنيا ولا تطع من اغفلنا قلبه عن ذكر
نا واتبع هويه وكان امره فرطا وقل
الحق من ربكم فمن شا فليومن ومن شا فليكفر
انا اعتدنا للظلمين نارا احاط بهم
سردقها وان يستغيثوا يغاثوا بما كالمهل
يشوى الوجوه بئس الشراب وسات
مرتفقا ان الذين امنوا وعملوا الصلحت
انا لا نضيع اجر من احسن عملا اولئك
لهم جنت عدن تجرى من تحتهم الانهر
يحلون فيها من اساور من ذهب ويلبسون ثيابا خضرا
من سندس واستبرق متكين فيها على الارا

دعوا للرحمن ولدا وما ينبغى للرحمن
ان يتخذ ولدا ان كل من فى السموت و
الارض الا اتى الرحمن عبدا لقد احصيهم
وعدهم عدا وكلهم اتيه يوم القيمه
فردا ان الذين امنوا وعملوا الصلحت
سيجعل لهم الرحمن ودا فانما يسرنه
بلسانك لتبشر به المتقين وتنذر به قوما لدا و
كم اهلكنا قبلهم من قرن هل تحس منهم من احد او
تسمع لهم ركزا

بسم الله الرحمن الرحيم طه ما انزلنا
عليك القران لتشقى الا تذكره لمن يخشى
تنزيلا ممن خلق الارض والسموت العلى
الرحمن على العرش استوى له ما فى السموت
وما فى الارض وما بينهما وما تحت
الثرى وان تجهر بالقول فانه يعلم السر
واخفى الله لا اله الا هو له الاسما
الحسنى وهل اتيك حديث موسى اذ
را نارا فقال لاهله امكثوا انى انست نا
را لعلى اتيكم منها بقبس او اجد على ا
لنار هدى فلما اتيها نودى يموسى
انى انا ربك فاخلع نعليك انك با
لواد المقدس طوى وانا اخترتك

Mingana Arab. (Isl.) 1572

سورة الكهف

وَتَـرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَّزَاوَرُ عَنْ
كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَاِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ
ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِىْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ؕ ذٰلِكَ مِنْ
اٰيَاتِ اللّٰـهِ ؕ مَنْ يَّـهْدِ اللّٰـهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ
وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَـهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا (17)
وَتَحْسَبُـهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ ۖ وَنُـقَلِّبُـهُمْ
ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ۚ وَكَلْبُـهُمْ بَاسِطٌ
ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ۚ لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْـهِمْ
لَوَلَّيْتَ مِنْـهُمْ فِرَارًا وَّلَمُلِئْتَ مِنْـهُمْ رُعْبًا
(18) وَكَذٰلِكَ بَعَثْنَاهُمْ لِيَتَسَآءَلُوْا بَيْنَـهُمْ ۚ
قَالَ قَـآئِلٌ مِّنْـهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ۖ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا

اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۚ قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ ؕ
فَابْعَثُوْٓا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى الْمَدِيْنَةِ
فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ
مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا (19)
اِنَّهُمْ اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوْكُمْ اَوْ
يُعِيْدُوْكُمْ فِيْ مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوْٓا اِذًا اَبَدًا
(20) وَكَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوْٓا اَنَّ
وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيْهَا ۚ
اِذْ يَتَنَازَعُوْنَ بَيْنَهُمْ اَمْرَهُمْ ۖ فَقَالُوْا ابْنُوْا
عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا ۖ رَبُّهُمْ اَعْلَمُ بِهِمْ ۚ قَالَ
الَّذِيْنَ غَلَبُوْا عَلٰٓى اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ
مَّسْجِدًا (21) سَيَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ
كَلْبُهُمْ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ
رَجْمًا بِالْغَيْبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّثَامِنُهُمْ
كَلْبُهُمْ ۚ قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا يَعْلَمُهُمْ

اِلَّا قَلِيْلٌ ۖ فَلَا تُمَارِ فِيْهِمْ اِلَّا مِرَآءً ظَاهِرًا ۖ
وَّلَا تَسْتَفْتِ فِيْهِمْ مِّنْهُمْ اَحَدًا (22) وَلَا
تَقُوْلَنَّ لِشَىْءٍ اِنِّىْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا (23) اِلَّآ
اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۚ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ وَقُلْ
عَسٰٓى اَنْ يَّهْدِيَنِ رَبِّىْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا
(24) وَلَبِثُوْا فِىْ كَهْفِهِمْ ثَلَاثَ مِائَةٍ
سِنِيْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا (25) قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ
بِمَا لَبِثُوْا ۖ لَهٗ غَيْبُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ ۖ
اَبْصِرْ بِهٖ وَاَسْمِعْ ۚ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ
وَّلِيٍّ وَّلَا يُشْرِكُ فِىْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا (26)
وَاتْلُ مَآ اُوْحِىَ اِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ۖ لَا
مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهٖ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا
(27) وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ
رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ۖ وَلَا
تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ

وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ
هَوَاهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا (28) وَقُلِ الْحَقُّ
مِنْ رَّبِّكُمْ ۖ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ
فَلْيَكْفُرْ ۚ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا اَحَاطَ
بِهِمْ سُرَادِقُهَا ۚ وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ
كَالْمُهْلِ يَشْوِى الْوُجُوْهَ ۚ بِئْسَ الشَّرَابُ
وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا (29) اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ
اَحْسَنَ عَمَلًا (30) اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ
تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا
مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّيَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا
مِّنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِئِيْنَ فِيْهَا عَلَى
الْاَرَآئِكِ ۚ نِعْمَ الثَّوَابُ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا (31)

لشاى انى فعل ذلك غدا الا ان يشا الله
واذكر ربك اذا نسيت وقل عسى ا
ن يهدين ربى لاقرب من هذا رشدا ولبثوا
فى كهفهم ثلث ماىة سنين وازدادوا
تسعا قل الله اعلم بما لبثوا له غيب
السموت والارض ابصر به واسمع ما
لهم من دونه من ولى ولا يشرك فى حكمه
احدا واتل ما اوحى اليك من كتب
ربك لا مبدل لكلمته ولن تجد من دونه
ملتحدا واصبر نفسك مع الذين يدعو
ن ربهم بالغدوة والعشى يريدون وجهه
ولا تعد عيناك عنهم تريد زينة الحيو
ة الدنيا ولا تطع من اغفلنا قلبه عن ذكر
نا واتبع هوىه وكان امره فرطا وقل
الحق من ربكم فمن شا فليومن ومن شا فليكف
ر انا اعتدنا للظلمين نارا احاط بهم
سردقها وان يستغيثوا يغاثوا بما كالمهل
يشوى الوجوه بيس الشرب وسات
مرتفقا ان الذين امنوا وعملوا ال
لا نضيع اجر من احسن عملا او
لىك لهم جنت عدن تجرى من تحتهم الانهر
يحلون فيها من اسور من ذهب ويلبسون ثيابا خضرا
من سندس واستبرق متكين فيها على الار

سورة مريم

اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا (91) وَمَا يَنْبَغِىْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا (92)
اِنْ كُلُّ مَنْ فِى السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِى الرَّحْمٰنِ عَبْدًا (93) لَّقَدْ
اَحْصَاهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا (94)

وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَرْدًا (95) اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا (96) فَاِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ
الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا (97) وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هَلْ تُحِسُّ
مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا (98)

سورة طٰهٰ

طٰهٰ (1) مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى (2) اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى (3)
تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمَاوَاتِ الْعُلٰى (4)

اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى (5) لَهٗ مَا فِى السَّمَاوَاتِ وَمَا

فِى الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى (6) وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ
السِّرَّ وَاَخْفٰى (7) اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى (8) وَهَلْ
اَتَاكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى (9) اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْا اِنِّىٓ اٰنَسْتُ نَارًا
لَّعَلِّىٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى (10) فَلَمَّآ اَتَاهَا نُوْدِىَ
يَا مُوْسٰى (11) اِنِّىٓ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى

اِنَّنِیَ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنَا (12) وَاَنَا اخْتَـرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰى (13
فَاعْبُدْنِىْۙ وَاَقِمِ الصَّلَاةَ لِـذِكْرِىْ (14)

اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ اَكَادُ اُخْفِيْـهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعٰى (15) فَلَا
يَصُدَّنَّكَ عَنْـهَا مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِـهَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ فَـتَرْدٰى (16) وَمَا تِلْكَ
بِـيَمِيْنِكَ يَا مُوْسٰى (17) قَالَ هِىَ عَصَاىَۚ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْـهَا وَاَهُشُّ بِـهَا عَلٰى
غَنَمِىْ وَلِىَ فِيْـهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى (18) قَالَ اَلْقِهَا يَا مُوْسٰى (19) فَاَلْقَاهَا
فَاِذَا هِىَ حَيَّةٌ تَسْعٰى (20) قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ ۖسَنُعِيْدُهَا سِيْـرَتَـهَا الْاُوْلٰى
(21)

وَاضْمُمْ يَدَكَ اِلٰى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ اٰيَةً اُخْرٰى (22)
لِنُرِيَكَ مِنْ اٰيَاتِنَا الْكُبْـرٰى (23) اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهُ طَغٰى (24) قَالَ
رَبِّ اشْرَحْ لِىْ صَدْرِىْ (25) وَيَسِّـرْ لِـىٓ اَمْرِىْ (26) وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ
لِّسَانِىْ (27)

يَفْقَهُوْا قَوْلِىْ (28) وَاجْعَلْ لِّىْ وَزِيْـرًا مِّنْ اَهْلِىْ (29) هَارُوْنَ اَخِى
(30) اُشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِىْ (31) وَاَشْرِكْهُ فِىٓ اَمْرِىْ (32) كَىْ نُسَبِّحَكَ
كَثِيْـرًا (33) وَنَذْكُـرَكَ كَثِيْـرًا (34) اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيْـرًا (35) قَالَ قَدْ
اُوْتِيْتَ سُؤْلَكَ يَا مُوْسٰى (36) وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً اُخْرٰى (37) اِذْ
اَوْحَيْنَـآ اِلٰى اُمِّكَ مَا يُوْحٰى (38) اَنِ اقْذِفِيْهِ فِى التَّابُوْتِ فَاقْذِفِيْهِ فِى
الْيَـمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَـمُّ بِالسَّاحِلِ يَاْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّىْ وَعَدُوٌّ لَّـهٝ ۚ وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً
مِّنِّىْ وَلِتُصْنَـعَ عَلٰى عَيْنِىْ (39) اِذْ تَمْشِىٓ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ
يَّكْفُلُـهٝ ۖفَرَجَعْنَاكَ اِلٰى اُمِّكَ كَىْ تَقَرَّ عَيْنُـهَا وَلَا تَحْزَنَ ۚ وَقَتَلْتَ نَفْسًا
فَنَجَّيْنَاكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنَّاكَ فُتُوْنًا ۚ فَلَبِثْتَ سِنِيْنَ فِىٓ اَهْلِ مَدْيَنَ ثُـمَّ جِئْتَ عَلٰى
قَدَرٍ يَّا مُوْسٰى (40)

دعوا للرحمن ولدا وما ينبغى للرحمن
ان يتخذ ولدا ان كل من فى السموت و
الارض الا اتى الرحمن عبدا لقد احصىهم
وعدهم عدا وكلهم اتيه يوم القيمه
فردا ان الذين امنوا وعملوا الصلحت
سيجعل لهم الرحمن ودا فانما يسرنه
بلسانك لتبشر به المتقين وتنذر به قوما لدا و
كم اهلكنا قبلهم من قرن هل تحس منهم من احد او
تسمع لهم ركزا

بسم الله الرحمن الرحيم طه ما انزلنا
عليك القران لتشقى الا تذكره لمن يخشى
تنزيلا ممن خلق الارض والسموت العلى
الرحمن على العرش استوى له ما فى السموت
وما فى الارض وما بينهما وما تحت
الثرى وان تجهر بالقول فانه يعلم السر
واخفى الله لا اله الا هو له الاسما
الحسنى وهل اتيك حديث موسى اذ
را نارا فقال لاهله امكثوا انى انست نا
را لعلى اتيكم منها بقبس او اجد على
النار هدى فلما اتيها نودى يموسى
انى انا ربك فاخلع نعليك انك بالو
اد المقدس طوى وانا اخترتك

Mingana Arab (Isl) 1572
alamy

اس کتاب کے لکھنے
میں، گوگل ہماری
مکمل مدد کر رہا
ہے ، یہ کتاب لکھنے
کے لئے جو بھی
مواد ہمیں چاہئیے ،
ہمیں گوگل مہیا کرا
رہا ہے

گوگل کے توسط سے ہی ، مَیں فرانس کی نیشنل لائبریری پہنچا


BERLIN
ATHENES

فرانس کی
نیشنل لائبریری نے
ہماری مکمّل مدد
کی، میں نے جو
جو بھی تفصیلی
مواد فرانس کی
لائبریری سے مانگا



فرانس کی نیشنل
لائبریری نے تمام مواد
ہمیں مہیا کرایا اُس
کے بعد میں یہ کتاب
لکھ رہا ہوں، اِس کے
علاوہ بھی بہت زیادہ
معلومات لائبریری سے
ہمیں ملیں



1. **برمنگھم میں موجود اوراق: 2 صفحات** (leaves)۔ یہ یونیورسٹی آف برمنگھم کی کیڈبری ریسرچ لائبریری میں رکھے گئے ہیں۔

2. **فرانس میں موجود اوراق: 16 صفحات** (leaves)۔ یہ اوراق پیرس میں فرانس کی قومی لائبریری (**Bibliothèque nationale de France - BnF Arabe 328c**) میں محفوظ ہیں۔

جب برمنگھم کے دو صفحات کو ان **16 صفحات** کے ساتھ ملایا جاتا ہے جو پیرس میں موجود ہیں، تو اس قدیم مصحف کے موجودہ **کُل صفحات (اوراق)** کی تعداد یہ بنتی ہے:

برمنگھم (2 اوراق) + پیرس (16 اوراق) = 18 صفحات (اوراق)

یہ تمام 18 صفحات (اوراق) ایک ہی اصل مخطوطے کے ٹکڑے سمجھے جاتے ہیں، جسے اب ایک مصحف (قرآنی مجموعہ) کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔

The two pages in Birmingham and the 16 pages of Arabe 328(c) in France are recognized by scholars as fragments of the same early Quran manuscript. This is known as the Birmingham Quran manuscript, one of the oldest surviving copies of the Islamic holy book.

Key details about the manuscript:

- **Discovery and connection:** The two leaves held at the University of Birmingham's Cadbury Research Library (cataloged as Mingana 1572a) were identified in 2015 as belonging to the same document as 16 leaves (Arabe 328c) at the Bibliothèque Nationale de France in Paris.

فرانس کے
16 اوراق پر
قرآن کی
سورتوں کی
آیتیں

سورۃ یونس آیت 35 سے
109 تک، سورۃ ھود 01
ایک سے 110 تک،
سورۃ طہ آیت 99 سے
135 تک، سورۃ الأنبیاء
آیت 01 سے 112 تک،
سورۃ الحج آیت 01 سے
78 تک اور سورۃ
المؤمنون آیت 01 سے
27 تک

ـرثها عبادي الصلحون إن في هذا لبلغا لقوم
عبدين وما أرسلنك إلا رحمة للعلمين قل
إنما يوحى إلي أنما إلهكم إله وحد فهل
أنتم مسلمون فإن تولوا فقل ءاذنتكم على
سوا وإن أدري أقريب أم بعيد ما توعد
ون إنه يعلم الجهر من القول ويعلم ما تكتمون
وإن أدري لعله فتنة لكم ومتع إلى حين قل ر
ب احكم بالحق وربنا الرحمن المستعان على ما تصفو
ن
بسم الله الرحمن الرحيم يأيها الناس ا
تقوا ربكم إن زلزلة الساعة شيء عظيم
يوم ترونها تذهل كل مرضعة عما أر
ضعت وتضع كل ذات حمل حملها وترى
الناس سكرى وما هم بسكرى ولكن عذ
اب الله شديد ومن الناس من يجدل
في الله بغير علم ويتبع كل شيطن مريد
كتب عليه أنه من تولاه فأنه يضله ويهد
يه إلى عذاب السعير يأيها الناس إن
كنتم في ريب من البعث فإنا خلقنكم من
تراب ثم من نطفة ثم من علقة ثم من مضغة مخلقة
وغير مخلقة لنبين لكم ونقر في الأرحام ما
نشاء إلى أجل مسمى ثم نخرجكم طفلا ثم
لتبلغوا أشدكم ومنكم من يتوفى ومنكم
من يرد إلى أرذل العمر لكيلا يعلم من
بعد علم شيا وترى الأرض هامدة فإذا أ
نزلنا عليها الما اهتزت وربت وا

Folio 129

Mingana Islamic Arabic 1572a, Folio 1r

Folio 3r

Folio 9r

على الله كذبا اولئك يعرضون على ربهم و
يقول الاشهد هولا الذين كذبوا على ربهم ا
لا لعنة الله على الظلمين الذين يصدون عن سبيل
الله و يبغونها عوجا وهم بالاخرة هم كفرون
اولئك لم يكونوا معجزين في الارض وما كان لهم من
دون الله من اوليا يضعف لهم العذاب ما كانوا
يستطيعون السمع وما كانوا يبصرون اولئك الذ
ين خسروا انفسهم وضل عنهم ما كانوا يفترون لا
جرم انهم في الاخرة هم الاخسرون ان الذين امنوا
وعملوا الصلحت واخبتوا الى ربهم اولئك
اصحب الجنة هم فيها خلدون مثل الفريقين كا
لاعمى والاصم والبصير والسميع هل يستوين مثلا
افلا تذكرون ولقد ارسلنا نوحا الى قومه اني
لكم نذير مبين ان لا تعبدوا الا الله اني اخاف
عليكم عذاب يوم اليم فقال الملا الذين كفر
وا من قومه ما نرىك الا بشرا مثلنا وما نرىك ا
تبعك الا الذين هم اراذلنا بادي الراي وما نرى
لكم علينا من فضل بل نظنكم كذبين قال يقوم ا
رءيتم ان كنت على بينة من ربي واتيني رحمة من عند
ه فعميت عليكم انلزمكموها وانتم لها كرهون
ويقوم لا اسلكم عليه مالا ان اجري الا على الله
وما انا بطارد الذين امنوا انهم ملقوا ربهم و
لكني اريكم قوما تجهلون ويقوم من ينصرني من ا
لله ان طردتهم افلا تذكرون ولا اقول لكم
عندي خزاين الله ولا اعلم الغيب ولا اقول

Folio 4v

كفور ۞ اذن للذين يقتلون بانهم ظلموا وان
الله على نصرهم لقدير ۞ الذين اخرجوا
من ديرهم بغير حق الا ان يقولوا ربنا الله
ولولا دفع الله الناس بعضهم ببعض لهدمت
صومع وبيع وصلوت ومسجد يذكر
فيها اسم الله كثيرا ولينصرن الله من
ينصره ان الله لقوي عزيز ۞ الذين ان
مكنهم في الارض اقاموا الصلوة واتوا
الزكوة وامروا بالمعروف ونهوا
عن المنكر ولله عقبة الامور ۞ وان يكذ
بوك فقد كذبت قبلهم قوم نوح
وعاد وثمود وقوم ابرهيم وقوم لو
ط واصحب مدين وكذب موسى فا
مليت للكفرين ثم اخذتهم فكيف كان
نكير ۞ فكاين من قرية اهلكنها وهي ظلمة
فهي خاوية على عروشها وبير معطلة و
قصر مشيد ۞ افلم يسيروا في الارض فتكو
ن لهم قلوب يعقلون بها او اذن يسمعون
بها فانها لا تعمى الابصر ولكن تعمى ال
قلوب التي في الصدور ۞ ويستعجلونك
بالعذاب ولن يخلف الله وعده وان
يوما عند ربك كالف سنة مما تعدون
وكاين من قرية امليت لها وهي ظلمة ثم
اخذتها والى المصير ۞ قل يايها الناس

Folio 14v

[illegible]

[illegible]



قدیم صنعاء مخطوطات
میں 38 اوراق کا قرآن
موجود ہے جو یمن کے
دارالحکومت جامع مسجد
صنعاء کی مشرقی
لائبریری میں موجود ہے
جس کا کلیکشن نمبر
DAM صنعاء پالمپسسٹ
01-27.1 ہے

AI کا جائزہ



+1

हि En

سنو



صنعاء کے مخطوطات بیان درست ہے:
کے ابتدائی پتے **535-388** عیسوی
میں متعدد لیبارٹریوں میں ریڈیو
کاربن کے تجزیے کے ذریعے بتائے گئے
ہیں، دیگر فولیو میں بھی اسی طرح کی ابتدائی تاریخیں
ہیں. یہ نتائج 1972 میں یمن کے دارالحکومت صنعاء
میں دریافت ہونے والے بہت ہی ابتدائی قرآنی نسخوں کے
بڑے ذخیرے سے ہیں۔

- **تین الگ الگ لیبارٹریوں میں پارچمنٹ کی ڈیٹنگ:** ریڈیو کاربن ڈیٹنگ نے ثابت کیا ہے کہ کچھ قدیم پتے 388 اور 535 عیسوی کے درمیان کے ہیں۔ دوسرے صفحات پر بھی اس ابتدائی دور کی تاریخ دی گئی ہے۔

صنعاء مخطوطات
میں
DAM 01-27.1
قدیم ترین پارچمنٹ کی
کاربن ڈیٹنگ تین مختلف
لیبارٹریوں میں کی گئی
جو 388 عیسوی سے
535 عیسوی کا نکلا

DAM 01-27.1

قدیم ترین چمڑے کی تاریخ

(The Oldest Parchment Date)

تاریخی حد: 388 سے 535 عیسوی (AD)

تجزیہ: مخطوطے کے **قدیم ترین ٹکڑوں** کی جانچ تین مختلف لیبارٹریوں میں کی گئی، جن میں سے ایک **فرانس** میں لیون کا ریڈیو کاربن ڈیٹنگ سینٹر (Centre de Datation par le Radiocarbone de Lyon) بھی شامل ہے

نتائج: ان جانچوں نے یہ ثابت کیا کہ چمڑے کا مواد 388 اور 535 عیسوی کے درمیان کی مدت کا ہے

جامع مسجد صنعاء کی مشرقی لائبریری: اس کے کچھ مزید ٹکڑے (جو بعد میں پہچانے گئے) ابھی بھی جامع مسجد صنعاء کی مشرقی لائبریری میں موجود ہیں۔

صنعاء مخطوطات
کے 38 پارچمنٹ جن
کا کلیکشن نمبر
DAM 01-27.1
ہے، اُن پر جو پہلے
لکھا ہوا تھا، اُس کو
مِٹا کر دوبارہ لکھا
گیا ہے

جهنم لا يموت فيها ولا يحيى ومن ياته مومنا قد عمل الصلحت فاولئك لهم الدرجت العلى جنت عدن تجري من تحتها الانهر خلدين فيها وذلك جزا من تزكى ولقد اوحينا الى موسى ان اسر بعبادي فاضرب لهم طريقا في البحر يبسا لا تخف دركا ولا تخشى فاتبعهم فرعون بجنوده فغشيهم من اليم ما غشيهم واضل فرعون قومه وما هدى يبني اسرءيل قد انجينكم من عدوكم ووعدنكم جانب الطور الايمن ونزلنا عليكم المن والسلوى كلوا من طيبت ما رزقنكم ولا تطغوا فيه فيحل عليكم غضبي ومن يحلل عليه غضبي فقد هوى واني لغفار لمن تاب وامن وعمل صلحا ثم اهتدى وما اعجلك عن قومك يموسى قال هم اولا على اثري وعجلت اليك رب لترضى قال فانا قد فتنا قومك من بعدك واضلهم السامري فرجع موسى الى قومه غضبن اسفا قال يقوم الم يعدكم ربكم وعدا حسنا افطال عليكم العهد ام اردتم ان يحل عليكم غضب من ربكم فاخلفتم موعدي قالوا ما اخلفنا موعدك بملكنا ولكنا حملنا اوزارا من زينة القوم فقذفنها فكذلك القى السامري فاخرج لهم عجلا جسدا له خوار فقالوا هذا الهكم واله موسى فنسي افلا يرون الا يرجع اليهم قولا ولا يملك لهم ضرا ولا نفعا ولقد قال لهم هرون من قبل يقوم انما فتنتم به وان ربكم الرحمن فاتبعوني واطيعوا امري قالوا لن نبرح عليه عكفين حتى يرجع الينا موسى قال يهرون ما منعك اذ رايتهم ضلوا الا تتبعن افعصيت امري قال يبنؤم لا تاخذ بلحيتي ولا براسي اني خشيت ان تقول فرقت بين بني اسرءيل ولم ترقب قولي قال فما خطبك يسمري قال بصرت بما لم يبصروا به فقبضت قبضة من اثر الرسول فنبذتها وكذلك سولت لي نفسي قال فاذهب فان لك في الحيوة ان تقول لا مساس وان لك موعدا لن تخلفه وانظر الى الهك الذي ظلت عليه عاكفا لنحرقنه ثم لننسفنه في اليم نسفا انما الهكم الله الذي لا اله الا هو وسع كل

صنعاء مخطوطات کے 38
پارچمنٹ جس کا کلیکشن
نمبر DAM 01-27.1 پر
جو پہلے لکھا ہوا تھا،
اُسے کیسے دیکھا گیا
نیچے دی ہوئی لنک پر جا
کر دیکھا جا سکتا ہے

https://archive.org/details/san-aa-manuscripts-reveal-older-and-different-quran-text-arabic-101-720-p-hd



THE
NEWARAB

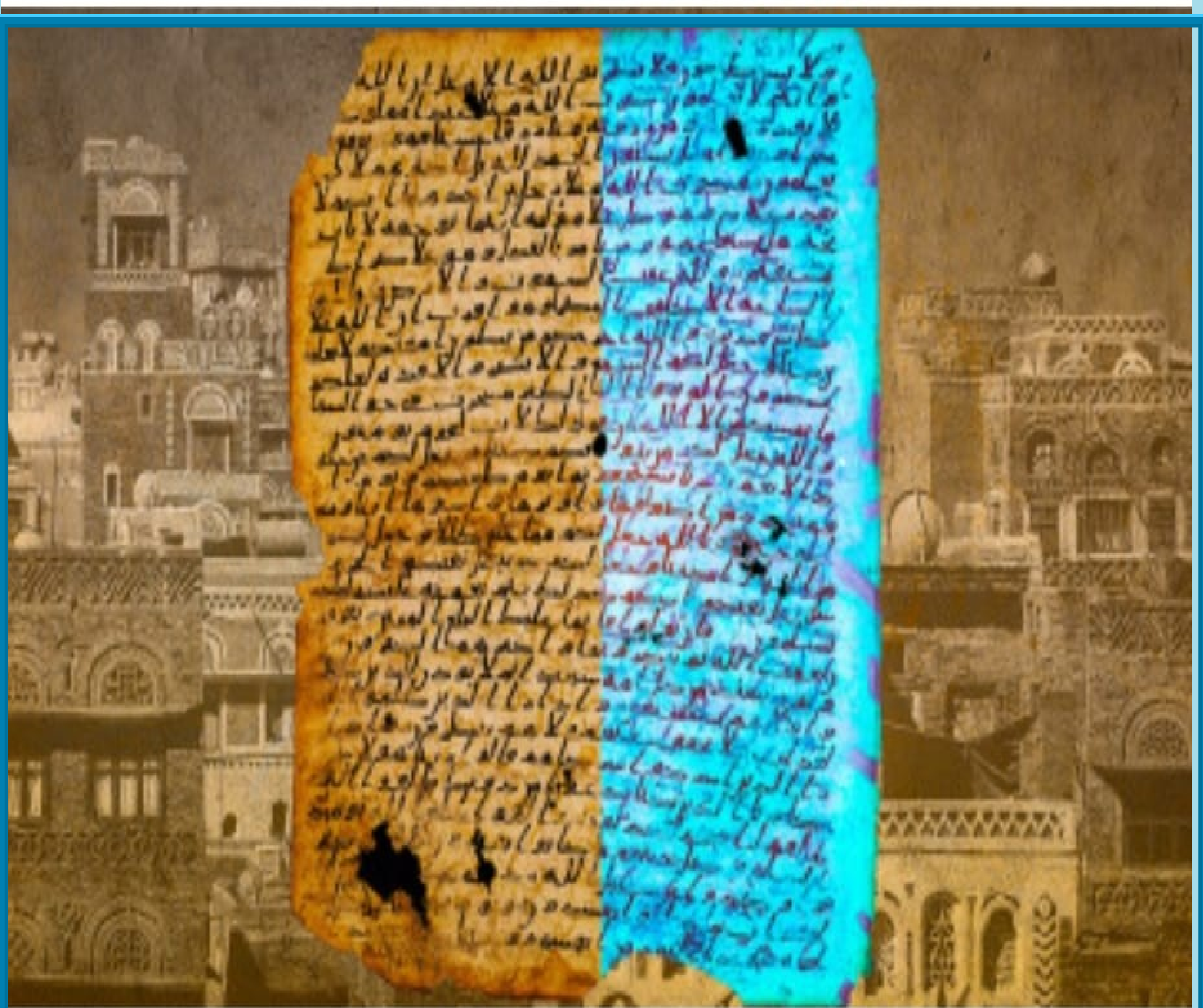
The Sanaa Palimpsest: A truly fascinating Quranic manuscript

The Sanaa Palimpsest has a number of unique characteristics, not least as an enduring artefact of Quranic scribal methods and of Islamic heritage within Yemen. Yet deciphering the text poses theological quandaries surrounding Quranic tradition.

Society 5 min read

 Read Mode

Éléonore Cellard | 12 July, 2022



Features › Society

The Sanaa Palimpsest: A truly fascinating Quranic manuscript

A partial reconstruction of the lower text was published in 2012,[2] and a reconstruction of the legible portions of both lower and upper texts of the 38 folios in the Sana'a House of Manuscripts was published in 2017 utilising post-processed digital images of the lower text.[3] A radiocarbon analysis has dated the parchment of one of the detached leaves sold at auction, and hence its lower text, to between 578 AD (44 BH) and 669 AD (49 AH) with a 95% accuracy.[4] The earliest leaves have been tested at three laboratories and dated to 388–535 AD. Other folios have similar early dates.

📄 DAM 01-27.1 میں پارچمنٹ (Folios) کی تعداد

- **مرکزی مجموعہ:** صنعاء کے **دارالمخطوطات (Dār al-Makhṭūṭāt)** میں محفوظ DAM 01-27.1 مجموعہ میں عام طور پر **38 پارچمنٹ کے ٹکڑے (Folios)** یا **جزوی ٹکڑے** شامل کیے جاتے ہیں۔
- **تحقیقی اختلاف:** کچھ تحقیقی ذرائع کے مطابق، اصل **صنعاء پالمپسسٹ (DAM 01-27.1)** کے ٹکڑوں کی تعداد 35 ہے، جبکہ 3 دیگر ٹکڑے اصل میں کسی دوسرے مخطوطے (جیسے DAM 01-25.1) سے تعلق رکھتے تھے لیکن اسی کیٹلاگ نمبر میں شامل کر دیے گئے تھے۔ تاہم، **38 فولیو** کی تعداد عام طور پر اس مرکزی سیٹ کے لیے استعمال ہوتی ہے۔

صنعاء مخطوطات
میں 44 اوراق کا
قرآن بھی موجود
ہے، جو یمن کے
دارالحکومت جامع
مسجد صنعاء کی
مشرقی لائبریری میں
موجود ہے

جن میں سے چار

پارچمنٹ یورپ کے

یہود و نصاریٰ کے

ہاتھ فروخت کر

دئیے گئے، جن کی

تفصیل اگلے صفحے

پر موجود ہے

شمار	نام/پہچان کا نمبر	تفصیل اور موجودہ مقام
1	ڈیوڈ 86/2003	یہ فولیو اب کوپن ہیگن (Copenhagen) میں ڈیوڈ کلیکشن (David Collection) میں محفوظ ہے۔ اسے 1992 میں سوتھبی (Sotheby's) میں فروخت کیا گیا تھا۔
2	سٹینفرڈ 2007	یہ فولیو ایک نجی مجموعہ کا حصہ ہے اور اس کے متن پر سٹینفرڈ یونیورسٹی کے محققین نے تحقیق کی ہے، اس لیے اسے یہ نام دیا گیا۔ اسے 1993 میں سوتھبی میں فروخت کیا گیا تھا۔
3	کرسٹیز 2008	یہ فولیو 2008 میں کرسٹیز (Christie's) نیلام گھر میں فروخت ہوا تھا۔
4	بونہامس 2000	یہ فولیو بونہامس (Bonhams) نیلام گھر میں فروخت ہوا تھا۔

تعداد عام طور پر اس مرکزی سیٹ کے لیے استعمال ہوتی ہے۔

- **بڑا مخطوطہ (Codex Ṣanʿāʾ I)**: یہ بات یاد رکھنا ضروری ہے کہ **DAM 01-27.1** بذات خود ایک **بڑے مخطوطے (Codex Ṣanʿāʾ I)** کا صرف ایک حصہ ہے۔ اس بڑے مخطوطے کے مزید ٹکڑے بھی موجود ہیں:
  - **40 مزید فولیو** جو جامع مسجد صنعاء کی **مشرقی لائبریری** میں محفوظ ہیں۔
  - **4 فولیو** جو نیلام گھروں کے ذریعے **نجی مجموعوں** میں پہنچ چکے ہیں۔

شمالی مغربی روس
کے شہر سینٹ
پیٹرزبرگ میں 46
صفحات کا قرآن
موجود ہے جسے
کوڈیکس پاریسینو-
پیٹرو پولیٹانس کے نام
سے جانا جاتا ہے

 اہم تفصیلات (46 پارچمنٹ پتے)

خصوصیت	تفصیل
مخطوطہ کا مجموعی نام	کوڈیکس پاریسینو-پیٹرو پولیٹانس (Codex Parisino-petropolitanus)
مقامِ تحفظ	نیشنل لائبریری آف رشیا، سینٹ پیٹرزبرگ
ذخیرہ (Shelfmark)	ان پتوں کو مارسل کلیکشن (Marcel Collection) کا حصہ سمجھا جاتا ہے، جسے مارسل 18 وغیرہ کے طور پر بھی دیکھا جاتا ہے۔
تعداد	46 پتے (Folios)

1. **سینٹ پیٹرزبرگ میں موجود تفصیلات**

- **مخطوطہ کا نام: کوڈیکس پاریسینو-پیٹرو پولیٹانس** کا حصہ۔
- **مقام:** روس کی **نیشنل لائبریری** (National Library of Russia) سینٹ پیٹرزبرگ میں۔
- **تعداد:** اس مخطوطے کے تقریباً **46 پتے (folios)** سینٹ پیٹرزبرگ میں موجود ہیں۔
- **دور:** اس مخطوطے کا تعلق **ساتویں صدی عیسوی** کے آخری یا **آٹھویں صدی عیسوی** کے ابتدائی دور سے سمجھا جاتا ہے۔ یہ قدیم ترین موجودہ قرآنی مخطوطات میں سے ایک ہے۔
- **رسم الخط:** یہ **حجازی رسم الخط** میں لکھا گیا ہے، جو ابتدائی عربی رسم الخط کی ایک جھکی ہوئی شکل ہے۔

قدیم 77 صفحات کا

قرآن، نام

Ma ٹوبنگن قرآن،

VI 165 ٹوبنگن،

یونیورسٹی

لائبریری، جرمنی

میں موجود ہے

📜 اہم تفصیلات (M a VI 165)

خاصیت	تفصیل
مقام	ٹوبنگن یونیورسٹی لائبریری، جرمنی
نسخہ نمبر	M a VI 165
تاریخ (کاربن ڈیٹنگ)	**649ء** سے **675ء** (95.4% درستگی کے ساتھ)
قدامت کا اندازہ	نبی اکرم ﷺ کی وفات کے تقریباً **20 سے 40 سال بعد** کا ہے۔
رسم الخط	**حِجازی** (Hijazi)۔ یہ قدیم عربی رسم الخط کی ایک جھکی ہوئی شکل ہے، اگرچہ اسے پہلے غلطی سے کوفی (Kufic) بھی کہا جاتا رہا ہے۔
مواد	**پارچمنٹ** (چرم)، یعنی جانور کی کھال پر لکھا گیا۔

قدامت کا اندازہ	نبی اکرم ﷺ کی وفات کے تقریباً **20 سے 40 سال بعد** کا ہے۔
رسم الخط	**حِجازی** (Hijazi)۔ یہ قدیم عربی رسم الخط کی ایک جھکی ہوئی شکل ہے، اگرچہ اسے پہلے غلطی سے کوفی (Kufic) بھی کہا جاتا رہا ہے۔
مواد	**پارچمنٹ** (چرم)، یعنی جانور کی کھال پر لکھا گیا۔
موجودہ صفحات	یہ ایک **ٹکڑا (Fragment)** ہے جس میں **77** ورق (folios) شامل ہیں۔
متن	اس میں قرآن کی سورت **17 (الإسراء)** کی آیت 35 کے ایک حصے سے لے کر سورت **36 (یس)** کی آیت 57 تک کا متن شامل ہے۔
اخذ/ دریافت	اسے 19ویں صدی کے وسط میں پرشیا کے قونصل **جوہان گوتفرائیڈ ویٹزسٹین** نے دمشق سے حاصل کیا تھا۔

قدیم 77 صفحات کا

M a VIٹوبنگن قرآن،

کو، آپ خود 165

ہماری لنک پر جا کر،

مکمّل قرآن ڈاؤنلوڈ کر

سکتے ہیں

https://archive.org/details/quran-tubingen-university-oldest-ma-vi-165-copy

برٹش لائبریری، لندن
(سابقہ برٹش میوزیم)
میں، قدیم ایک قرآن
121 پارچمنٹ /
اوراق کا موجود ہے ،
Codex جس کا نام
B. L. Or. 2165


ذلك ذكرى للذكرين واصبر فان الله لا يضيع اجر
المحسنين فلولا كان من القرون من قبلكم اولوا
بقية ينهون عن الفساد في الارض الا قليلا ممن
انجينا منهم واتبع الذين ظلموا ما اترفوا فيه وكا
نوا مجرمين وما كان ربك ليهلك القرى بظلم واهلها
مصلحون ولو شا ربك لجعل الناس امة وحدة و
لا يزالون مختلفين الا من رحم ربك ولذلك خلقهم
وتمت كلمة ربك لاملان جهنم من الجنة والناس اجم
عين وكلا نقص عليك من انبا الرسل ما نثبت به فؤادك
وجاك في هذه الحق وموعظة وذكرى للمؤمنين
وقل للذين لا يؤمنون اعملوا على مكانتكم انا عملون و
انتظروا انا منتظرون ولله غيب السموت والارض
واليه يرجع الامر كله فاعبده وتوكل عليه وما ربك بغفل
عما تعملون فاتحة سورة يوسف وهي مائة واحدى عشرة اية
بسم الله الرحمن الرحيم
الر تلك ايت الكتب المبين انا انزلنه قرءنا عربيا
لعلكم تعقلون نحن نقص عليك احسن القصص بما او
حينا اليك هذا القرءان وان كنت من قبله لمن الغفلين
اذ قال يوسف لابيه يابت اني رايت احد عشر كو
كبا والشمس والقمر رايتهم لي سجدين قال يبني لا تقصص
رءياك على اخوتك فيكيدوا لك كيدا ان الشيطن للا
نسن عدو مبين وكذلك يجتبيك ربك ويعلمك من تاويل ا
لاحاديث ويتم نعمته عليك وعلى ال يعقوب كما اتمها
على ابويك من قبل ابرهيم واسحق ان ربك عليم حكيم
لقد كان في يوسف واخوته ايت للسائلين اذ قالوا

IX.50

اخذنا امرنا من قبل ويتولوا وهم فرحون قل لن يصيبنا الا
ما كتب الله لنا هو مولىنا وعلى الله فليتوكل المومنون
قل هل تربصون بنا الا احدى الحسنيين ونحن نتربص بكم
ان يصيبكم الله بعذاب من عنده او بايدينا فتربصوا انا
معكم متربصون قل انفقوا طوعا او كرها لن يتقبل
منكم انكم كنتم قوما فسقين وما منعهم ان تقبل منهم
نفقتهم الا انهم كفروا بالله وبرسوله ولا ياتون الصلوة
الا وهم كسالى ولا ينفقون الا وهم كرهون فلا تعجبك
اموالهم ولا اولدهم انما يريد الله ليعذبهم بها في
الحيوة الدنيا وتزهق انفسهم وهم كفرون ويحلفون با
لله انهم لمنكم وما هم منكم ولكنهم قوم يفرقون
لو يجدون ملجا او مغرت او مدخلا لولوا اليه وهم
يجمحون ومنهم من يلمزك في الصدقت فان اعطوا
منها رضوا وان لم يعطوا منها اذا هم يسخطون
ولو انهم رضوا ما اتىهم الله ورسوله وقالوا حسبنا
الله سيوتينا الله من فضله ورسوله انا الى الله
رغبون انما الصدقت للفقرا والمسكين والعملين عليها
والمولفة قلوبهم وفي الرقاب والغرمين وفي سبيل
الله وابن السبيل فريضة من الله والله عليم حكيم
ومنهم الذين يوذون النبي ويقولون هو اذن قل اذن
خير لكم يومن بالله ويومن للمومنين ورحمة للذين
امنوا منكم والذين يوذون رسول الله لهم عذاب اليم
يحلفون بالله لكم ليرضوكم والله ورسوله احق ان
يرضوه ان كانوا مومنين الم يعلموا انه من يحادد
الله ورسوله فان له نار جهنم خلدا فيها ذلك

OR. 2165.
Pd of the Rev. Greville J. Chester
29 Apr. 1879



BRIT. MUS.

(R)

ORIENTAL

MS.

2165.

1. بنیادی معلومات اور نام

تفصیل	وضاحت
سرکاری نام	Codex B. L. Or. 2165
ادارہ	برٹش لائبریری، لندن (سابقہ برٹش میوزیم)
نوعیت	قرآن کا قدیم ترین ٹکڑا Fragmentary Qur'an) (Manuscript
تعداد صفحات	برٹش لائبریری میں **121** صفحات **(Folios)**۔ اس سے متعلق دیگر صفحات پیرس اور کویت میں بھی پائے جاتے ہیں۔
مخطوطے کا مجموعی حصہ	یہ تمام صفحات مل کر تقریباً 57% قرآن کے متن پر مشتمل ہیں۔

تفصیل	وضاحت
تاریخ کتابت	ساتویں صدی عیسوی کے اواخر یا آٹھویں صدی عیسوی کا اوائل۔ (تقریباً 1st یا 2nd صدی ہجری)۔
دور	اسے اموی دور (Umayyad Period) میں لکھا گیا سمجھا جاتا ہے۔
ممکنہ جائے کتابت	شام (Syria)، کیونکہ اس کے متنی خصائص شامی قراءت سے ملتے ہیں۔
حصول کی تاریخ	برٹش میوزیم نے اسے 1879ء میں حاصل کیا۔
ماخذ (Provenance)	یہ نسخہ ریورنڈ گریول جان چیسٹر (Reverend Greville John Chester) سے خریدا گیا تھا، جو اسے غالباً مصر یا مشرق قریب سے لائے تھے۔

اس برٹش لائبریری، لندن

میں موجود، Codex B.

مجلد قدیم L. Or. 2165

قرآن کو، جس میں 121

پارچمنٹ / اوراق ہیں کو،

اِس لنک پر

جا کر ڈاؤنلوڈ کر سکتے ہیں

https://archive.org/details/birmingham-quran-hijazi-251109-181446

عیسائیوں کا مَکّہ

اٹلی کے شہر روم میں

ویٹیکن سٹی کے

ویٹیکن لائبریری

(Biblioteca

Apostolica

Vaticana - BAV) میں

کئی قرآن موجود ہیں، تمام

قرآنوں کے مخطوطات کی

تعداد 144

ماخذ کا علاقہ	اہم خصوصیات
شمالی افریقہ (مغرب)	کئی عمدہ نسخے مراکش سے حاصل کیے گئے ہیں۔ یہ عموماً کاغذ پر لکھے گئے ہیں اور اپنی شاندار خطاطی اور لگژری جلد بندی کی وجہ سے ممتاز ہیں۔
ایشیائی عرب ممالک/مشرق وسطیٰ	اس علاقے کے نسخے مختلف ادوار اور خطاطی کے انداز کی نمائندگی کرتے ہیں۔
عثمانی سلطنت (ترکی)	اس دور کے نسخے عام طور پر خط نسخ میں اعلیٰ درجے کی نقاشی (Illumination) اور نفیس سجاوٹ کے حامل ہیں۔
ایران اور ہندوستان	ان علاقوں سے بھی کچھ نسخے شامل ہیں، جو خط نستعلیق یا دیگر مقامی خطاطی کے انداز میں ہیں اور اپنی مخصوص آرائش رکھتے ہیں۔

جرمنی کے
یونیورسٹی آف
ٹیوبنگن کی لائبریری
میں 154 صفحات کا
قرآن موجود ہے ، جو
Ma VI 165 کے
نام سے جانا جاتا
ہے

تفصیل	معلومات
نام	ٹیوبنگن فریگمنٹ (Tübingen Fragment)
مقامِ تحفظ	یونیورسٹی آف ٹیوبنگن کی لائبریری، جرمنی (University of Tübingen Library)
خطاطی کا انداز	کوفی رسم الخط میں لکھا گیا ہے، جو عربی زبان کے قدیم ترین خطوط میں سے ایک ہے۔
تاریخ	649 عیسوی سے 675 عیسوی کے درمیان کا ہے۔ ریڈیو کاربن ڈیٹنگ کے ذریعے اس کی تاریخ کا تعین کیا گیا ہے۔ اس کا مطلب ہے

مشرقِ وسطیٰ اور
مسلم ممالک کے
مسلمانوں کی نظر میں
1930 تک قرآن کی
کوئی اہمیت نہیں تھی،
کثیر تعداد میں جس
کے ثبوت دستیاب ہو
گئے ہیں

مشرقِ وسطیٰ اور
مسلم ممالک میں
موجود 90 فیصد
قدیم قرآنوں کو
مسلمانوں نے یہود و
نصاریٰ کے ہاتھوں
فروخت کر دیا ہے

انیسویں صدی عیسوی
اور بیسویں صدی میں
1940 تک، قدیم قرآنی
مخطوطات کو مغرب
کے یہود و نصاریٰ
ایک ایک صفحات
لاکھوں لاکھ میں خرید
رہے تھے

یہود و نصاریٰ نے
قدیم قرآنی مخطوطات
کو کیوں خرید رکھا
ہے، کتاب کے آخیر
میں وضاحت کروں گا،
2050 تک وہ قدیم
قرآنی مخطوطات اُن
کے بہت کام آئے گا

ثمرقند قرآنی
مخطوطہ، جسے
مصحف عثمانی،
تاشقند قرآن، یا
سمرقند کوفی قرآن
کے نام سے بھی
جانا جاتا ہے

و حا ا مرا لمكر سه
يسسمو و ر فا ا ر هو
لا يحصو فلا كصه
و لا ا لله ا يمو ا ر
لو و ا ا لو فا ر و عو
ر فا ا لعمر ا عر سك
هو لا سا ى ا ر كمو
فسعلو لمو طا ا يمو
لك سمعو يمو سمو
فا حك يمو ا لكسه مسر
فمر فسلنا عا لها سا
فلقا و ا مسلو ا عليهم

یہ مخطوطہ اِس
وقت ازبکستان کے
شہر تاشقند کے
تیلیہ شیخ مسجد
سے منسلک ہاست
امام لائبریری میں
موجود ہے

ریڈیو کاربن ڈیٹنگ

کے مطابق یہ

مخطوطہ آٹھویں

سے نویں صدی

عیسوی کا ہے ،

صرف پندرہ صفحات

مکمّل محفوظ ہیں



ثمرقند قرآنی
مخطوطات کے
پارچمنٹ، یہ قرآن
بھیڑ، بکری یا
بچھڑے / گائے کے
کھال پر لکھا گیا ہے
اوراق کی تعداد 353
ہے



ثمرقند قرآن سورة
البقرہ کی آیت 7
کے وسط سے
شروع ہوتا ہے اور
سورة الزخرف کی
آیت 10 پر ختم ہو
جاتا ہے



ثمرقند قرآن میں صرف 43 سورتیں ہیں، ایک سورۃ مکمّل ہے ، سورۃ یاسین باقی تمام سورتیں مکمّل نہیں ہیں



ترکی کی سابقہ مزہبی امور کے
پرزیڈنٹ و حافظ قرآن اور قرانی
آثار قدیمہ کے مایہ ناز ماہر
طیار اتاکولک

DR TAYYAR ALTIKULAC

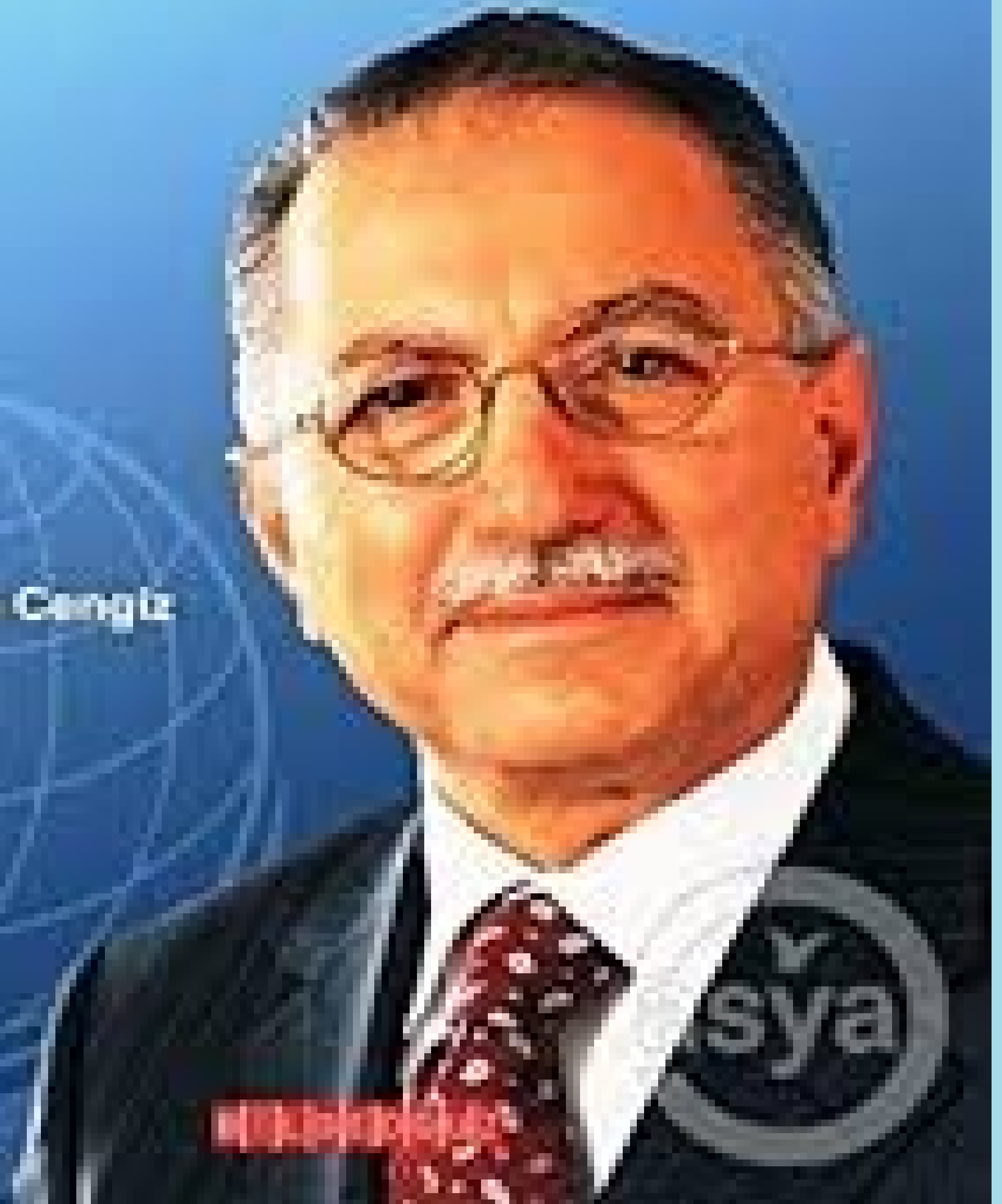
کے مطابق یہ مُصحفِ عثمانی نہیں
ہے

ترکی کے اسلامی تحقیقاتی کانفرنس
تنظیم کے ڈاکٹر اکمل الدین احسان
اولو، ڈاکٹر عاصمہ حلالی ،ڈاکٹر بھنام
سڈگھی ،محسن گوردازی ،ڈاکٹر الزبتھ
پوئن ڈائرکٹر جنرل جولین کرسچین
رابن کے مطابق
قدیم تمام قرآن نُصخہِ عثمانی نہیں

ہیں

PROF. DR.

EKMELEDDİN İHSANOĞLU



Oguzhan Cengiz

یہ نسخے کسی اناڑی نے لکھے ہیں

جس کو شائد عربی زبان سے مکمل آشنائی حاصل نہیں تھی

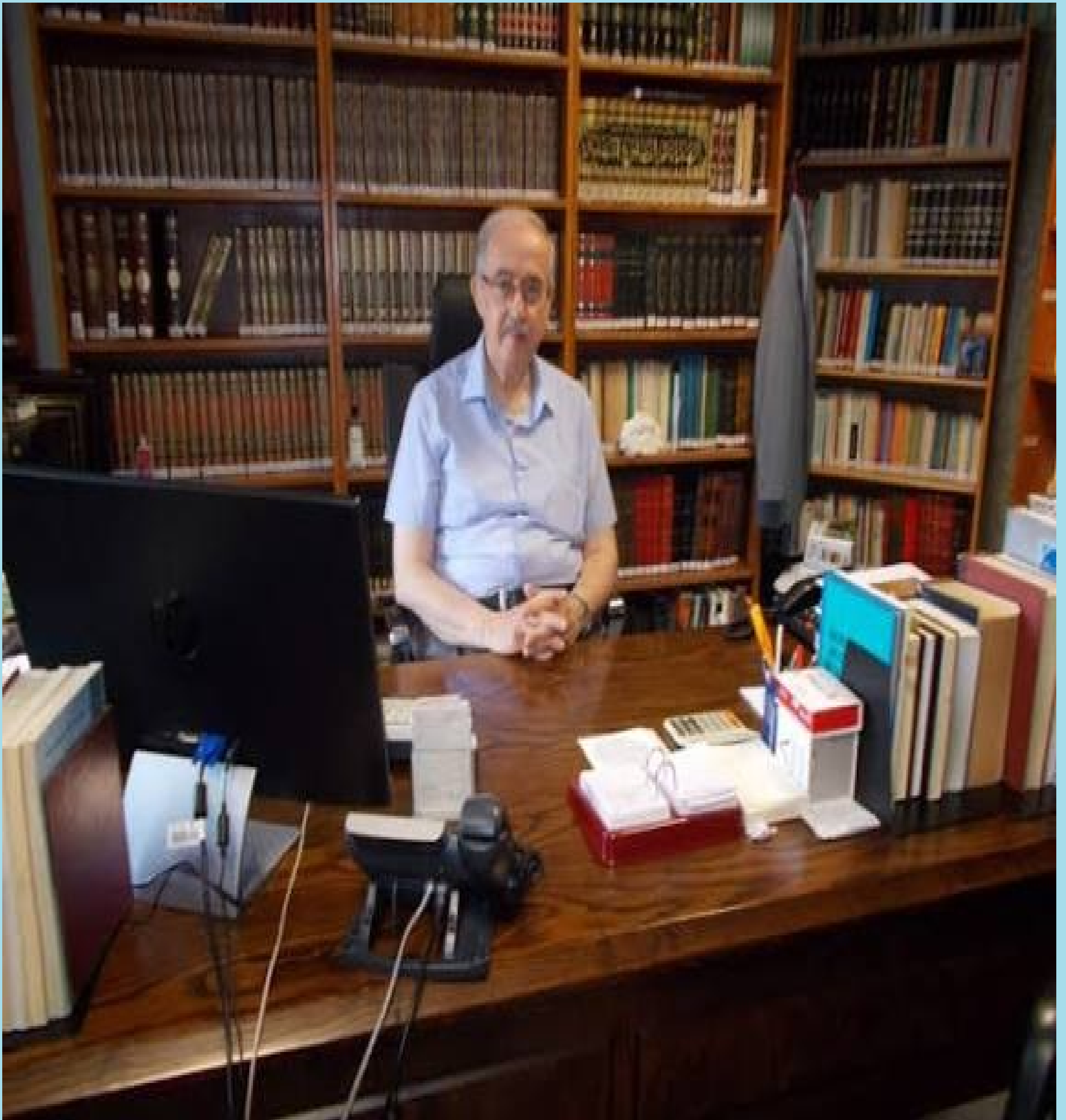
اس میں ہجوں سے لیکر عبارت تک میں بے شمار غلطیاں موجود ہیں

گزرتے وقت کے ساتھ ساتھ بتدریج اضافوں کے بے شمار ثبوت موجود ہیں

یہ قرآن تینتالیس سورتیں جو نا مکمل ہیں

پر ہی ختم ہو جاتا ہے





https://tr.wikipedia.org/wiki/Tayyar_Alt%C4%B1kula%C3%A7



https://en.wikipedia.org/wiki/Ekme
leddin_%C4%B0hsano%C4%9Flu

COURSE INSTRUCTOR

Dr. Asma Helali



Dr. Asma Helali is an Associate Professor of Islamic Studies at the University of Lille, France, and the Director of The Kairouan Manuscript Project at the University of Hamburg. Her research focuses on the transmission of religious texts in early and medieval Islamic period.

https://www.scm.uni-halle.de/_/mitwirkende/alumni/asma_hilali/?lang=en



USA
Secretary of State
OIC
Secretary General
TURKEY



LINK

https://www.scm.uni-halle.de/_/mitwirkende/alumni/asma_hilali/?lang=en

Le Palimpseste de Sanaa

Présentation de l'étude d'Asma Hilali

اِن تمام قدیم قرآن جنہیں
عثمانی قرآن لکھا جاتا ہے

موجودہ قرآن کی طرح
28 حروف اور نقطے
والے عربی زبان میں
نہیں ہیں
تمام قرآن جنہیں
مُصحفِ عثمانی لکھا
جاتا ہے
آج جیسا مکمّل قرآن
نہیں ہے

موجودہ قرآن

کی پہلی سورۃ

سورۃ فاتحہ ہے

لیکن قدیم قرآنوں

میں سورۃ فاتحہ

موجود ہی نہیں

ہے

قدیم قرآن 22 حروف
والے بغیر نقطے کے
شامی زبان میں ہیں،
مسلمانوں نے بارہویں
صدی عیسوی کے بعد
نقطے پارسیوں سے لئے
اور چھ حروف ،ث، خ، ذ،
ض، ظ غ بھی لے کر،
موجودہ قرآن عربی میں
بنایا

قدیم قرآنوں میں نا ہی پارہ اور سورۃ لکھا ہوا ہے اور نا ہی رکوع اور موجودہ قرآن کی طرح نقطے موجود ہیں

جزیرۃ العرب کے
مُلک یمن کے
دارالحکومت صنعاء
کی قدیم عظیم مسجد
الکبیر کا ایک حصہ،
1965 میں شدید
بارشوں کی وجہ سے
منہدم ہو گیا تھا



DAM 01–27.1

Folios from codex Ṣan'ā' I

Date

Mid-first century of *hijra*.

Script

Ḥijāzī.

Although the script in this fragment is italic, yet its angles are sharp. One is advised to consult the after named publications for specific details on the published folios lines per page, verse/*sūrah* divisions, specifics of script etc.

History Of The Manuscript

In 1965 heavy rains damaged the roof construction of the Western Library in the Great Mosque of Ṣanʿāʾ – a mosque established by a companion of Prophet Muhammad. Qādī Hussain bin Ahmed al-Sayaghy, then Director of Administration at the Yemen National Museum, instructed an examination of

مسجد کا جو حصہ
شدید بارش کی وجہ
سے گِر گیا تھا، اُس
کے چھت میں چھپا
کر رکھے گئے، قدیم
مخطوطات بھی زمین
پر گر پڑے

History Of The Manuscript

In 1965 heavy rains damaged the roof construction of the Western Library in the Great Mosque of Ṣanʿāʾ – a mosque established by a companion of Prophet Muhammad. Qādī Hussain bin Ahmed al-Sayaghy, then Director of Administration at the Yemen National Museum, instructed an examination of the area concerned be carried out to assess the extent of the damage. During this time a forgotten about storeroom with no access door and a single window was discovered to contain a substantial cache of used Arabic manuscripts, almost all being ancient manuscripts of the Qur'an spanning the first few Islamic centuries. Before repairs to the storeroom were complete, five or more sacks of Qur'anic manuscripts were removed and deposited in the Awqāf Library.

یمن کے قومی عجائب گھر کے، اُس وقت کے، ڈائریکٹر ایڈمنسٹریشن قادی حسین بن احمد السیغی نے، آلو کی 6 بوریوں میں بھرے قدیم مخطوطات کو اوقاف لائبریری میں جمع کروا دیا

and deposited in the Awqaf Library. Over time the curator of the library sold off the contents of the sacks unlawfully with some of the manuscripts ending up in Western libraries. In 1972 in order to consolidate the north-west corner of the external wall to the mosque, it was necessary to remove part of the roof to allow progress to be made in the restoration and renovation works. As the storeroom was also located in this area the remaining manuscripts were permanently removed consisting of some twenty sacks and placed in the National Museum.[1] Reminiscent of the adventures of Indiana Jones, the re-opening of the storeroom was photographed almost immediately after its occurrence, the Italian Islamic archaeologist Paolo Costa proudly kneeling in front of the cache of manuscripts cradling a folio of the Qur'an.[2] After noticing the contents of the sacks were gradually diminishing, the Yemeni authorities realised these valuable Qur'anic manuscripts were yet again being sold off piecemeal.

آج سے تقریباً 53 سال
پہلے مسجد کا حصہ
بارش سے منہدم ہونے
کی وجہ سے، 1972
میں مسجد کی دوبارہ
توسیع اور تعمیر کا کام
شروع ہونے پر بڑی،
بڑی جدید مشینوں کا
استعمال ہو رہا تھا

الجامع الكبير (صنعاء)

مسجد في اليمن





لمعانٍ أخرى، طالع الجامع الكبير (توضيح).

الجامع الكبير بصنعاء القديمة هو جامع بُني في عهد الرسول في السنة السادسة للهجرة وهو أحد أقدم المساجد الإسلامية. أمر بتوسعته الخليفة الأموي الوليد بن عبد الملك والولاة من بعده. وقد عثر علماء الآثار عام 2006م بإشراف خبيرة الآثار الفرنسية الدكتورة ماري لين على آثار سراديب وآثار لبناء قديم لا زالت تلك الآثار تحت الدراسة[1]، وقد اكتشف كشف أثري مهم قبل ذلك بسنوات أثناء إزالة الجص من الجدران حيث تم اكتشاف اثني عشر مصحفا قديما أحدها كتب بخط علي بن أبي طالب وكذلك أربعة آلاف مخطوطة عربية نادرة من صدر الإسلام ومراسلات من العهد الأموي، وهذه النفائس محفوظة الآن بمكتبة الجامع. وهناك ما يدل على أن هذا الجامع بني على أنقاض قصر غمدان السبئي الشهير بصنعاء، وجدير بالذكر أن أبواب الجامع الفولاذية ترجع لقصر غمدان وعليها كتابة بخط المسند.[2]

یمنی بادشاہ محمد البدر
حمید الدین کے دور
حکومت میں، جدید
مشینوں کے چلنے کی
دَھمَک کی وجہ سے،
قدیم مسجد کا سب سے،
اونچا اور بڑا گنبد بھی
1972 میں زمین پر آ
گرا



محمد البدر

(عربي ميس: محمد البدر حميد الدين)

اُس گنبد میں بڑی تعداد میں، قدیم مخطوطات چھپا کر رکھے گئے تھے ، قدیم مخطوطات کو آلو کی 20 بوریوں میں بھرا گیا، جن کی تعداد تقریباً 12 سے پندرہ ہزار ٹکڑوں پر تھی

محمد البدر

بادشاہ اور امام (1996-1926/1929)

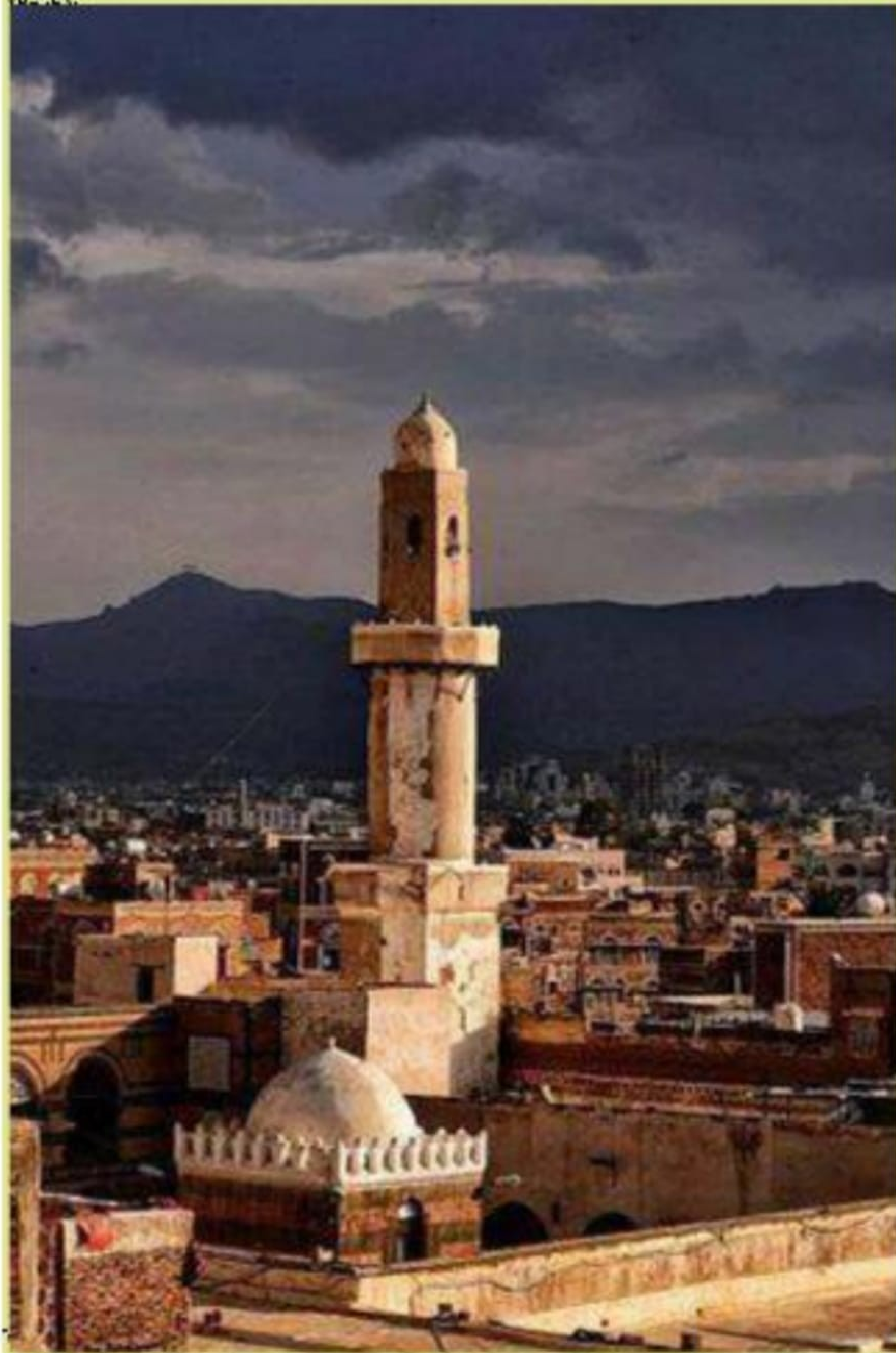
   

محمد البدر (15 فروری 1926 - 6 اگست 1996) (عربی: المنصور بالله محمد البدر بن أحمد) مملکت متوکلیہ یمن کا آخری بادشاہ اور زیدی امام اور شمالی یمن خانہ جنگی (1962ء–1970ء) کے دوران بادشاہی علاقوں کے رہنما تھے۔

محمد البدر 

(عربی میں: محمد البدر حمید الدین)

گنبد کے گِرے ہوئے
ملبے کو غور سے
دیکھنے اور تحقیق
کرنے پر معلوم ہوا کہ،
پہلے والے گنبد پر قدیم
مخطوطات کو رکھ کر
اوپر سے
دوسرا
گنبد بنا کر



دونوں گنبدوں کے
بیچ میں 12 سے
پندرہ ہزار ٹکڑوں پر
مشتمل مخطوطات
کو، تقریباً 750
عیسوی کے بعد
چھپا دیا گیا تھا



الهيئة العالمية لأنصار النبي ﷺ

الجامع الكبير بصنعاء

شاهد على التاريخ الإسلامي

@SupportProphetM

جبکہ جس گنبد پر
بارہ سے پندرہ ہزار،
پارچمنٹ ،مخطوطات
رکھ کر اُس کے اوپر
دوسرا گنبد بنایا گیا
تھا، وہ آج بھی
موجود ہے



جس گنبد پر تمام
پارچمنٹ
،مخطوطات رکھ کر،
اُس کے اوپر،
دوسرا گنبد بنایا گیا
تھا، صرف نیچے
والا گنبد گرا تھا





الجامع الكبير بصنعاء عام 1907

قدیم قرآنی مخطوطات

کے 1972 میں، گُنبد

سے نازل ہونے کی

خبر اخبارات کے زریع

یورپ تک پہنچ گئی،

یورپ کے محققین

قرآنی مخطوطات

سمجھ کر



TOUR D'UNE GRANDE MOSQUÉE À SANAA YÉMEN.

یورپ کے کئی ممالک
میں، صنعاء مخطوطات
پر 1980 سے 1997
تک مسلسل تحقیق چلتی
رہی، 1972 سے
2006 تک، 35 سال
کی تحقیق سے کوئی
خاص نتیجہ برآمد نہیں
ہوا



اُس کے بعد 2007 سے
ڈاکٹر سرجو نویا نوزادہ
اور کرسچن جولین رابن
کی قیادت میں، مشترکہ
اطالوی اور فرانسیسی
ٹیم نے، نئی ہائی
ریزولوشن ڈیجیٹل
تصاویر تیار کرنے کا
بیڑا اُٹھایا



مسلمان 1972 سے 2007 تک صنعاء مخطوطات کو قرآنی مخطوطات ہی سمجھتا رہا، لیکن 2007 کی تحقیق میں نتیجے بالکل الٹ نکلنے لگے

Sergio Noja Noseda

Article Talk

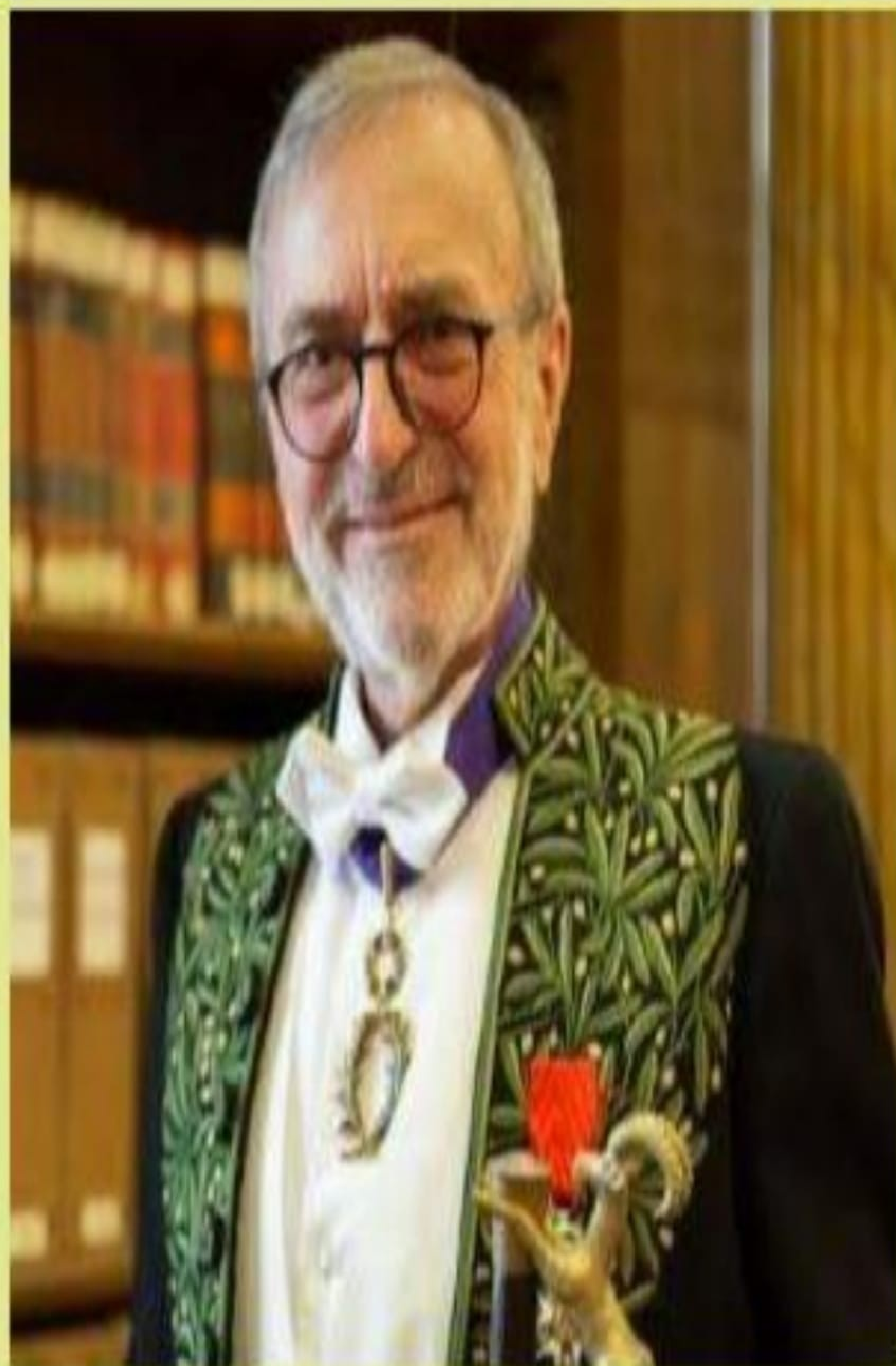





Sergio Noja Noseda (7 July 1931 – 31 January 2008) was an Italian professor of Arabic language and literature and Sharia.

Sergio Noja Noseda	
 Sergio Noja Noseda.	
Born	7 July 1931 Pola, Istria

ڈاکٹر سرجو نویا
نوزادہ نے ، تحقیق کے
ابتدائی نتائج سے ، یمن
کی حکومت کو آگاہ
کیا، نتیجے سُن
مسلمانوں کے پیروں
کے نیچے سے زمین
نکل گئی



دراصل ہوا یہ کہ مخطوطہ
DAM 01-27.1
(Palimpsest) جسے ،
مجموعی طور پر صنعاء
پارچمنٹ یا صنعاء 1
(Ṣan'ā' 1) کے نام سے
جانا جاتا ہے ، کاربن
ڈیٹنگ میں وہ 388
عیسوی سے 535
عیسوی کا نکل گیا

Christian Julien Robin

INFOS **PHOTOS (3)** **FORUM**



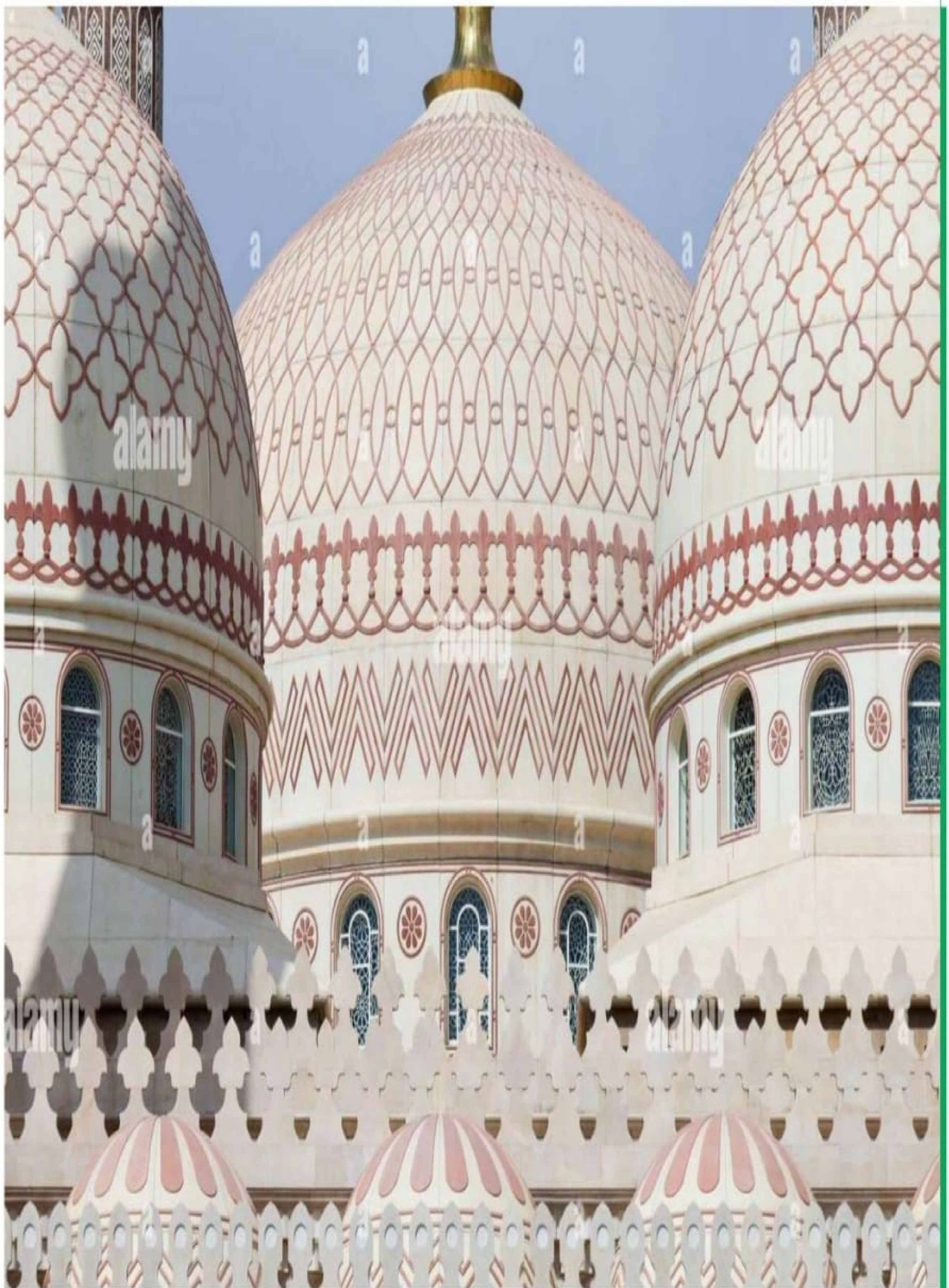
5/5 (sur 1 notes)

8 Livres, 0 Critiques

BIOGRAPHIE & INFORMATIONS

Nationalité : France
Né(e) à : Chaumont , le 12/05/1943
Biographie :

مسلمانوں نے
2007 میں ہی،
تحقیق کا کام روک
دیا اور یورپ
بھیجے گئے تمام
مخطوطات واپس
منگا لیا


alamy
Image ID: BRBEPN
www.alamy.com

یمن واپس منگوانے کے
بعد، تمام مخطوطات کو
National
Museum of
Yemen میں رکھوا
کر، مشرقی میوزیم کو
ہی، ہمیشہ کے لئے تالا
لگا دیا، آج تک مشرقی
میوزیم بند ہے

National Museum of Yemen

المتحف الوطني اليمني



National Museum of Yemen in Sana'a.

صنعاء مخطوطات کے
نتیجے ڈاکٹر سرجو نویا
نوزادہ کو معلوم ہو گئے
تھے، وہ نتیجے اُن کے
سینے میں موجود
تھے، مسلمانوں کو لگا
کہ ڈاکٹر، وہ نتیجے
اوپن کر سکتے ہیں



لہذا مسلمانوں نے 31
جنوری 2008 کو ڈاکٹر
سرجو نویا نوزادہ کو،
اٹلی کے علاقے
پیڈمونٹ کے صوبہ
نوزا میں کمیون
میونسپلٹی لیسا میں،
کار ایکسیڈنٹ میں مَروا
دیا



کسی کو معلوم
ہی نہیں ہوا کہ،
کار ایکسیڈنٹ
حادثہ نہیں تھا،
مسلمانوں کا
منصوبہ تھا



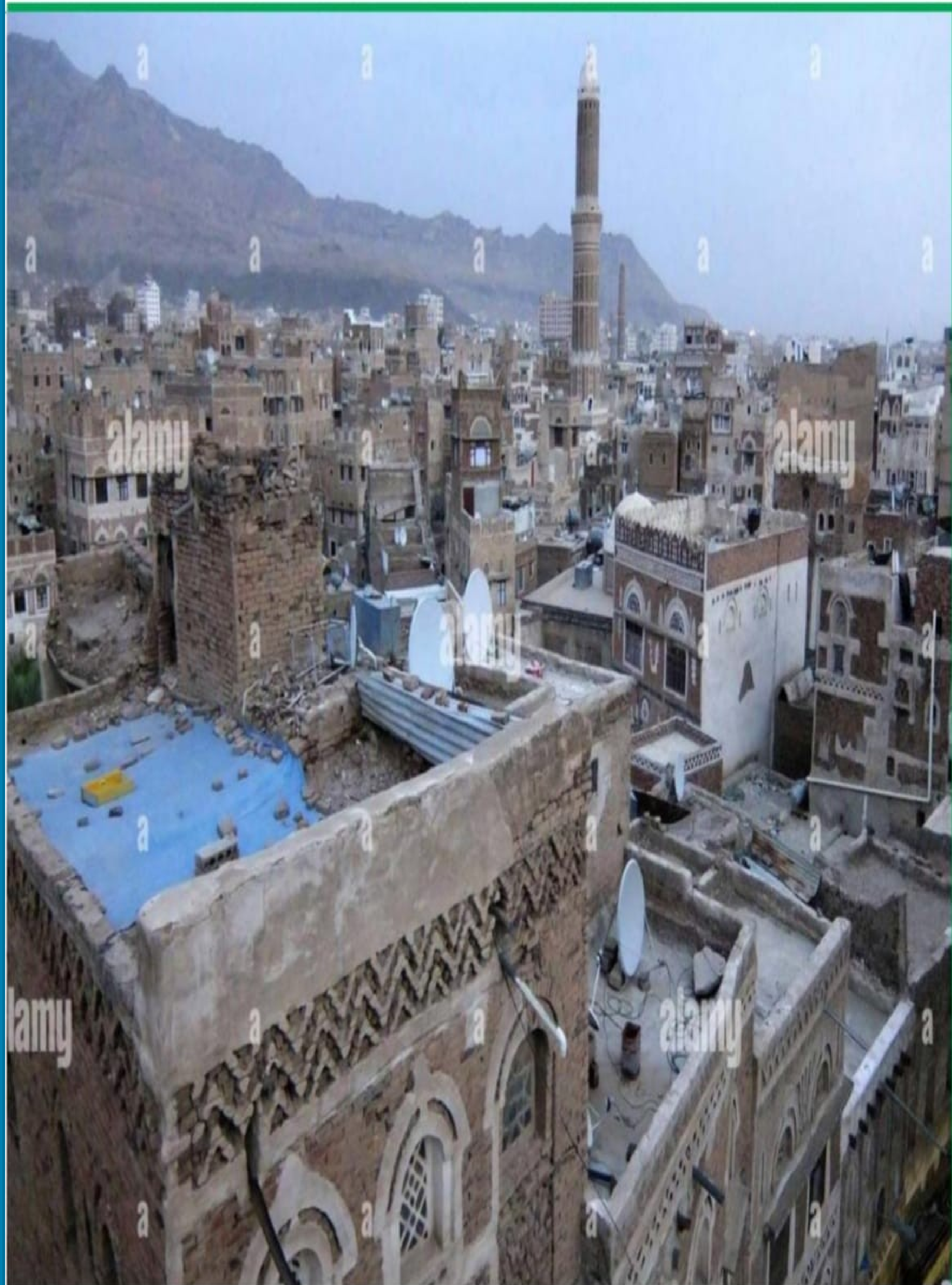
صنعاء مخطوطات،
مسلمانوں کے
پاس بارہویں
صدی عیسوی تک
کے موجود
قرآنوں جیسے ہی
تھے



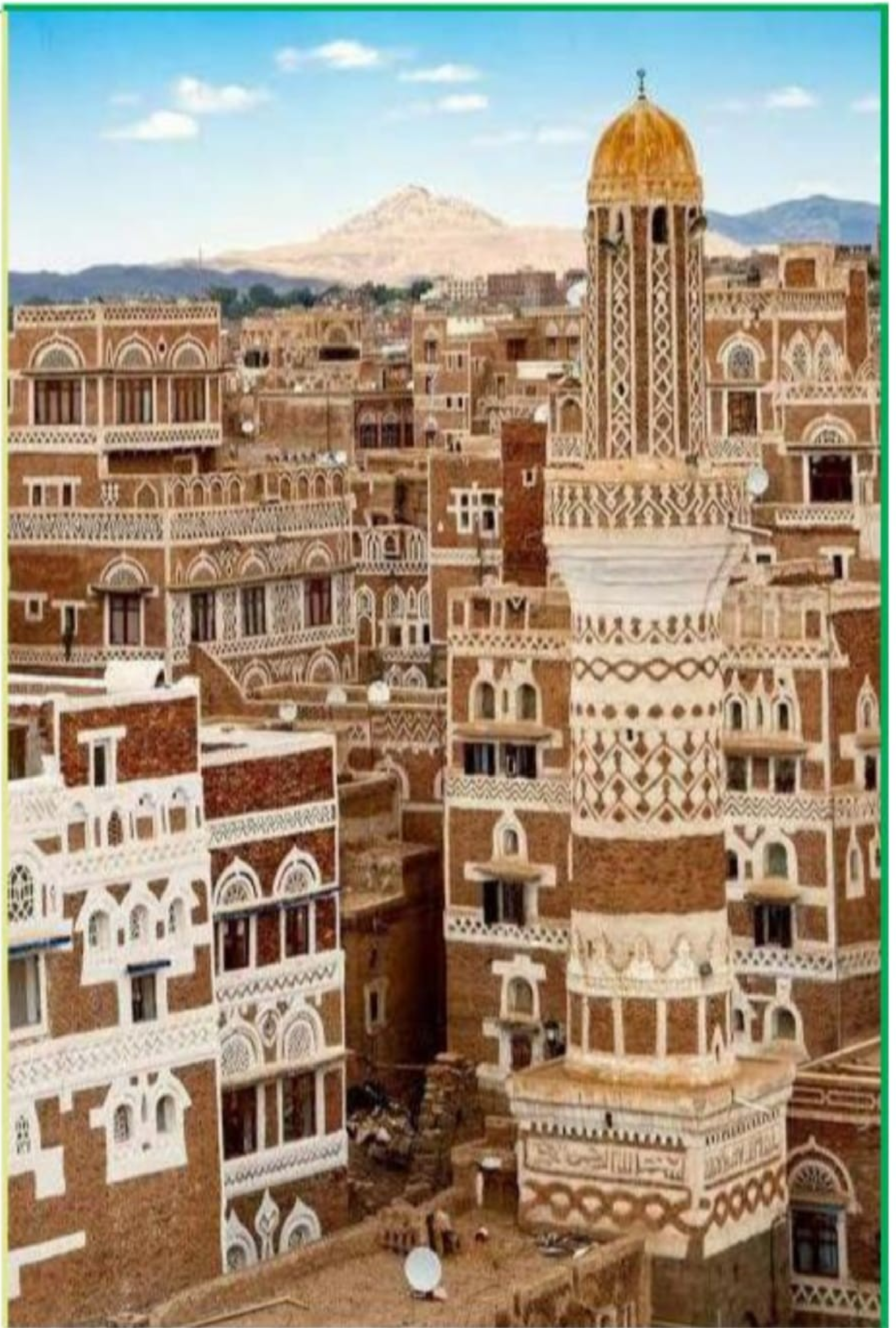
صنعاء مخطوطات
کے درجن بھر
مخطوطات کا،
اسکرین شاٹ دینا
بھر میں موجود
ہے ، دنیا اُسے قرآن
ہی سمجھتی ہے



صنعاء مخطوطات کی حقیقت


alamy
Image ID: DA94GF
www.alamy.com

خلافت عباسیہ سے
پہلے ، صنعاء کی
جامع مسجد الکبیر،
جزیرۃ العرب کا
عیسائیوں کا سب
سے بڑا اور سب
سے قدیم مرکز اور
گرجا گھر تھا



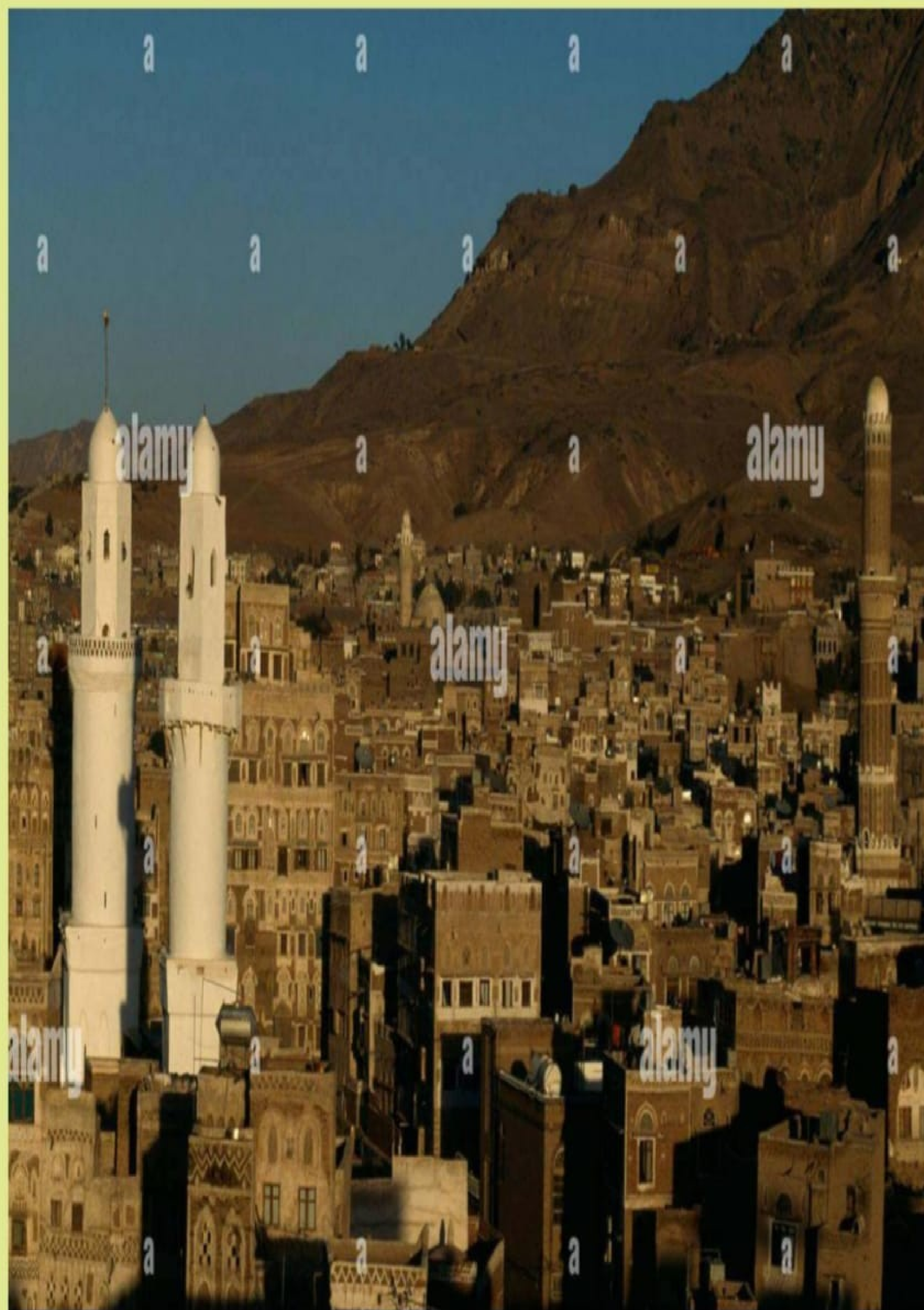
خلافت بنو امیہ کے
خلیفہ ولید بن عبد
الملک نے 705
سے 715 عیسوی
تک، اپنے وقت میں
اِس گرجا گھر کی
آرائش و زیبائش
کرائی تھی



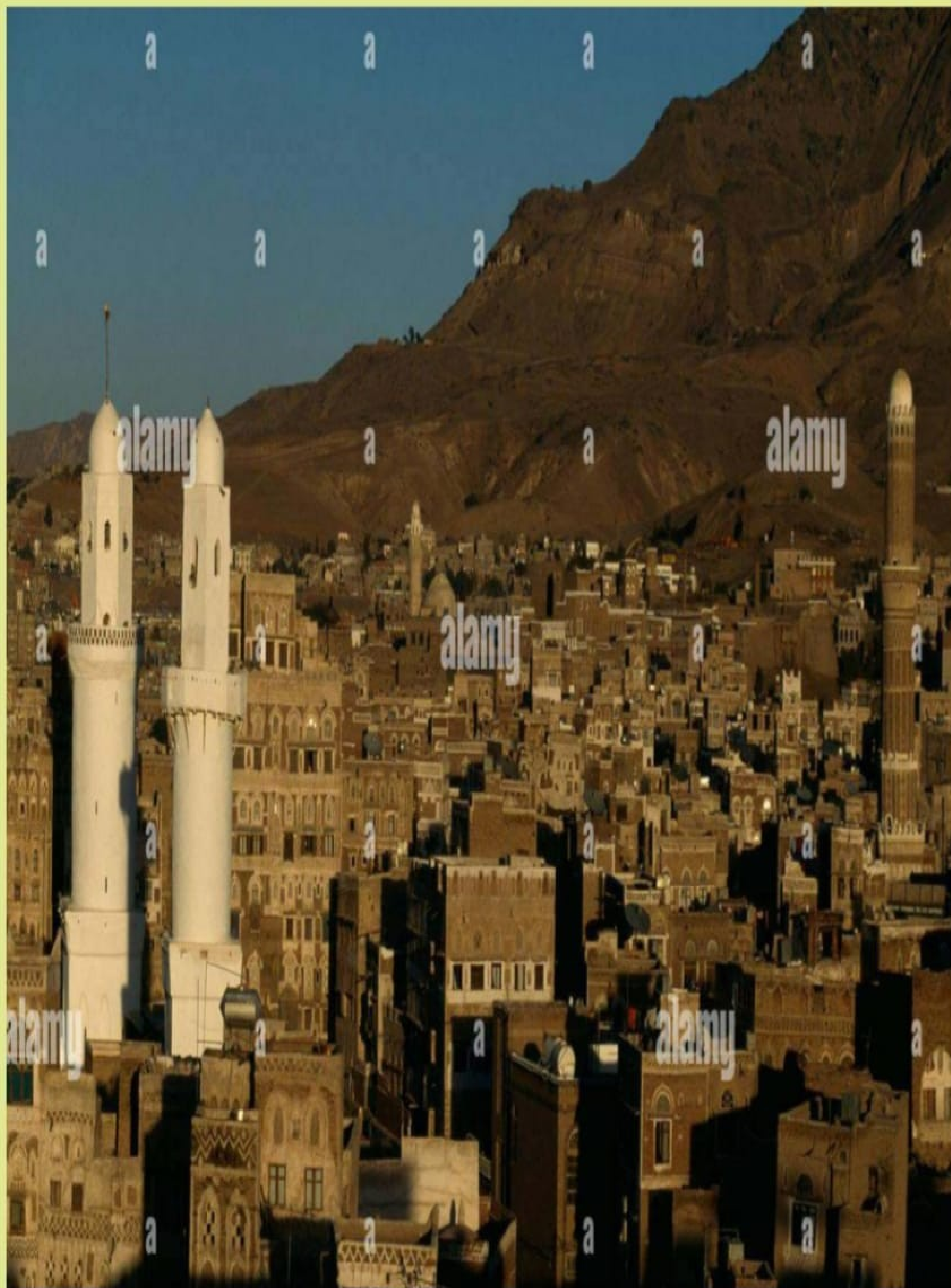
خلافت بنو امیہ
نسطوری عیسائی
تھے نا کہ
مسلمان، اسلام کا
مینوفیکچر خلافتِ
عباسیہ نے کرایا
تھا



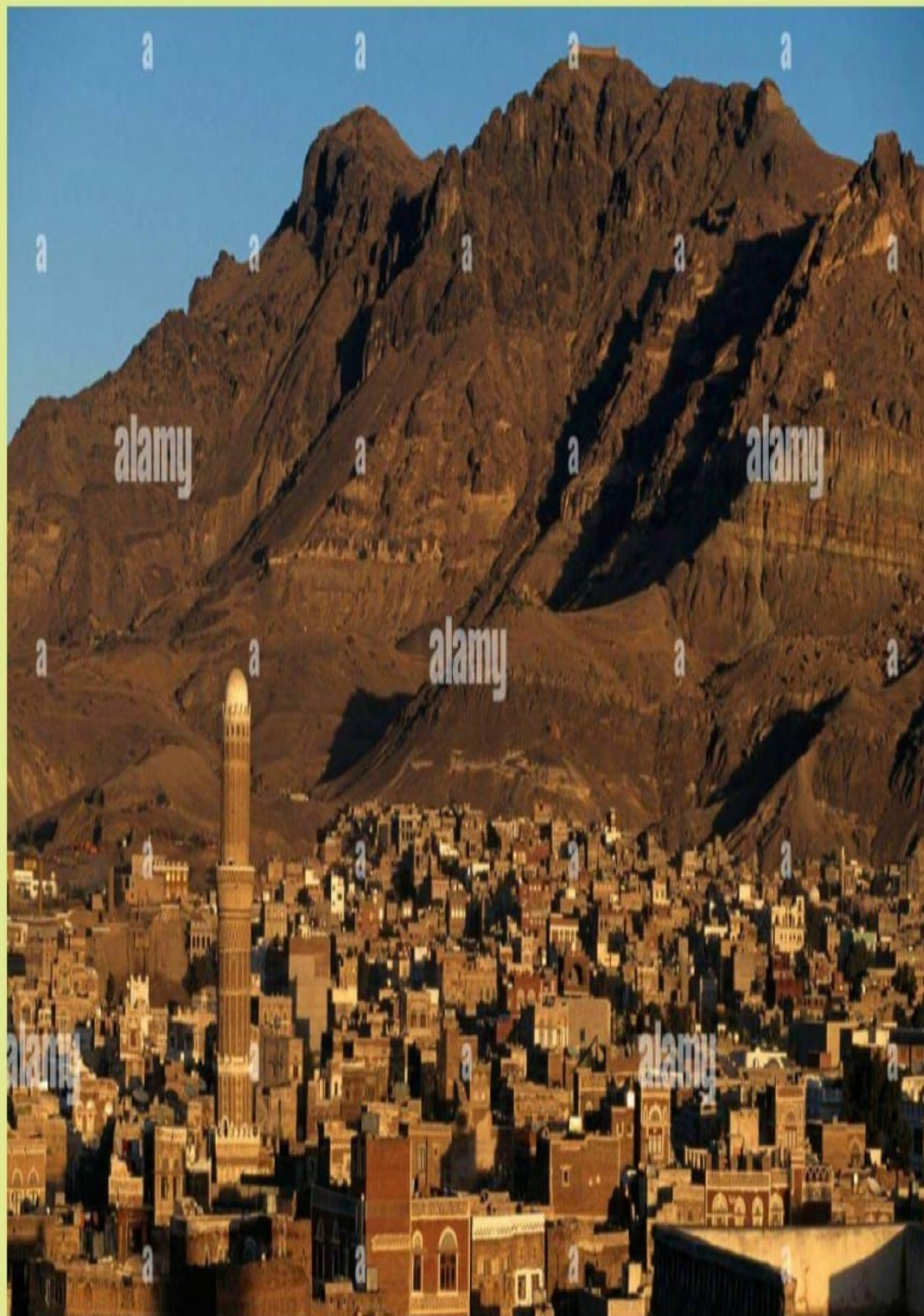
خلافت عباسیہ کے
وقت کے مسلمانوں
نے 750 عیسوی کے
بعد ،بغداد سے نکل کر
دوسرے کے علاقوں
پر ، اسلام کے نام پر
حملہ کر کے لُوٹ پاٹ
شروع کر دیا تھا


alamy
Image ID: AWG7TF
www.alamy.com

مسلمان دوسرے کے
علاقے پر حملہ کر
کے ، جب لُوٹ پاٹ کر
رہے تھے تو، وہ
عیسائیوں کے گرجا
گھروں میں موجود،
مخطوطات بھی لُوٹ
رہے تھے ، مالِ غنیمت
کہہ کر


alamy
Image ID: AWG7TF
www.alamy.com

یہ بات عرب کی
عیسائیوں کو معلوم ہو
گئی تھی، لہٰذا عرب کے
عیسائیوں نے جنوبی
عرب کے تمام گرجا
گھروں کی تحریریں،
صنعاء کے گرجا گھر
منگوا لی تھیں


alamy
Image ID: B4FK06
www.alamy.com

صنعاء کے عیسائیوں
نے صنعاء کے گرجا
گھر کے گُنبدوں میں
سے ایک گُنبد پر،
ہزاروں کی تعداد میں
تمام تحریروں کو رکھ کر
اُوپر سے گُنبد کے اوپر
ایک گُنبد اور تعمیر کرا
دیا



باہر سے دیکھنے میں
وہ گنبد گرجا گھر کے
تمام گنبد سے بڑا
دکھنے لگا، جبکہ اُس
بڑے گنبد کے نیچے
تقریباً 12 سے پندرہ
ہزار مخطوطات چھپا
دئیے گئے تھے

غمدان محل



گھمدان محل کے دروازوں میں سے ایک جس پر صابین تحریریں ہیں ۔ اس وقت صنعاء کی عظیم مسجد میں



یمن کے اندر مقام

صنعاء کے عیسائیوں نے
وہ تمام مخطوطات اِس
لئے چھپائے تھے کہ،
مسلمان لُوٹ پاٹ کر کے
چلے جائیں گے ، لیکن
ایسا نہیں ہوا، صنعاء کا
گرجا گھر ہمیشہ کے
لئے ، مسلمانوں کے ہاتھ
میں چلا گیا

یمن کے مسلمانوں
کو 750 عیسوی
کے بعد چھپائے
گئے ، مخطوطات کی
معلومات 1972
عیسوی تک ہو ہی
نہیں پائی تھی

یمن کے صنعاء کی جامع
مسجد الکبیر سے
1972 عیسوی میں
دستیاب، تمام تقریباً 12
سے پندرہ ہزار قدیم
تحریریں، مخطوطات
،عیسائیوں کے ہیں، نا
کہ مسلمانوں کے قدیم
قرآنی نسخے

جسے مسلمانوں

نے صنعاء کی

جامع مسجد الکبیر

بنالیا ہے، یہ قدیم

عیسائیوں کا

چرچ، گرجا گھر

تھا

یمن کے دارالحکومت
صنعاء میں عیسائیوں کا
سب سے اہم اور بڑا
گرجہ گھر، القلیس چرچ
(Al-Qalis Church)
تھا، جس کی تعمیر 527
عیسوی سے 569
عیسوی کے درمیان
ہوئی تھی

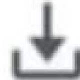
سطنطین اعظم کے
لڑکے قسطنطینوس
دوم کے دَور میں یمن
میں کئی گرجا گھر
بنے تھے،
قسطنطینوس دوم کا
دَور، 337 عیسوی
سے 361 عیسوی تھا



Constantius II

Article Talk









Not to be confused with Constantine II, Julius Constantius, or Constantius III.

Constantius II (Latin: *Flavius Julius Constantius*; Ancient Greek: Κωνστάντιος, romanized: *Kōnstántios*; 7 August 317 – 3 November 361) was Roman emperor from 337 to 361. His reign saw constant warfare on the borders against the Sasanian Empire and Germanic peoples, while internally the Roman Empire went through repeated civil wars, court intrigues, and usurpations. His religious policies inflamed domestic conflicts that would continue after his death.

قسطنطین اعظم اور
اُس کی ماں ہیلینہ
نے ہی، 325
عیسوی کے بعد
عیسیٰ علیکم السلام
اور عیسائیت کا
وجود بخشا

قسطنطین اعظم





قسطنطین ولد **قسطنطینوس کلوروس** عرف "**قسطنطین اعظم**" یا "**قسطنطین یکم**" 306ء تا 337ء "**قیصر**" بازنطینی روم تھا- یہ نہ صرف بازنطینی سلطنت کا بانی تھا بلکہ یہ پہلا "**قیصر**" تھا جس نے مسیحیت کو اپنا کر اس کو پوری سلطنت کا سرکاری مذہب بھی بنایا- قسطنطین اعظم اور شریک شہنشاہ لائیسینیس نے 313ء میں فرمان میلان جاری کیا، جو سلطنت بھر میں تمام مذاہب کے مذہبی رواداری کا حکم تھا- اس وقت کے اولین سپہ سالار، قسطنطین اعظم نے دو شریک شہنشاہوں، لائیسینیس اور ماکسنتیس کو خانہ جنگوں میں شکست دے کر واحد حاکم ٹھرا- 330ء میں اس نے روم کی بجائے ایک نئے شہر بازنطیم کو بازنطینی سلطنت کا دار الحکومت بنایا اور اس کا نام **نئی روم** رکھا- تاہم، قسطنطین کے اعزاز میں، لوگ اسے قسطنطنیہ کے نام سے پکارنے لگے، جو ایک ہزار سال کے لیے مشرقی رومی سلطنت کا دار الحکومت

306ء تا 337ء	
پیشرو	قسطنطینوس اول
جانشین	قسطنطینوس دوم
مکمل نام	
فلاوی-یس ولاری-یس اوریلی-یس قسطنطین اگسٹس	
شاہی خاندان	آل قسطنطین
والد	قسطنطینوس دوم
والدہ	ہیلانہ
پیدائش	27 فروری، 272ء نیش، جنوب مشرق سربیہ
وفات	22 مئی، 337ء

اصل نام	فلاویئس جولیئس قسطنطیوس (Flavius Julius Constantius)
پیدائش	7 اگست 317 عیسوی، سیرمیئم (Sirmium)، پانونیا (موجودہ سربیا)
وفات	3 نومبر 361 عیسوی، موپسوکیرین (Mopsucrenae)، قلیقیہ (Cilicia)
والد	قسطنطین اعظم (Constantine I the Great)
لقب	رومی شہنشاہ (Augustus)
دورِ حکومت	9 ستمبر 337 عیسوی تا 3 نومبر 361 عیسوی

آج بھی عیسائیوں
کے درجنوں فرقے
ہیں اور آج اناجیل
کی تعداد، قدیم عہد
نامہ اور جدید عہد
نامہ اور تمام کو
ملا کر 80 ہیں

- عہد نامہ قدیم: 39 کتابیں
- عہد نامہ جدید: 27 کتابیں
- کل: 66 کتابیں

- اگر آپ نے 80 کتابوں کے بارے میں سنا ہے تو وہ غالباً کاتھولک یا آرتھوڈوکس کلیسیاؤں کے قدیم نسخوں کا حوالہ ہے، کیونکہ:
  - عہد نامہ قدیم میں بعض اضافی کتابیں شامل کی جاتی ہیں جنہیں اسفارِ محرفہ (Apocrypha) یا کتبِ مشکوک کہا جاتا ہے۔
  - ایک قدیم لاطینی نسخے میں (جسے لاطینی ولگیٹ کہتے ہیں) ان اسفارِ محرفہ کو شامل کرکے مجموعی تعداد 80 ہو گئی تھی (39 قدیم + 14 اسفارِ محرفہ + 27 جدید = 80)، جیسا کہ جیروم نے 382ء میں یکجا کیا تھا۔

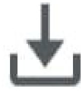
عہد نامہ قدیم میں
39 اناجیل، عہد
نامہ جدید میں 27
اناجیل اور اسفار
محرفہ میں 14،
ٹوٹل 80 اناجیل

لیکن آج عہد نامہ
جدید میں، متی کی
انجیل، مرقس کی
انجیل، لوقا کی
انجیل، یوحنا کی
انجیل، جنہیں اناجیل
اربعہ یا چارگانہ
انجیل کہا جاتا ہے

قسطنطین اعظم نے
325 عیسوی میں،
پہلی نیقیہ کونسل
بلائی، جس میں،
اناجیل اربعہ کو ہی
قبولیت ملی، باقی تمام
کو، کوئی نہ کوئی
الزام لگا کر ہٹا دیا گیا

پہلی نیقیہ کونسل






325ء میں قسطنطین اعظم بادشاہ نے مسیحیت کو سرکاری مذہب قرار دیا تو اس وقت اس نے ایک عالمگیر کونسل بلوائی[5] جس کا مقصد انجیل کو مدون و مرتب کرنا، اسی کونسل میں تثلیث کو مسیحیت کا بنیادی عقیدہ قرار دیا گیا۔ یہ کونسل نیقیہ میں منعقد ہوئی جو آج کل ترکی کا حصہ ہے۔ اسی نسبت سے اسے نیقیہ کونسل کہا جاتا ہے۔ کونسل نے آریوس کے عقیدہ کو رد کر کے تثلیث کو قبول کر لیا اور کئی اناجیل کو بھی بدعتی اور غیر مسلمہ قرار دیتے ہوئے ان کو پڑھنے سے منع کر دیا۔

نیقیہ کونسل

First Council of Nicaea

پہلی نیقیہ کونسل

میں آریوسیت کے

عقیدے کو رَد کر

دیا گیا اور عقیدہ

تثلیث کو متفقہ

طور پر تسلیم کر

لیا گیا

۱. جنوبی عرب میں عیسائیت کا آغاز (340ء کے لگ بھگ)

- ابتدائی مشنری سرگرمیاں: چوتھی صدی عیسوی میں، رومی شہنشاہ قسطنطین دوم کے دور میں، ایک عیسائی بشپ "تھیو فیلس الھندی" (Theophilus the Indian) کو حمیار بادشاہت کے دارالحکومت ظفار (Zafar) بھیجا گیا تھا۔
- پہلی چرچ کی تعمیر: مورخ فیلوسٹورگیوس (Philostorgius) کے مطابق، تھیو فیلس یمن میں تین گرجا گھر قائم کرنے میں کامیاب ہوا: ایک ظفار میں، ایک عدن (Aden) میں، اور تیسرا خلیج عرب کے داخلی راستے پر کسی نامعلوم شہر میں۔
- نتیجہ: ظفار (جو اس وقت حمیار کا دارالحکومت تھا) اور دوسرے ساحلی تجارتی مراکز میں عیسائی گرجا گھروں کی موجودگی 340 عیسوی کے لگ بھگ تصدیق شدہ ہے۔

اُن کے ساتھ ظلم و

ستم شروع ہو گیا،

مجبور ہو کر، اُن

تمام عیسائیوں کو،

قسطنطین اعظم

کے مُلک کو،

چھوڑنا پڑا

پہلی نیقیہ کونسل (325ء) میں شہنشاہ قسطنطین اعظم کی سرپرستی میں آریوسیت (Arianism) کے عقیدے کو بدعت قرار دے کر مسترد کر دیا گیا اور عقیدہ تثلیث (Nicene Creed) کو مسیحیت کا بنیادی عقیدہ تسلیم کیا گیا۔

جن عیسائیوں نے، خاص طور پر آریوسی عقیدہ رکھنے والوں نے، اس فیصلے کو تسلیم نہیں کیا، انہیں بعد میں رومی سلطنت میں ظلم و ستم کا سامنا کرنا پڑا اور انہیں اکثر اوقات معاشرتی اور سیاسی طور پر تنہا کر دیا گیا یا جلاوطن کر دیا گیا۔

خلاصہ:

تقریباً 500 عیسوی میں، عیسائیت تین بڑی شاخوں میں تقسیم ہو چکی تھی، جن کی بنیاد بڑی مذہبی مجالس میں ہونے والے عقائد کے اختلافات پر تھی:

1. کالسڈن کو ماننے والے (روم اور قسطنطنیہ)
2. کالسڈن کو نہ ماننے والے (مشرقی راسخ الاعتقاد)
3. افسس کو نہ ماننے والے (مشرق کا کلیسیا/نسطوری)

نوٹ: پروٹسٹنٹ فرقہ بہت بعد میں، یعنی 16ویں صدی میں، وجود میں آیا۔

قسطنطین اعظم کے
مُلک چھوڑ کر، جو
عیسائی عرب ممالک
میں آباد ہو گئے تھے
،انہیں میں سے بعد
میں، عیسائیوں کا ہی،
ایک فرقہ نسطوری
عیسائی کہلائے

پہلی نیقیہ کونسل
کے بعد قسطنطین
اعظم کی سرپرستی
میں ساری دنیا میں
عیسائیت بہت تیزی
سے پھیلنے لگی

روم سے باہر نکل
کر، روم کے مشرقی
ممالک میں،
عیسائیوں کے بڑے
بڑے مراکز بننے
لگے، جن میں چار
بڑے مراکز بنیں

مُلک شام کا

دارالخلافہ دمشق،

مصر کا قدیم شہر

فسطاط، مُلک یمن کا

دارالحکومت ظفار اور

عراق کا شہر الحیرہ

میں، بڑے بڑے گرجا

گھر ہوا کرتے تھے

مُلک شام کے
دارالحکومت دمشق
کی ، جامع بني أمية
الكبير، مسلمانوں کے
قبضے میں آنے سے
پہلے، یوحنا
اصطباغی کا گرجا
گھر ہوا کرتا تھا

مسجد اموی





مسجد امیہ (عربی: جامع بني أمية الكبير، فارسی: مسجد اموی) شام کے قدیم شہر دمشق میں واقع دنیائے اسلام کی قدیم ترین مساجد میں سے ایک ہے۔

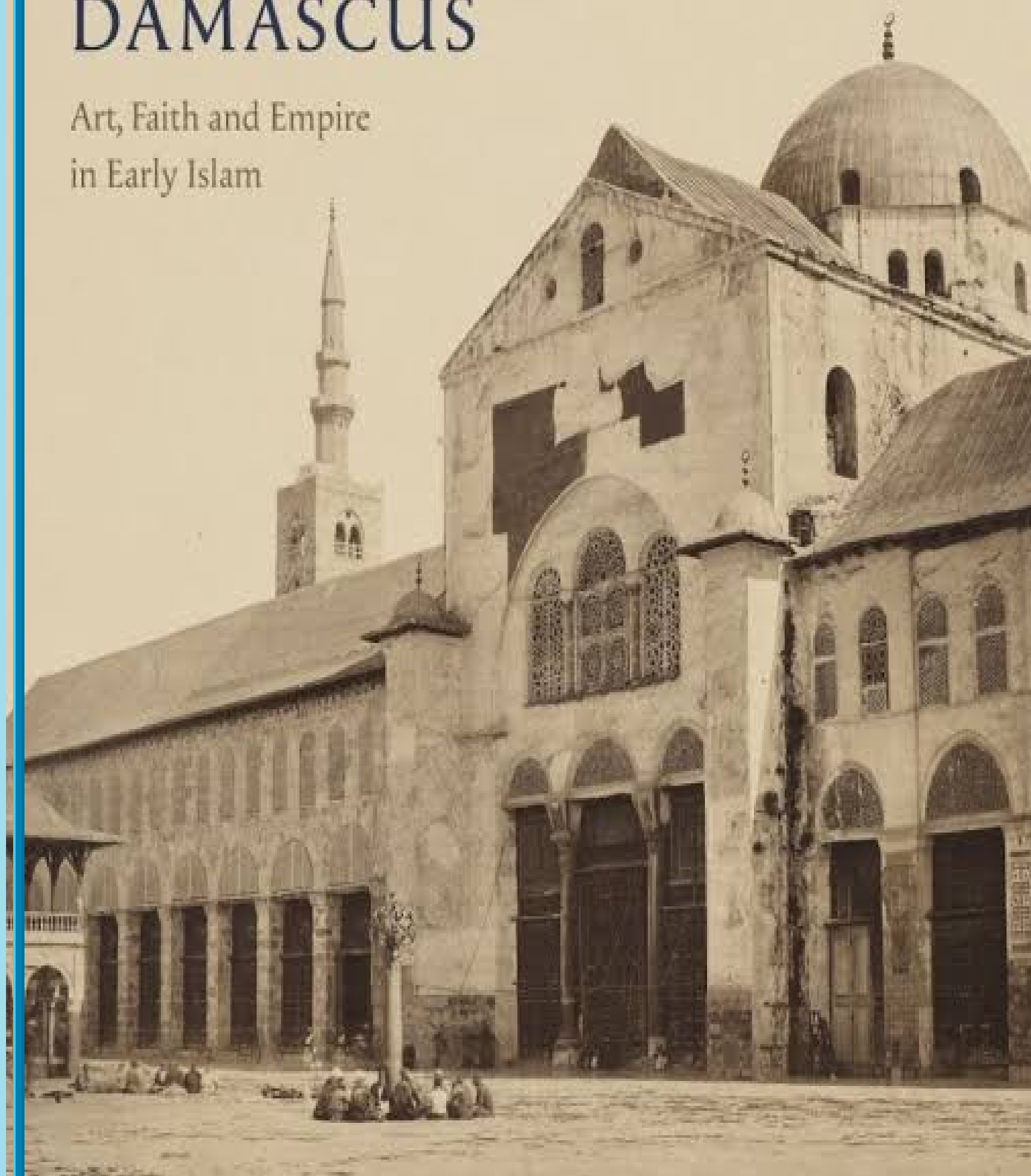
مسجد امیہ **Umayyad Mosque** جامع بني أمية الكبير

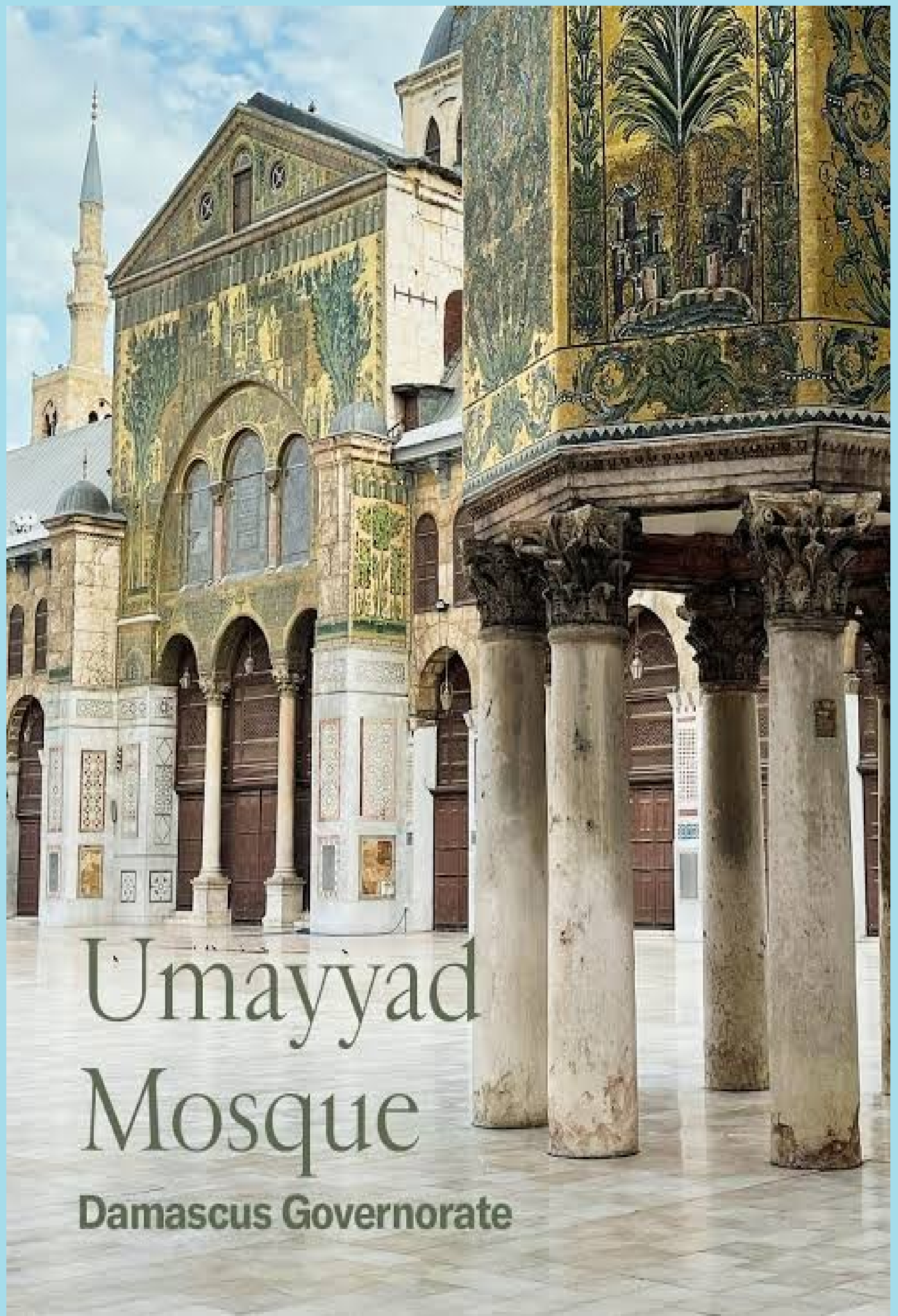


ALAIN GEORGE

The UMAYYAD MOSQUE of DAMASCUS

Art, Faith and Empire in Early Islam




Umayyad
Mosque
Damascus Governorate


gettyimages
Credit: Eric-Paul-Pierre PASQUIER
Church of John the Baptist, Damascus, Syria
952640274


Church of John the Baptist, Damascus, Syria

یوحنا اصطباغی کا گرجا
گھر، اُس سے پہلے
جوپیٹر کا مندر ہوا
کرتا تھا، دمشق کی
مسجد، جامع بني أمية
الكبير، کے اندر ہی،
یوحنا اصطباغی کا
مقبرہ موجود ہے

جوپٹر کا مندر، دمشق

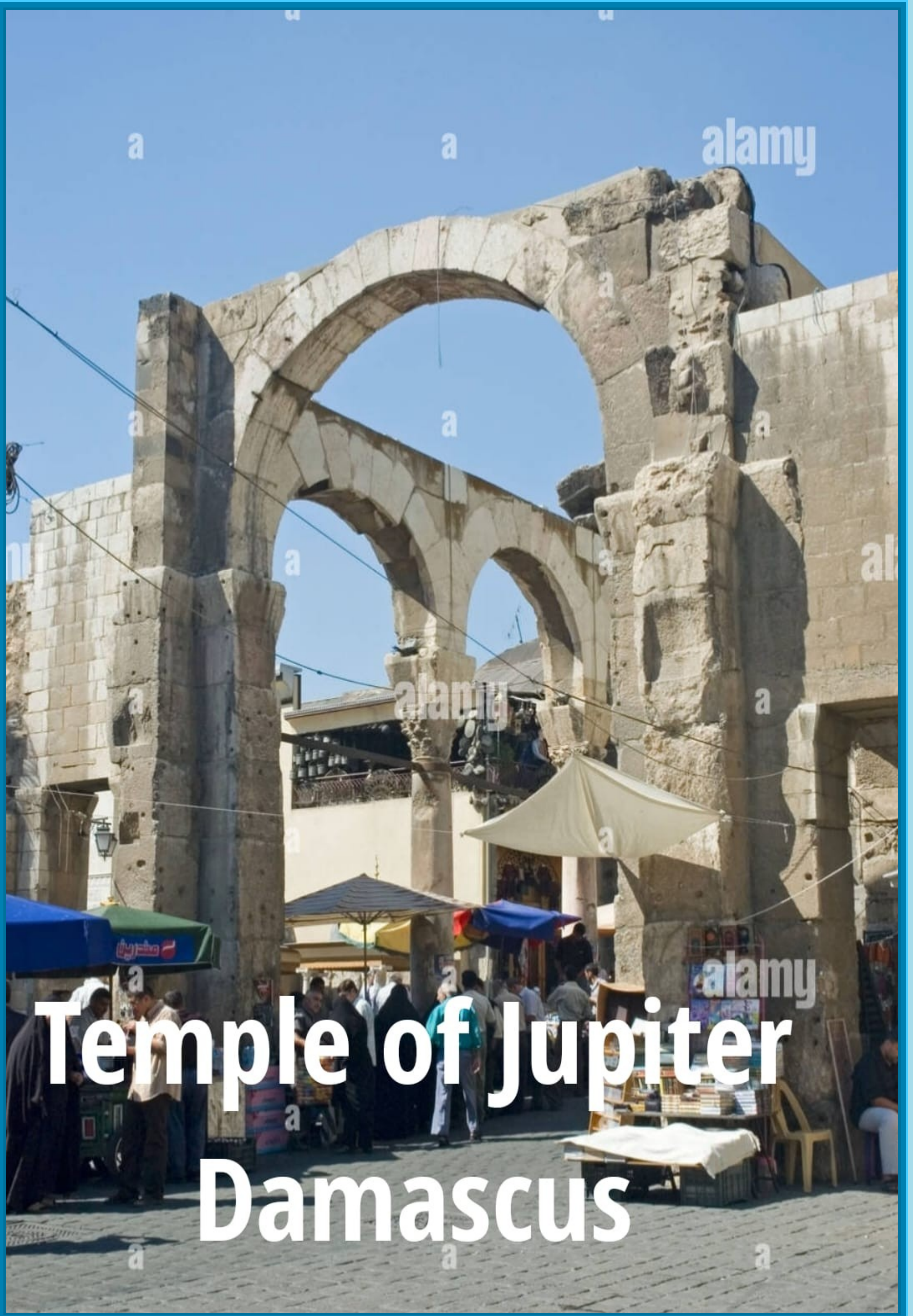
جوپٹر کا مندر یا **مشتری کا مندر** (انگریزی: Temple of Jupiter, Damascus) رومیوں نے تعمیر کیا تھا، آگستس کے دور حکومت میں شروع ہوا[1] اور قسطنطینوس دوم کے دور میں مکمل ہوا۔[2]

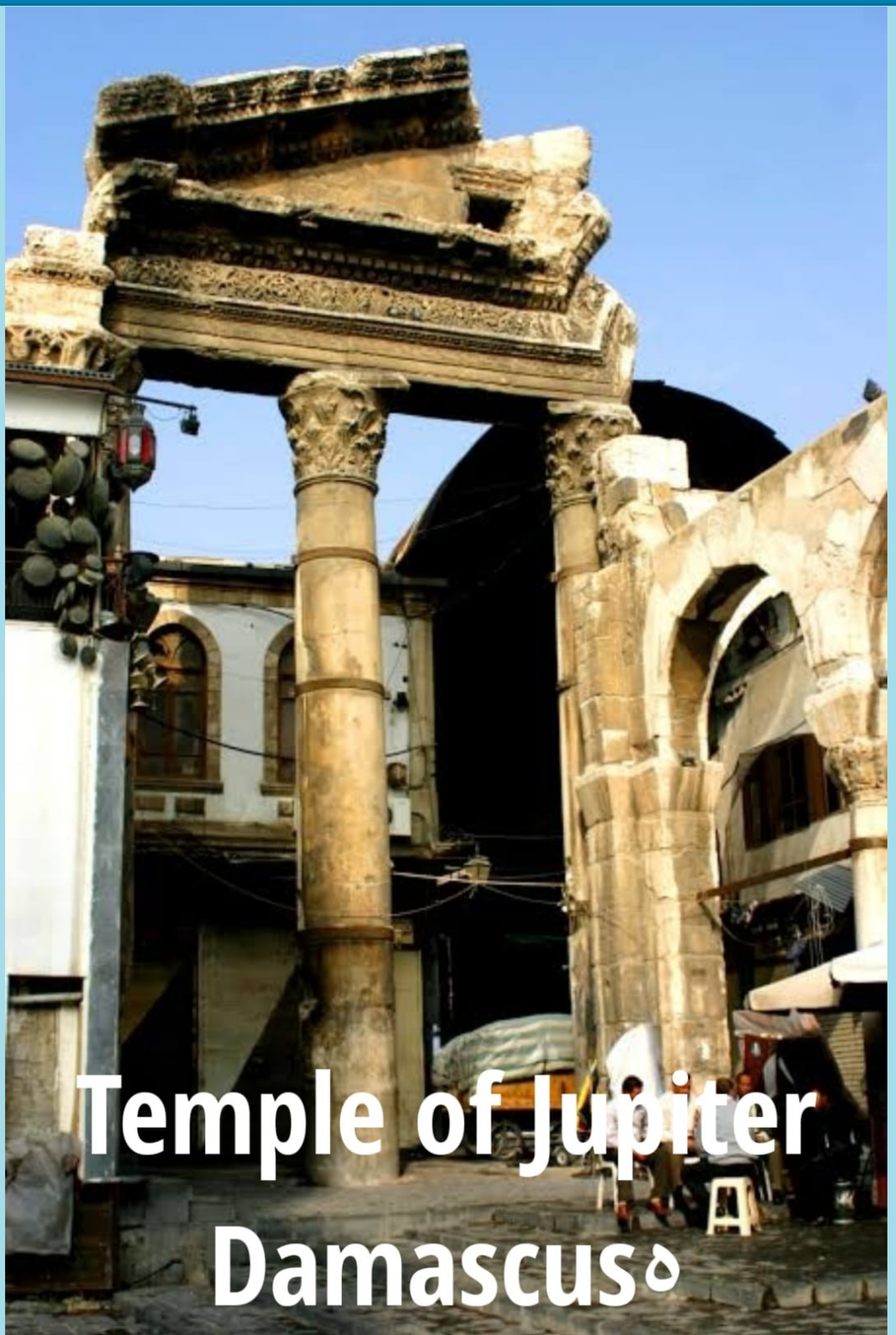
جوپٹر کا مندر، دمشق

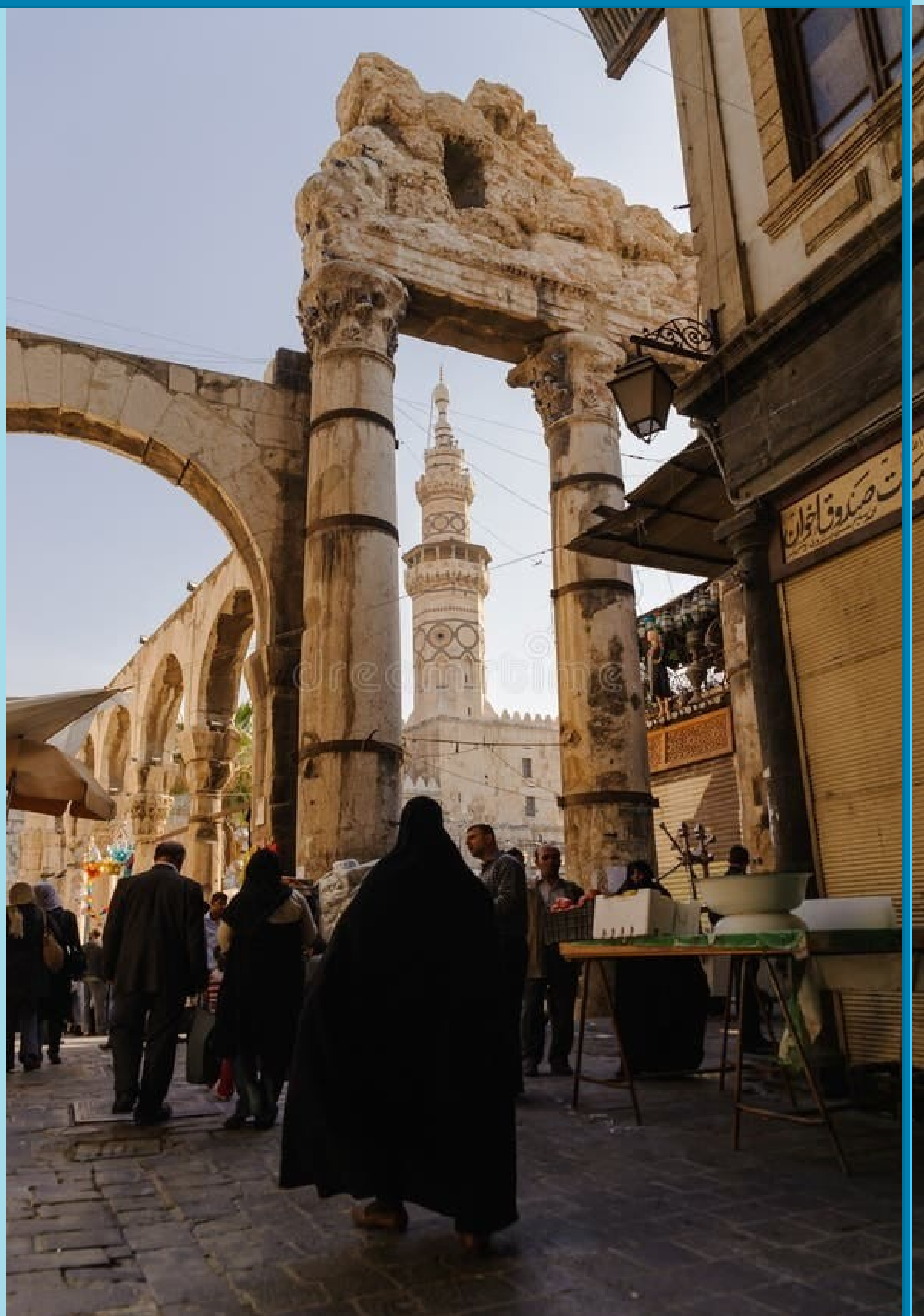


Temple of Jupiter Damascus

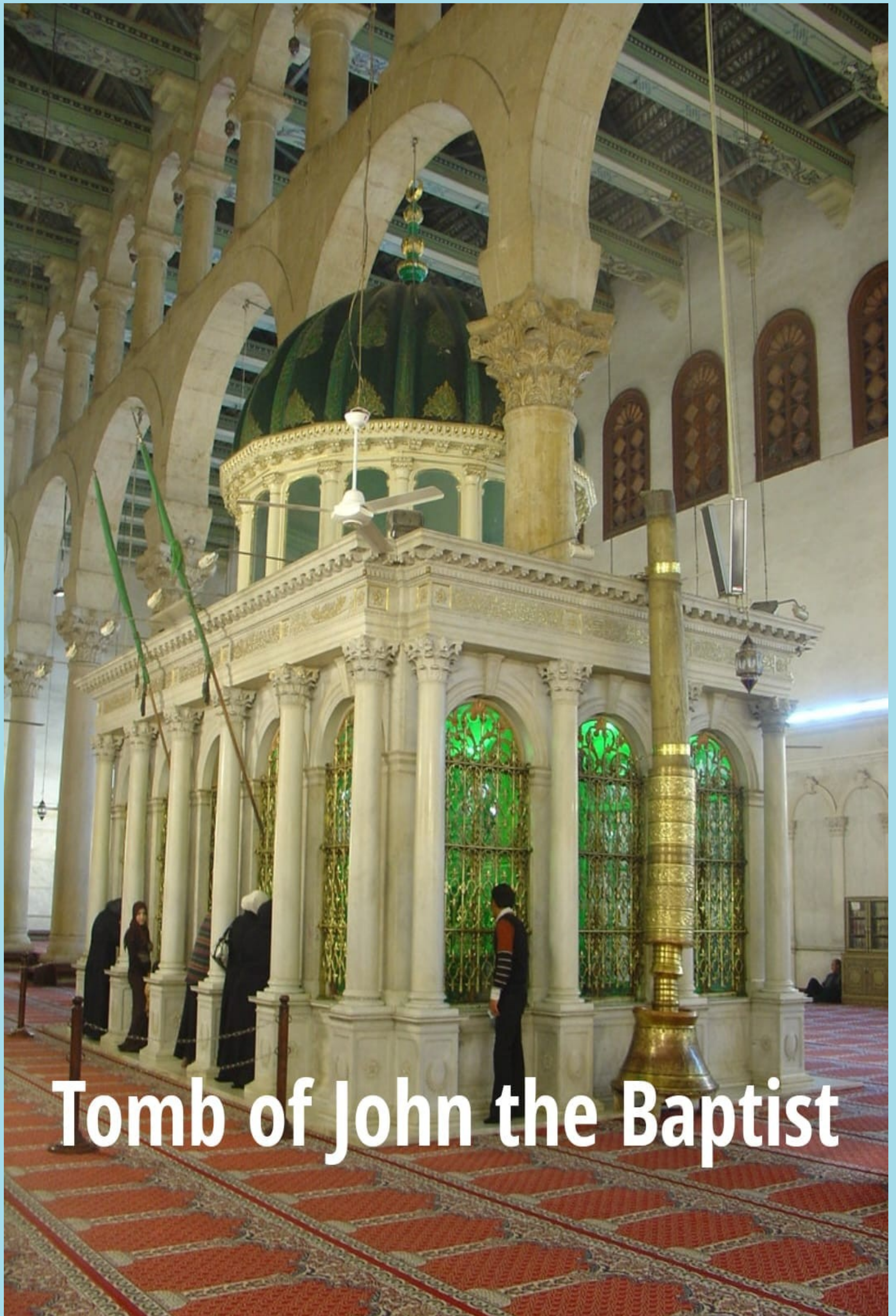


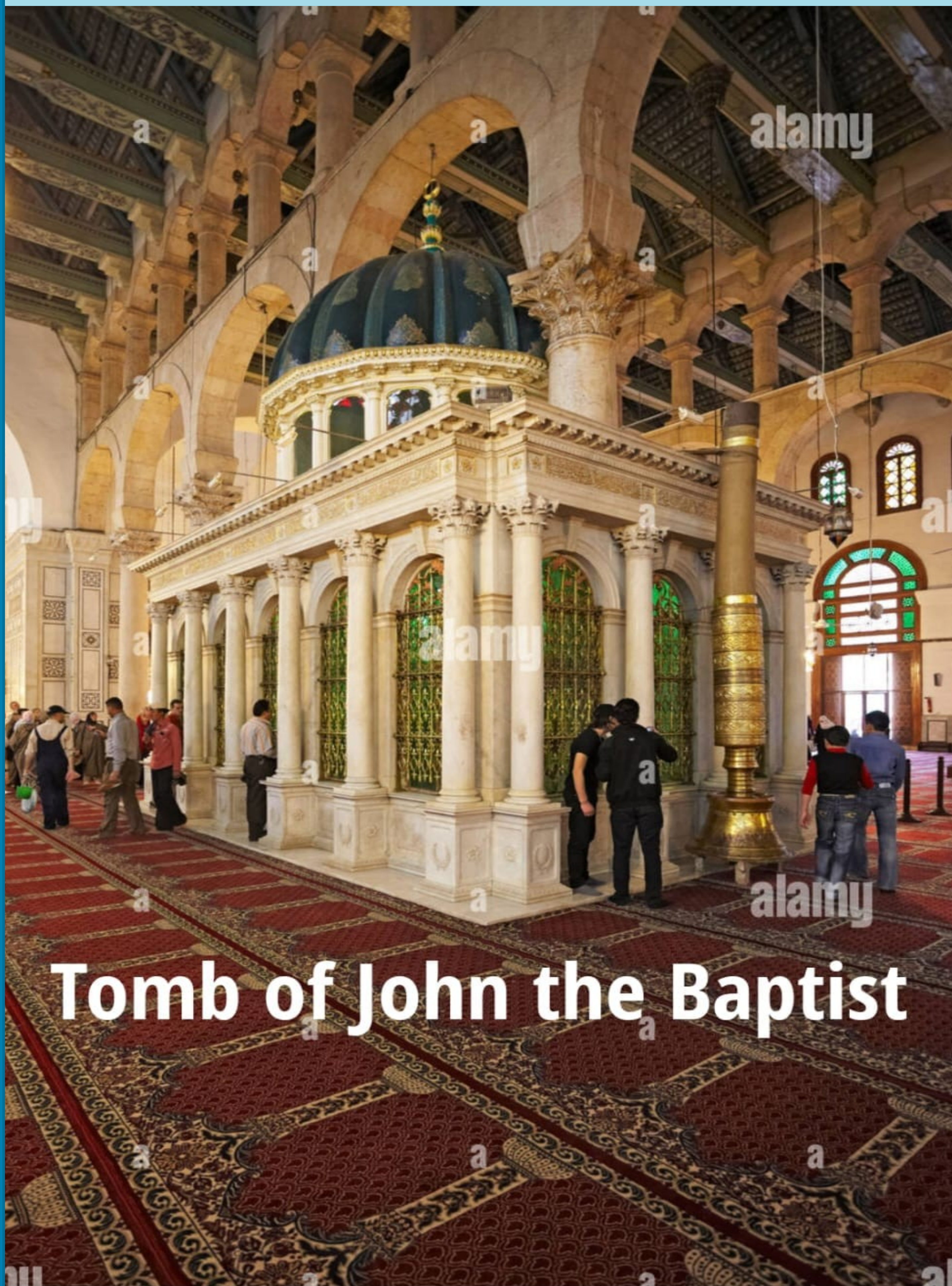

Temple of Jupiter
Damascus


Temple of Jupiter
Damascus٥


صندوق اخوان

Great Mosque of Damascus: Shrine of John the Baptist (Yahyā) within the mosque


Tomb of John the Baptist


Tomb of John the Baptist
alamy
Image ID: BJE41B
www.alamy.com

قدیم عراق کا
الحیرہ، 268 عیسوی
سے 602 عیسوی
تک، مملکت لخمیون کا
دارالحکومت تھا،
جسے اَب نجف اشرف
کے نام سے جانا جاتا
ہے

مملكة الحيرة

دولة الروم
بحر الروم
دمشق
تدمر
دولة تدمر
بصرى
دولة الغساسنة
القدس
البتراء
دولة الأنباط
مصر
نهر الفرات
نهر دجلة
دولة فارس
المدائن
الحيرة
دولة المناذرة
الجزيرة العربية





بغداد
الحيرة
النجف
٢٥٠كم
١٢٥
٠


سنجار
الموصل
تكريت
الحيرة
النجف
هجر

الحیرہ

یہ ایک یتیم صفحہ ہے جسے دیگر صفحات سے ربط نہیں مل پارہا ہے۔ مزید تفصیلات

الحیرہ آرامی زبان کا لفظ ہے جو سریانی زبان کے حِرْتا اور عبرانی زبان کے لفظ حَاصِر سے مشتق ہے۔ اِس کے لغوی معنی کیمپ، بیرک یا چھاونی کے ہیں۔ مگر یہ نام اِسم معرفہ کی صورت میں تبدیل ہو گیا اور اِس کا اطلاق لخمی سرداروں کے مستقل کیمپوں پر ہونے لگا جو فارس کے شہنشاہوں کے ماتحت تھے۔ یہ کیمپس بعد ازاں ایک مستقل شہر کی صورت اِختیار کر گئے۔[2] الحیرہ کا ذکر قبل از اسلام کے عرب میں بہت ملتا ہے کیونکہ یہ لخمیوں کا پایہ تخت تھا۔ پانچویں اور چھٹی صدی عیسوی میں اس کا شمار تہذیبی شہروں میں کیا جاتا تھا۔

الحیرہ آرامی زبان کا لفظ ہے جو سریانی زبان کے حِڑتا اور عبرانی زبان کے لفظ حَاصِر سے مشتق ہے۔ اِس کے لغوی معنی کیمپ، بیرک یا چھاونی کے ہیں۔ مگر یہ نام اِسم معرفہ کی صورت میں تبدیل ہو گیا اور اِس کا اطلاق لخمی سرداروں کے مستقل کیمپوں پر ہونے ہونے لگا جو فارس کے شہنشاہوں کے ماتحت تھے۔ یہ کیمپس بعد ازاں ایک مستقل شہر کی صورت اِختیار کر گئے۔[2] الحیرہ کا ذکر قبل از اسلام کے عرب میں بہت ملتا ہے کیونکہ یہ لخمیوں کا پایہ تخت تھا۔ پانچویں اور چھٹی صدی عیسوی میں اس کا شمار تہذیبی شہروں میں کیا جاتا تھا۔ غالبا نویں صدی قبل مسیح میں جنوبی عرب سے قومِ عرب ہجرت کر کے عراق جو اُس وقت قدیمی میسوپوٹیمیا کہلاتا تھا، میں آباد ہونا شروع ہوئے۔ تیسری صدی عیسوی کے آغاز میں یہاں عرب آبادی کی کثرت ہو چکی تھی۔

الحیرہ

انتظامی تقسیم

ملک	عراق [1]
دار الحکومت برائے	مملکت لخمیون
تقسیم اعلیٰ	محافظہ نجف
متناسقات	31.88333°N 44.45000°E

مزید معلومات

اوقات	متناسق عالمی وقت+03:00 (معیاری وقت)

قابل ذکر

جیو رمز	99343



مملکت لخمیون
Lakhmid Kingdom
المناذرة

ت268–602 عیسوی



چھٹی صدی میں مملکت لخمیون کا نقشہ۔ ہلکا سبز ساسانی علاقہ ہے جس پر لخمیون کی حکومت ہے۔

حیثیت	Dependency of the ساسانی سلطنت
دار الحکومت	الحیرہ
عمومی زبانیں	• عربی زبان (Dynastic,)





چھٹی صدی میں مملکت لخمیون کا نقشہ۔ ہلکا سبز ساسانی علاقہ ہے جس پر لخمیون کی حکومت ہے۔

حیثیت	Dependency of the ساسانی سلطنت
دار الحکومت	الحیرہ
عمومی زبانیں	• عربی زبان (Dynastic, Spoken, Literature)[1] • سریانی (Spoken, Literature)[2] • Middle Persian (court poetry)[3]
مذہب	ریاستی مذہب: کلیسیائے مشرق[4] Unofficial: Arab Paganism مانویت مسیحیت
حکومت	بادشاہت

نجف






نجف (عربی میں **النجف**) عراق کا ایک شہر ہے جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے روضہ کے حوالے سے مشہور ہے۔ نجف بغداد سے 160 کلومیٹر دور ہے۔ اور پرانے کوفہ شہر سے قریب ایک اونچے علاقے میں ہے۔ نجف کا لفظی مطلب ہی اونچی جگہ ہے۔ اس کی آبادی 2006ء میں چھ لاکھ سے زائد تھی۔

نجف

(عربی میں: النجف)

نجف (عربی میں **النجف**) عراق کا ایک شہر ہے جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے روضہ کے حوالے سے مشہور ہے۔ نجف بغداد سے 160 کلومیٹر دور ہے۔ اور پرانے کوفہ شہر سے قریب ایک اونچے علاقے میں ہے۔ نجف کا لفظی مطلب ہی اونچی جگہ ہے۔ اس کی آبادی 2006ء میں چھ لاکھ سے زائد تھی۔

نجف
(عربی میں: النجف)



قسطنطین اعظم کے،
325 عیسوی سے
قسطنطینوس دوم کے
دَور، 361 عیسوی
تک، دمشق، فسطاط
،الحیرہ اور ظفار میں
بڑے بڑے گرجا گھر
بن گئے تھے

رومی شہنشاہ
قسطنطین دوم نے،
342 عیسوی سے
354 عیسوی کے
درمیان، عیسائی
بشپ، تھیو فیلس
الھندی کو، اپنا سفیر
بنا کر

حمیار بادشاہ ثاران

(Tharan یوحانِیم

Yuhanim) حمیار

بادشاہت کے

دارالحکومت ظفار

(Zafar) چرچ بنانے

کی اجازت لینے کے

لئے بھیجا تھا

حمیار بادشاہت
سے، تین چرچ
بنانے کی اجازت مل
جانے کے بعد، یمن
میں تین چرچ، تین
شہروں میں بنائے
گئے

حمیار بادشاہت کے
دارالحکومت ظفار
میں پہلا ، دوسرا
میں، (Aden) عدن
اور تیسرا خلیج عرب
کے داخلی راستے
کے شہر میں بنائے
گئے

رومن شہنشاہ

تھیوڈوسیئس دوم

نے 431 عیسوی

میں قدیم ترکی کے

شہر ایفیسس میں،

تیسری ایکومینیکل

کونسل بلائی

Council of Ephesus

Article Talk

This article is about the ecumenical council held in 431. For the two later councils in the same city, see Council of Ephesus (disambiguation).

The **Council of Ephesus** was a council of Christian bishops convened in Ephesus (near present-day Selçuk in Turkey) in AD 431 by the Roman Emperor Theodosius II. This third ecumenical council, an effort to attain consensus in the church through an assembly representing all of Christendom,[1] confirmed the original Nicene Creed,[2] and condemned the teachings of Nestorius, Patriarch of

The **Council of Ephesus** was a council of Christian bishops convened in Ephesus (near present-day Selçuk in Turkey) in AD 431 by the Roman Emperor Theodosius II. This third ecumenical council, an effort to attain consensus in the church through an assembly representing all of Christendom,[1] confirmed the original Nicene Creed,[2] and condemned the teachings of Nestorius, Patriarch of Constantinople, who preferred that the Virgin Mary be called *Christotokos*, "Christ-bearer" over *Theotokos*, "God-bearer"; in contrast to Cyril of Alexandria who deemed that *Theotokos* is enough on its own. It met from 22 June to 31 July 431 at the Church of Mary in Ephesus in Anatolia.

Council of Ephesus



Image in the church Notre-Dame de Fourvières, France. The priest standing right in the middle is Cyril of Alexandria. On the throne is the Virgin Mary and child Jesus.

Date	22 June – 31 July 431
Accepted by	Catholic Church Eastern Orthodox Church Oriental Orthodox Church Lutheran Churches Anglican Churches Reformed Churches

کونسل آف ایفیسس نے
نسطوری عیسائیوں کو
بدعتی قرار دیا، کونسل
نے باضابطہ فیصلہ دیا
کہ، ورجن مریم خدا کی
ماں (تھیوٹوکوس) ہیں،
عیسیٰ علیہ السلام کامل
خُدا اور کامل انسان ہیں

یعنی "خدا کو جنم دینے والی" (Mother of God).

- تھیوٹوکوس کی تصدیق: کونسل نے اس کے برعکس فیصلہ کیا اور ورجن مریم کو باضابطہ طور پر 'تھیوٹوکوس' (خدا کی ماں) قرار دیا، جو مسیح کے کامل خدا اور کامل انسان ہونے کے عقیدے (Christological doctrine) کو برقرار رکھنے کے لیے ضروری سمجھا گیا۔ کونسل نے یہ بھی فیصلہ کیا کہ یسوع مسیح ایک ہی شخصیت ہیں جن میں الوہی اور انسانی دونوں فطرتیں یکجا ہیں اور یہ اتحاد ایک دوسرے کو متاثر نہیں کرتا۔
- نیسینی عقیدہ (Nicene Creed): کونسل نے نیسینی عقیدہ کی اصل عبارت کی توثیق کی اور اس میں کسی قسم کی تبدیلی (اضافہ یا کٹوتی) کرنے پر پابندی عائد کر دی۔

لیے ضروری سمجھا گیا۔ کونسل نے یہ بھی فیصلہ کیا کہ یسوع مسیح ایک ہی شخصیت ہیں جن میں الوہی اور انسانی دونوں فطرتیں یکجا ہیں اور یہ اتحاد ایک دوسرے کو متاثر نہیں کرتا۔

- نیسینی عقیدہ (Nicene Creed): کونسل نے نیسینی عقیدہ کی اصل عبارت کی توثیق کی اور اس میں کسی قسم کی تبدیلی (اضافہ یا کٹوتی) کرنے پر پابندی عائد کر دی۔

- پیلیجینیت (Pelagianism): اس کونسل نے پیلیجینیت کے عقیدے کی بھی مذمت کی، جس میں یہ سکھایا جاتا تھا کہ انسان خدا کی خصوصی مدد کے بغیر بھی اخلاقی طور پر کامل زندگی گزار سکتا ہے۔

نیسٹوری تعلیمات کے
حامیوں کو رومی سلطنت
میں شدید مذہبی دباؤ کا
سامنا کرنا پڑا، جس کے
نتیجے میں انہوں نے
مشرق کی طرف ہجرت
کی اور بہت سے
نسطوری عیسائی، شمالی
عرب میں آباد ہوئے

کے بڑے اثرات اور نتائج درج ذیل ہیں:

🌍 جغرافیائی ہجرت اور مشرقی پھیلاؤ

نیسٹوری تعلیمات کے حامیوں کو رومی سلطنت میں شدید مذہبی دباؤ کا سامنا کرنا پڑا، جس کے نتیجے میں انہوں نے مشرق کی طرف ہجرت کی:

- **فارسی سلطنت (ساسانی سلطنت):** نیسٹوری عقیدے کے پیروکاروں کی سب سے بڑی تعداد ساسانی فارسی سلطنت (موجودہ عراق اور ایران) میں پناہ گزین ہوئی، جو رومی سلطنت کی حریف تھی۔ یہاں نیسٹوری عیسائیت نے مشرق کی کلیسیا **(Church of the East)** کے طور پر فروغ پایا۔ فارسی حکام نے انہیں رومی سلطنت کے مخالف کے طور پر دیکھا اور انہیں قانونی تحفظ فراہم کیا۔

3. مشرق کا کلیسیا (Church of the East / نسطوریہ):

- یہ وہ کلیسیا ہے جو 431ء میں افسس کی مجلس (Council of Ephesus) کے فیصلوں سے متفق نہیں ہوا۔ ان پر مشہور طور پر نسطوری ہونے کا الزام لگایا جاتا ہے (یہ نظریہ کہ حضرت مریم صرف حضرت عیسیٰ کی انسانی فطرت کی ماں ہیں، خدا کی نہیں)۔
- یہ لوگ میسوپوٹیمیا (عراق)، ایران اور اس سے مشرق میں بہت تیزی سے پھیلے، اور ہندوستان اور چین تک پہنچے۔

- جلاوطنی اور ہجرت: سن 431ء میں منعقد ہونے والی کونسل آف ایفیسس (Council of Ephesus) میں نسطوری عقیدے کو بدعت قرار دے کر مسترد کر دیا گیا اور نسطوریوس کو جلاوطن کر دیا گیا۔
- مشرق کا رخ: اس جلاوطنی اور ظلم و ستم کے بعد نسطوریوں نے رومی سلطنت سے باہر، مشرق کا رخ کیا۔ انہوں نے خاص طور پر ایران میں ساسانی سلطنت کے اندر پناہ لی اور وہاں اپنی "مشرق کی کلیسیا" (Church of the East) کو مضبوط کیا۔ ساسانی سلطنت میں ان کی آبادکاری کی وجہ یہ تھی کہ روم کے مخالف ہونے کی وجہ سے ساسانیوں نے انہیں نسبتاً زیادہ آزادی دی اور پناہ دی۔

اس دباؤ کے نتیجے میں، یہ گروہ اکثر رومی سلطنت کی حدود سے باہر کے علاقوں، جیسے جرمن قبائل (Gothic tribes) کے درمیان، یا مشرقی علاقوں کی طرف ہجرت کر گئے تاکہ اپنے عقائد پر عمل پیرا ہو سکیں۔ بہت سے جرمن قبائل نے شروع میں آریوسیت کو اپنایا بھی تھا۔

اس طرح، پہلی نیقیہ کونسل کے بعد عقیدے کی بنیاد پر عیسائیوں کی ہجرت اور جلاوطنی کا سلسلہ شروع ہوا جو کہ مسیحی تاریخ کا ایک اہم حصہ ہے۔

یمن کے دارالحکومت
صنعاء میں عیسائیوں کا
سب سے اہم اور بڑا
گرجہ گھر، القلیس چرچ
(Al-Qalis Church)
تھا، جس کی تعمیر 527
عیسوی سے 560
عیسوی کے درمیان
ہوئی تھی

تفصیل	معلومات
نام کی اصل	القلیس (القُلَّیْس) دراصل یونانی لفظ **"Ekklēsía"** (کلیسا یا چرچ) کی عربی شکل ہے۔
تعمیر کا دور	**527**ء سے **560**ء کے درمیان (چھٹی صدی عیسوی)۔
بانی اور معمار	ابرہہ الحباش (Abraha Al-Ashram)، جو حبشہ (اکسوم) کی فوج کا جرنیل تھا اور یمن کا گورنر بنا۔
تعمیر کا مقصد	مقصد اول: یمن میں عیسائیت کو فروغ دینا۔

عرب میں دو بڑے

قبیلے

ہوا کرتے تھے

، ایک بنو لکمید/بنو لخم

اور دوسرا بنو غسان،

بنو غسان فارس کی

حکومت کے ساتھ تھے ،

لڑائیوں میں فارس کی

طرف سے لڑتے تھے

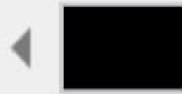
دوْلة الغساسنة

الغساسنة

فيوديراتي دولة عميلة لإمبراطورية الروم



220 – 638





علم





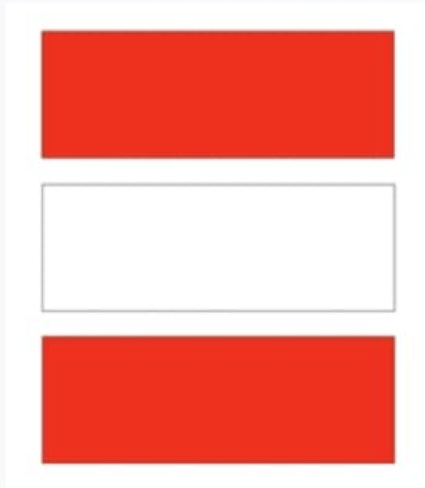


راية الغَسَاسِنَة في العصر الإسلامي





علم



راية الغَسَاسِنَة في العصر الإسلامي



مملكة الغساسنة في القرن السادس

عاصمة	الجابية
نظام الحكم	ملكية
اللغة الرسمية	العربية
الديانة	أرثوذكسية شرقية سريانية أرثوذكسية

ملك

نسطوری عیسائی بنو

لکمید یونان (روم)

کی حکومت کے

ساتھ تھے، لڑائیوں

میں یونان (روم) کی

حکومت کے ساتھ

لڑتے تھے

عیسوی کی 622

جنگ میں، دونوں

عرب قبیلے بنو

غسان اور بنو لکمید،

شہنشاہ یونان ہرقل

(HERACLIUS)

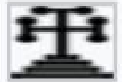
کے ساتھ ہو گئے

حملة هرقل (622)

حملة هرقل عام 622م كانت حملة كبرى في الحرب الساسانية البيزنطية 602-628 التي قادها الإمبراطور البيزنطي هرقل والتي بلغت ذروتها بانتصار بيزنطي ساحق في الأناضول.

حملة هرقل (622)	
جزء من الحرب الساسانية البيزنطية 602-628	
معلومات عامة	
التاريخ	622

المتحاربون	
 الإمبراطورية البيزنط	 الإمبراطورية الساسانية
القادة	
هرقل	شهربراز
القوة	
غير معروفة	غير معروفة



في عام 622 كان الإمبراطور البيزنطي هرقل مستعدًا لشن هجوم مضاد ضد الفرس الساسانيين الذين اجتاحوا معظم المقاطعات الشرقية للإمبراطورية البيزنطية . غادر القسطنطينية في اليوم التالي للاحتفال بعيد الفصح يوم الأحد 4 أبريل 622.[1]

من أجل القضاء على كل من القوات الفارسية في الأناضول وسوريا، كانت حركته الأولى هي الإبحار من القسطنطينية إلى بيلاي في بيثينيا.[2] وأمضى الصيف في التدريب من أجل تحسين مهارات رجاله وقيادته. في الخريف، قطع هرقل خط الامدادات الفارسية إلى الأناضول من وادي الفرات بالزحف إلى شمال كبادوكيا. أضطرت القوات الفارسية في الأناضول بقيادة شهربراز على التراجع من الخطوط الأمامية في بيثينيا وغلاطية إلى شرق الأناضول من أجل منع وصوله إلى بلاد فارس.[3]

من أجل القضاء على كل من القوات الفارسية في الأناضول وسوريا، كانت حركته الأولى هي الإبحار من القسطنطينية إلى بيلاي في بيثينيا.[2] وأمضى الصيف في التدريب من أجل تحسين مهارات رجاله وقيادته. في الخريف، قطع هرقل خط الامدادات الفارسية إلى الأناضول من وادي الفرات بالزحف إلى شمال كبادوكيا. أضطرت القوات الفارسية في الأناضول بقيادة شهربراز على التراجع من الخطوط الأمامية في بيثينيا وغلاطية إلى شرق الأناضول من أجل منع وصوله إلى بلاد فارس.[3]

حقق هرقل انتصارًا ساحقًا على شهربراز في مكان ما في كبادوكيا. وكان العامل الرئيسي بهذا الانتصار هو اكتشاف هرقل لقوات فارسية مختبئة في كمين والرد على هذا الكمين بالتظاهر بالتراجع أثناء المعركة. فترك الفرس اماكنهم لمطاردة البيزنطيين، وعندها هاجمت نخبة أوبتيماتو التابعة لهرقل الفرس الملاحقين مما دفعهم إلى الفرار.[3] وبالتالي أنقذ الأناضول من الفرس.

ذوگر کے مقام پر
جنگ ہوئی، عرب کے
دونوں بڑے قبیلوں
کے ایک ساتھ
شہنشاہ ہرقل کے
ساتھ لڑنے سے، پہلی
بار شہنشاہ ایران کو
شکست ہوئی

عربوں نے پہلی بار
ایرانیوں کو شکست
دی، شہنشاہ یونان
ہرقل نے جنگ میں
فتح کے بعد، عرب پر
خود حکومت نہ کر
کے، عربوں کو
حکومت پر بٹھا دیا

جو عرب قوم پہلے
سپاہی تھے ، اَب
حکومت کر رہے
تھے ، عرب عیسائی
حکومت کا دارالخلافہ
الجھن، الحیرہ، نجف
اشرف ، عراق تھا

عیسوی میں 622

شہنشاہ ہرقل کی فتح

کے بعد، عرب ذوق

در ذوق عیسائیت میں

داخل ہونے لگے،

پورے عرب میں بہت

تیزی سے عیسائیت

پھیل گئی

عیسوی میں، جب 622
شہنشاہ یونان ہرقل نے ،
عربوں کو حکومت پر بِٹھا
دیا، جو عرب قبیلے بنو
لکمید اور بنو غسان کے
لئے بہت بڑی بات تھی،
جو عرب پہلے دوسروں
کے یہاں ملازمت کر رہے
تھے ، وہ بادشاہ بن گئے
تھے

عربوں نے 622

عیسوی سے اپنا،

نیا کلینڈر شروع

کیا، جسے ہجری

نہیں، عربی کلینڈر

لکھا جاتا تھا

مسلمانوں نے اُس
عربوں کے کلینڈر کو
لُوٹ لیا اور اُس کا نام
رکھ دیا ہجری کلینڈر
اور مسلمانوں نے ایک
افسانہ گڑھا جسے ،
622 عیسوی میں
مدینے کی ہجرت لکھا
گیا

مدینے کی ہجرت

ایک افسانہ ہے ، جس

کا حقیقت سے کوئی

تعلق نہیں ہے ،

مدینے کی ہجرت کے

افسانے یہودی مزہب

سے چوری کئیے

گئیں ہیں

مدینے کی ہجرت میں، غارِ ثور کا افسانہ، یہودیوں کا داؤد، ساؤل اور مکڑی کا افسانہ ہے



1. داؤد کی پریشانی

حضرت داؤد علیہ السلام، جو اُس وقت ایک نوجوان تھے اور بادشاہ ساؤل کے زیر عتاب تھے، بادشاہ کی فوج سے مسلسل بھاگ رہے تھے۔ ساؤل، جو داؤد کی مقبولیت سے حسد کرتا تھا، اُسے مارنے کے لیے اپنی پوری طاقت سے اس کے پیچھے پڑا ہوا تھا۔

ایک دن، داؤد اور اس کے ساتھیوں کا ساؤل کے سپاہیوں سے سامنا ہو گیا اور وہ جان بچانے کے لیے ایک قریب کی غار میں پناہ لینے پر مجبور ہو گئے۔

2. غار میں پناہ

داؤد اور اس کے چند وفادار ساتھی غار کے سب سے اندرونی حصے میں چھپ گئے۔ وہ سانس روکے ہوئے تھے، کیونکہ انہیں یقین تھا کہ اگر ساؤل کے سپاہی غار کے اندر آئے تو وہ انہیں ڈھونڈ لیں گے اور داؤد کی زندگی خطرے میں پڑ جائے گی۔

3. مکڑی کا معجزہ

جیسے ہی ساؤل کے سپاہی غار کے قریب پہنچے اور غار کے منہ پر نظر ڈالی، تو انہوں نے دیکھا کہ وہاں ایک مکڑی نے اپنا جال بُن لیا تھا۔

3. مکڑی کا معجزہ

جیسے ہی ساؤل کے سپاہی غار کے قریب پہنچے اور غار کے منہ پر نظر ڈالی، تو انہوں نے دیکھا کہ وہاں ایک مکڑی نے اپنا جال بُن لیا تھا۔

- سپاہیوں کا ردِ عمل: سپاہیوں نے جال کو دیکھا اور فوراً یہ نتیجہ اخذ کیا کہ چونکہ جال بالکل صالح اور بغیر ٹوٹے ہوئے موجود ہے، اس کا مطلب ہے کہ غار میں کافی عرصے سے کوئی داخل نہیں ہوا۔ اگر داؤد یا اس کے ساتھی یہاں پناہ لیتے تو وہ چلتے پھرتے ہوئے جال کو ضرور توڑ دیتے۔
- نتیجہ: اس ایک بے ضرر نظر آنے والے جال کی وجہ سے، سپاہیوں نے غار کی تلاشی نہیں لی اور وہ آگے بڑھ گئے۔

- نتیجہ: اس ایک بے ضرر نظر آنے والے جال کی وجہ سے، سپاہیوں نے غار کی تلاشی نہیں لی اور وہ آگے بڑھ گئے۔

4. شکر گزاری

داؤد علیہ السلام، جو اندر ہی اندر خوف زدہ تھے، اس اچانک بچاؤ پر اللہ کا شکر ادا کرنے لگے۔ جب وہ باہر آئے اور انہوں نے غار کے منہ پر موجود اس مکمل جال کو دیکھا تو انہیں احساس ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی کو بھی بے مقصد پیدا نہیں کرتا، یہاں تک کہ ایک چھوٹی سی مکڑی کا کام بھی ان کی جان بچانے کا ذریعہ بن گیا۔

داوٗد علیہ السلام نے،
اسرائیل کے بادشاہ
ساوٗل کی بیٹی میخال
کو، اُٹھوا (Michal)
کر اپنے حرم میں رکھ
لیا تھا، اس لئے
اسرائیل کا بادشاہ
ساوٗل غصے میں تھا



THE WIVES of KING DAVID · 1

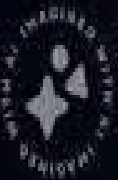
She's in love with
her father's worst
enemy—will it cost
her everything?

MICHAL

A NOVEL

Jill Eileen Smith

شاہ ساؤل نے ، اپنے
سپاہیوں کو داؤد علیہ
السلام کو مارنے کے
لئے بھیجا، داؤد علیہ
السلام بیابان میں بھاگ
کر، اسرائیلی شہر
عدولام کے قریب غار
میں چھپ گئے





اسرائیل کا پہلا

بادشاہ، شاہ ساؤل

اور داؤد علیہ

السلام کا افسانہ

اگر مکمّل دیکھنا

اور پڑھنا ہو تو

اسرائیل کا پہلا بادشاہ شاہ ساؤل اور داؤد علیہ السلام کا افسانہ

https://www.facebook.com/share/p/1Mn7d8V85G/

ہمارے فیس بک کی،

اِس لنک پر جائیں

اور کمینٹ باکس کو

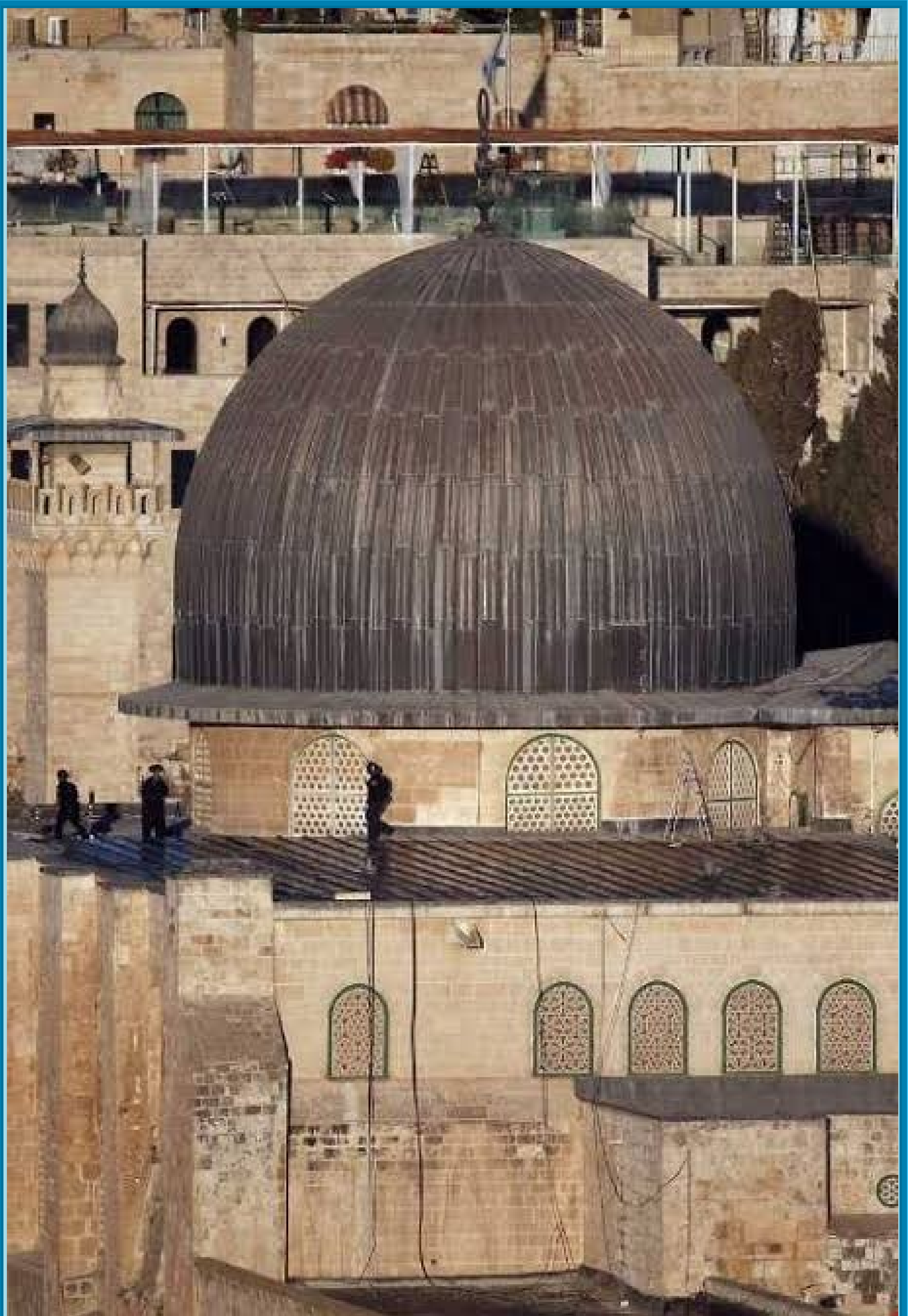
کلک کر کے اندر

دیکھیں، بہت تفصیل

سے مکمّل مضمون

پوسٹ کیا ہے

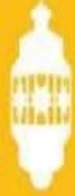
یہودیوں کا 578 قبل مسیح کا ،دوسرا ہیکل سلیمانی، جسے پہلی صدی قبل مسیح میں، یہودیہ کا رومی بادشاہ ہیرودیس اعظم نے ، تزئین و آرائیس کرائی تھی





Hajj.ir

یہودیوں کے، 35 ایکڑ
اراضی پر بنی
، پچاس فٹ اونچی مندر
کی چھت پر ہی،
یہودیوں کی ہی، ایک
ایکڑ کی، ایک عمارت
کو، مسلمانوں نے ،قبلہ
اوّل، مسجد اقصی بنا
رکھا ہے


8 Facts you
didn't know about
Al-Aqsa
THE HOLY MOSQUE

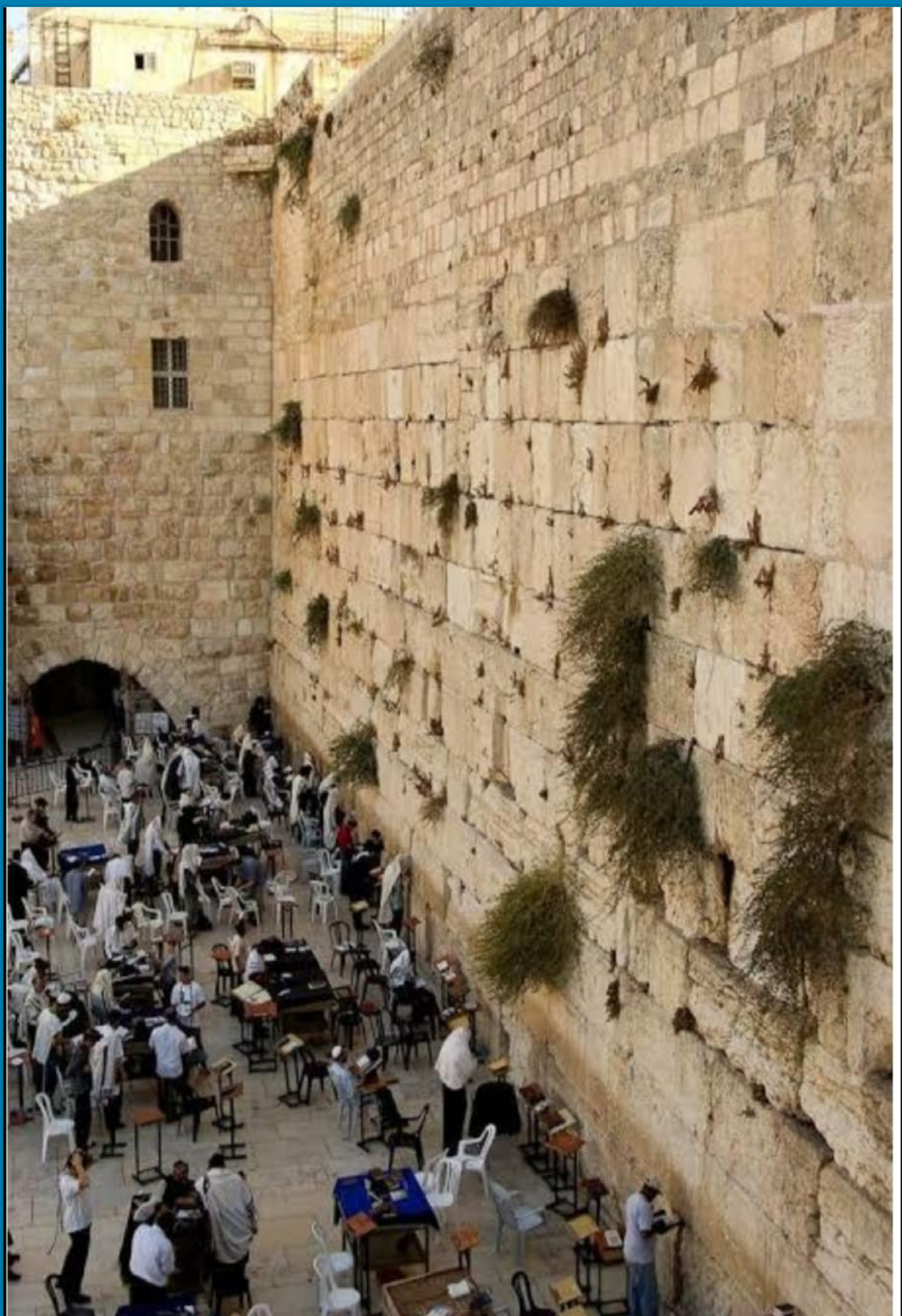



alamy
alamy

www.islamichistoryandtravel.com

www.islamichistoryandtravel.com

قبلہ اوّل کے
پچاس فٹ نیچے،
یہودی آج بھی
اپنے مندر میں،
اپنی عبادت کر
رہے ہیں



iStock
EDITORIAL USE ONLY
627675485

iStock
EDITORIAL USE ONLY

ترکی کے استنبول

میں، رومی شہنشاہ

جسٹنین اوّل کے عہد

کا، 537 عیسوی کی

تعمیر عیسائیوں ، کے

آیا صوفیہ گرجا گھر

کو ہی مسلمانوں نے،

مسجد بنا رکھا ہے

آیا صوفیہ

استنبول، ترکی میں بازنطینی یادگار

آیا صوفیہ (قدیم یونانی: Ἁγία Σοφία؛ لاطینی: Sancta Sophia یا لاطینی: Sancta Sapientia) یا سابقہ نام، **آیا صوفیہ گرجا گھر**،[3] موجودہ نام **آیا صوفیائے کبیر جامع شریفی** (ترکی زبان: Ayasofya-yı Kebir Cami-i Şerifi)،[4] استنبول میں واقع ایک تاریخی عبادت گاہ ہے جو ماضی میں یونانی راسخ العقیدہ مسیحی جامع کیتھیڈرل، رومی کاتھولک کیتھیڈرل، عُثمانی مسجد اور سیکولر میوزیم کے طور پر استعمال ہوتی تھی۔ 10 جولائی 2020ء کو صدر ترکی رجب طیب اردوغان نے حکم دیا کہ اس کو دوبارہ مسجد کے طور پر بحال کیا جائے۔[5] رومی شہنشاہ جسٹینین اول کے عہد

بحال کیا جائے۔[5] رومی شہنشاہ جسٹینین اول کے عہد میں اس کی سنہ 537ء میں تعمیر ہوئی، اس وقت یہ دنیا کی سب سے زیادہ جگہ رکھنے والی اور پہلی مکمل محراب دار چھت رکھنے والی جائے عبادت تھی۔ اسے بازنطینی فن تعمیر کا نچوڑ سمجھا جاتا ہے[6] اور کہا جاتا ہے کہ اس کی تعمیر سے "فن تعمیر کی تاریخ بدل گئی"۔[7]



آیا صوفیہ، استنبول

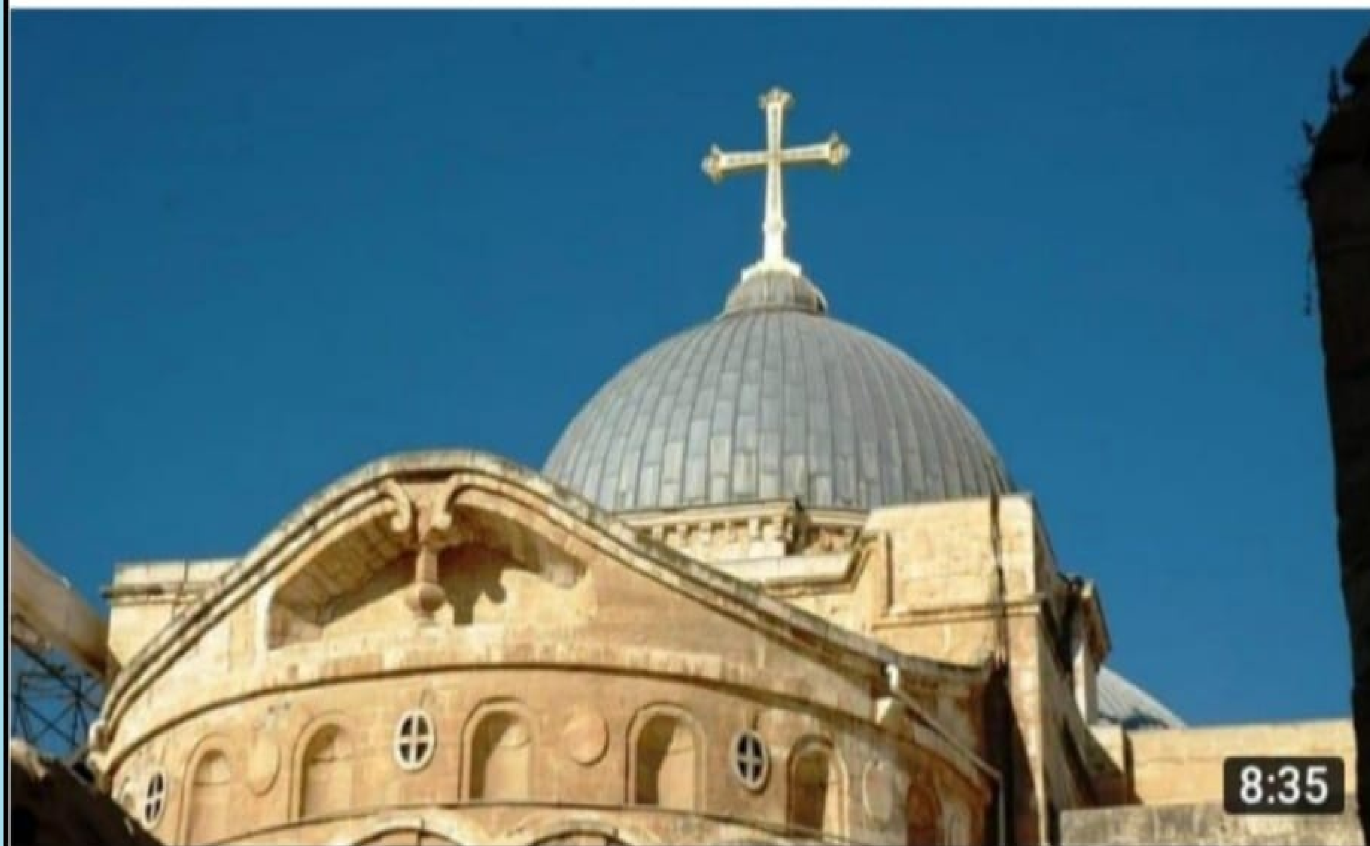


عیسائیوں کی، سب سے مقدس جگہ

جہاں پر، عیسیٰ علیہ السلام مصلوب ہوئے، جہاں پر عیسی علیہ السلام کی قبر ہے، کلیسائے مقبرہ مقدس

(CHURCH OF THE HOLY SEPULCHRE)

پر مسلمانوں نے آج بھی
قبضہ کر رکھا ہے





کلیسائے مقبرہ
مقدس کا ،تالہ
چابی آج بھی
مسلمان اپنے پاس
رکھا ہے ، جب
مسلمان چابی دیتا
ہے



https://archive.org/details/opening-the-doors-of-the-church-of-the-holy-sepulchre-720-p-hd-1762164165920-cut-1762164373508**-cut**

تب ہی عیسائیوں

کے لئے تالا کھلتا

ہے ، اور عیسائی

اپنے گرجا گھر میں

جا کر، اپنے نبی

کے قبر کے پاس

عبادت کر پاتا ہے



2:44

گرجا گھر کلیسائے
مقبرہ مقدس کے
ہی، ایک حصے پر
قبضہ کر کے،
مسلمانوں نے مسجد
بنا رکھا ہے
(مسجد عمر
یروشلم)



مسجد
عمر بن الخطاب رضى الله عنه
Mosque of Omar
ممنوع الدخول لغير المصلين
FOR PRAYERS ONLY

www.AllAboutJerusalem.com

مسجد عمر بن الخطاب
Mosque of Omar
For Prayers Only
للمصلين فقط

MadainProject
https://madainproject.com

قدیم فسطاط کا ،قلع
حصن بابلیون، رومی
سلطنت کا شہنشاہِ
شہنشاہ ٹراجان
(Emperor
Trajan) 98 کے دَور
117 عیسوی سے
عیسوی کی درمیان بنا
تھا



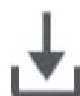
Marble bust, Glyptothek, Munich

Roman emperor

Reign	28 January 98 – 9 August 117

Trajan

Article Talk



For other uses, see Trajan (disambiguation).

"Marcus Ulpius Trajanus" and "Traianus" redirect here. For the emperor's father, see Marcus Ulpius Traianus (father of Trajan). For other uses, see Traian (disambiguation).

Trajan (/ˈtreɪdʒən/ *TRAY-jən*; born **Marcus Ulpius Traianus**, 18 September 53 – c. 9 August 117) was a Roman emperor from AD 98 to 117, remembered as the second of the Five Good Emperors of the Nerva–Antonine dynasty. He was a philanthropic

اُسی، قلع حصن

بابلیون کے اندر ہی،

چوتھی صدی

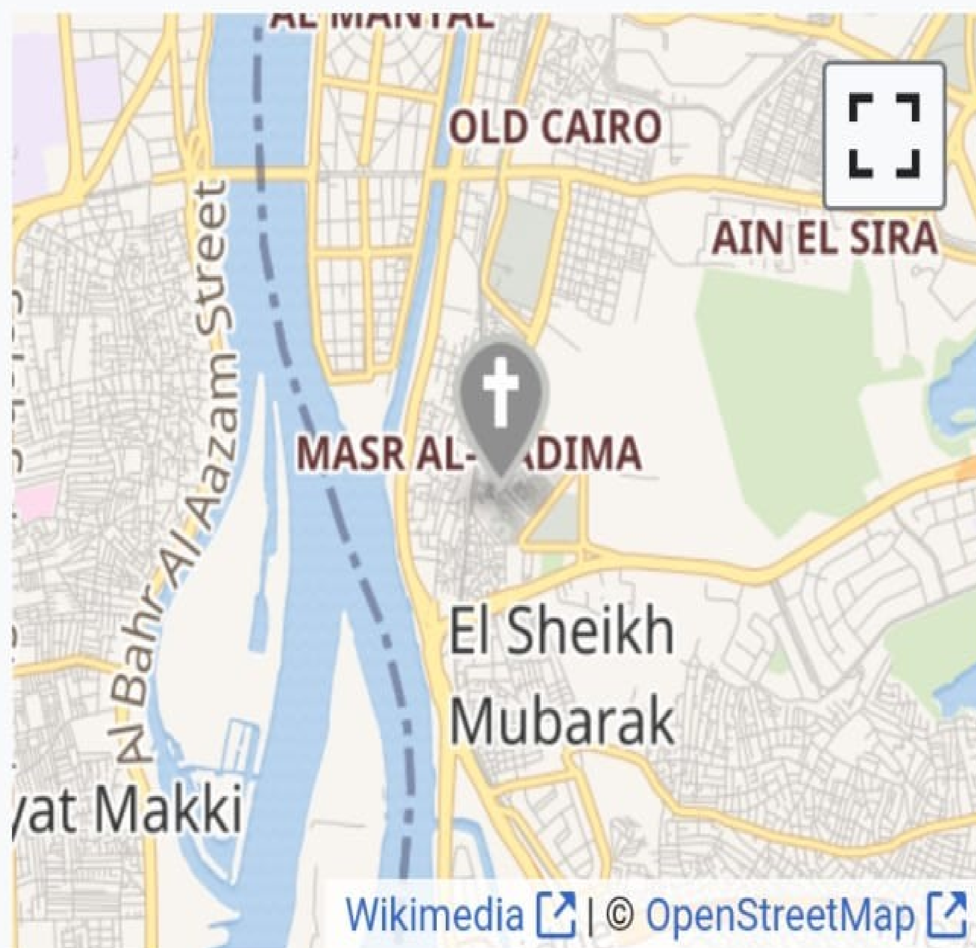
عیسوی میں، چرچ

آف سینٹ سرجیوس

اور بچی ہوئی مریم،

نام کا گرجا گھر بنا

Saint Sergius & Saint Bacchus Church, 2015



 30.0058°N 31.2307°E

Location	Babylon Fortress, Coptic Cairo
Country	 Egypt
Denomination	Coptic Orthodox Church

چرچ آف سینٹ
سرجیوس اور بچی ہوئی
مریم، گرجا گھر کے
اندر، اُسی کے دس
میٹر، 33 فِٹ نیچے،
ایک غار موجود ہے،
جس میں درجنوں
عیسائی عبادت کر
سکتے ہیں



Saint Sergius & Saint Bacchus Church, 2015

4. سب سے اہم حصہ: مقدس غار (The Crypt)

- مذہبی روایت: یہ چرچ کی سب سے خاص اور مقدس ترین جگہ ہے۔ قبطی روایات کے مطابق، یہ وہ مقام ہے جہاں حضرت مریم، حضرت یوسف اور ننھے حضرت عیسیٰ نے مصر میں اپنی پناہ گزینی کے دوران قیام کیا۔
- ساخت: غار چرچ کے نیچے تقریباً 10 میٹر (33 فٹ) گہرائی میں واقع ہے۔
- دریا کا اثر: نیل دریا کی سطح بلند ہونے پر یہ غار اکثر زیرِ آب آ جاتی ہے، جس کی وجہ سے اس کی تاریخی اہمیت میں مزید اضافہ ہوتا ہے۔

قدیس سرجیوس و باخوس گرجا گھر

قدیس سرجیوس و باخوس گرجا گھر (عربی: كنيسة القديسين سرجيوس وباخوس) مصر کا ایک گرجا گھر جو محافظہ قاہرہ میں واقع ہے۔[1]

قدیس سرجیوس و باخوس گرجا گھر	
ϯⲈⲔⲔⲖⲎⲤⲒⲀ ⲚⲦⲈ ⲚⲒⲀ̅ⲅ̅ ⲤⲈⲢⲄⲒⲞⲤ ⲚⲈⲘ ⲂⲀⲬⲞⲤ ϦⲈⲚ ⲠⲒⲤⲠⲈⲖⲈⲰⲚ	
فائل:File:Cairo, chiesa di san sergio 01.JPG Saint Sergius & Saint Bacchus Church, 2015	
مقام	Babylon Fortress, قبطی قاہرہ
ملک	مصر

Saints Sergius and Bacchus Church

Article Talk






For the church in Constantinople which was also called Church of Saints Sergius and Bacchus, see Little Hagia Sophia.

Saints Sergius and Bacchus Church (Coptic: ϯⲉⲕⲕⲗⲏⲥⲓⲁ ⲛ̀ⲧⲉ ⲛⲓ⳥ ⲥⲉⲣⲅⲓⲟⲥ ⲛⲉⲙ ⲃⲁⲭⲟⲥ ϧⲉⲛ ⲡⲓⲥⲡⲉⲗⲉⲱⲛ, *The Church of Martyrs Sergius and Bacchus in The Cave*) (Arabic: كنيسة القديسين سرجيوس و باخوس (أبو سرجة)), also known as the **Abu Serga Church**, is one of the oldest Coptic Christian churches in Egypt, dating back to the 4th century.[1]

اُموی سلطنت کے

کمانڈر، نسطوری

عیسائی، عمرو بن

العاص نے ، قلع حصن

بابلیون سے ،آدھا

کلومیٹر فاصلے پر، اُس

وقت کی ایک گرجا

گھر، یونیورسٹی بنوائی

پہلے اُس گرجا گھر

یونیورسٹی کا نام

جامع عمرو بن

العاص تھا، اِس

جامع کا، الگ الگ

ادوار میں، کئی

مرتبہ توسیع ہوئی



جامع عمرو بن العاص، فسطا...

جامع عمرو بن العاص نے اپنی تاریخ میں کثیر تعمیر نو اور توسیع دیکھی ہے، جس کی وجہ سے موجودہ ساخت میں اصل کے بہت کم آثار باقی ہیں۔

دور	تفصیل
ابتدائی ساخت (642ء)	یہ ابتدائی طور پر ایک بہت ہی عاجزانہ اور سادہ عمارت تھی، جس کا رقبہ تقریباً 30x50 میٹر (تقریباً 17x29 میٹر) تھا۔ اس کی چھت کھجور کے تنوں اور پتوں سے سہارا دی گئی تھی، اور فرش بجری کا تھا۔ اس میں کوئی مینار یا محراب نہیں تھی۔
اموی دور (673ء - 711ء)	گورنر مسلمہ بن مخلد انصاری نے اس کا رقبہ دو گنا کر دیا اور چار مینار شامل کیے۔ بعد میں عبد العزیز بن مروان نے بھی توسیع کی۔

قدیم فسطاط میں،

جب نسطوری

عیسائی عمرو بن

العاص نے ، بڑا

گرجا گھر بنوا دیا

تو

تو چوتھی صدی
عیسوی کے، چرچ آف
سینٹ سرجیوس گرجا
گھر کے، تمام قدیم
پارچمنٹ (جانوروں کے
کھالوں پر لکھی
تحریریں) مخطوطات
نئے، گرجا گھر میں
منتقل کرا دیا

اُسی جامع
(یونیورسٹی) عمرو
بن العاص گرجا گھر
کو، مسلمانوں لُوٹ
کر قبضہ کر لیا اور
اُسے آج جامع مسجد
عمرو بن العاص
لکھتے ہیں

نسطوری عیسائی،
عمرو بن العاص
عیسائی تھے ، جسے
لُوٹ کر مسلمانوں نے
مسلمان بنا دیا ہے ،
عالمی محکمہ آثار
قدیمہ کو، تمام ثبوت
دستیاب ہو گئے ہیں

تمام بنو امیہ، امیر

معاویہ سے لے کر

مروان الثانی ابن

محمد 750 عیسوی

تک، نسطوری

عیسائی تھے ،

مسلمان نہیں

اموی خلافت	
خلیفہ	راج کرنا
معاویہ اول ابن ابی سفیان	28 جولائی 661 - 27 اپریل 680
یزید اول بن معاویہ	27 اپریل 680 - 11 نومبر 683
معاویہ ثانی ابن یزید	11 نومبر 683 تا جون 684
مروان اول ابن الحکم	جون 684-12 اپریل 685
عبد الملک بن مروان	12 اپریل 685 - 8 اکتوبر 705
الولید اول ابن عبد الملک	8 اکتوبر 705 - 23 فروری 715
سلیمان بن عبد الملک	23 فروری 715 - 22 ستمبر 717

سلیمان بن عبد الملک	23 فروری 715 - 22 ستمبر 717
عمر ثانی بن عبد العزیز	22 ستمبر 717 - 4 فروری 720
یزید ثانی ابن عبد الملک	4 فروری 720 - 26 جنوری 724
ہشام بن عبد الملک	26 جنوری 724 - 6 فروری 743
الولید ثانی ابن یزید	6 فروری 743 - 17 اپریل 744
یزید سوم ابن الولید	17 اپریل 744 - 4 اکتوبر 744
ابراہیم بن الولید	4 اکتوبر 744 - 4 دسمبر 744
مروان ثانی ابن محمد	4 دسمبر 744 - 25 جنوری 750

امیرمعاویہکو، پہلی

مرتبہ امیرالمومنین لکھا

گیا، امیر معاویہ کو،

عرب کے پہاڑوں پر

امیرالمومنین لکھا ہوا،

کتبہ

inscription

دستیاب ہو گیا ہے

"امیر المؤمنین" کے لقب سے یاد کیا گیا ہے۔

یہاں اس نقش کی مکمل تفصیل پیش ہے:

امیر معاویہ کا 'امیر المؤمنین' کا نقش (Inscription)

1. نقش کا مقام اور تعارف

- مقام: یہ نقش (کتبہ) حجاز کے علاقے، خاص طور پر طائف کے قریب ایک جگہ پر دریافت ہوا تھا۔
- نوعیت: یہ نقش ایک ڈیم (بند/سد) کی چٹانی دیوار پر کندہ ہے۔
- زمانہ: اس نقش پر تاریخ **58** ہجری **(677/678** عیسوی) درج ہے، جو امیر معاویہ کی وفات (60 ہجری) سے صرف دو سال پہلے کا ہے۔

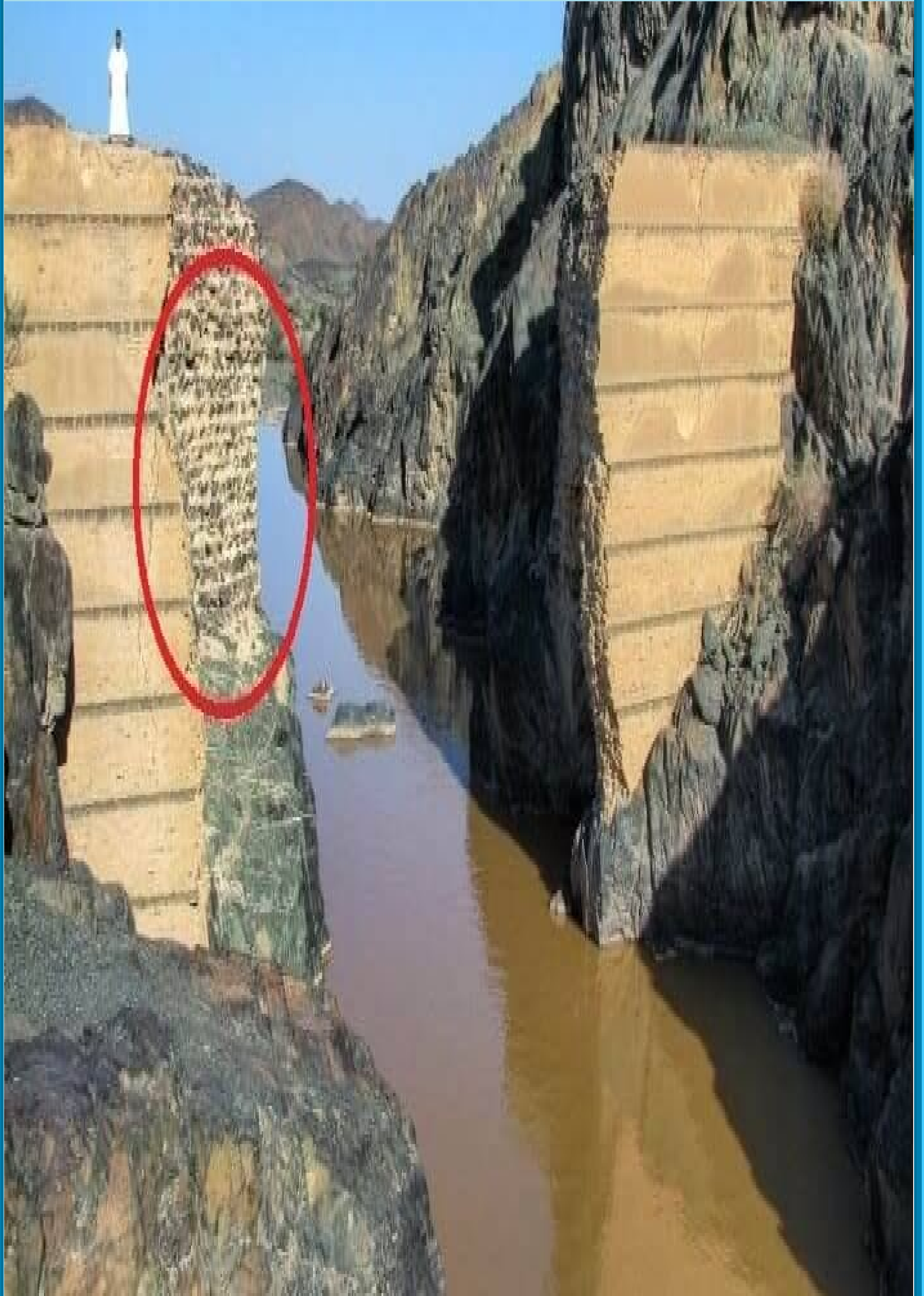
وہ یہاں دستیاب ہے:



Inscription of Muawiyah I as Amir alMu'minin on Ta'if dam

یہ تصویر طائف (سعودی عرب) کے قریب واقع ڈیم پر موجود امیر المؤمنین معاویہ بن ابی سفیان کے نقش کی ہے، جس پر تاریخ 58 ہجری کندہ ہے۔

سعودی عرب کے علاقے
حجاج کے وادی خناق
میں، امیر معاویہ کا ڈیم
سد معاویہ
(Muawiyah Dam)
یا سد سِیسَد (Saiysad
Dam) طائف سے
تقریباً 12 کلومیٹر جنوب
مشرق میں











https://archive.org/details/720-p-hd_20251104

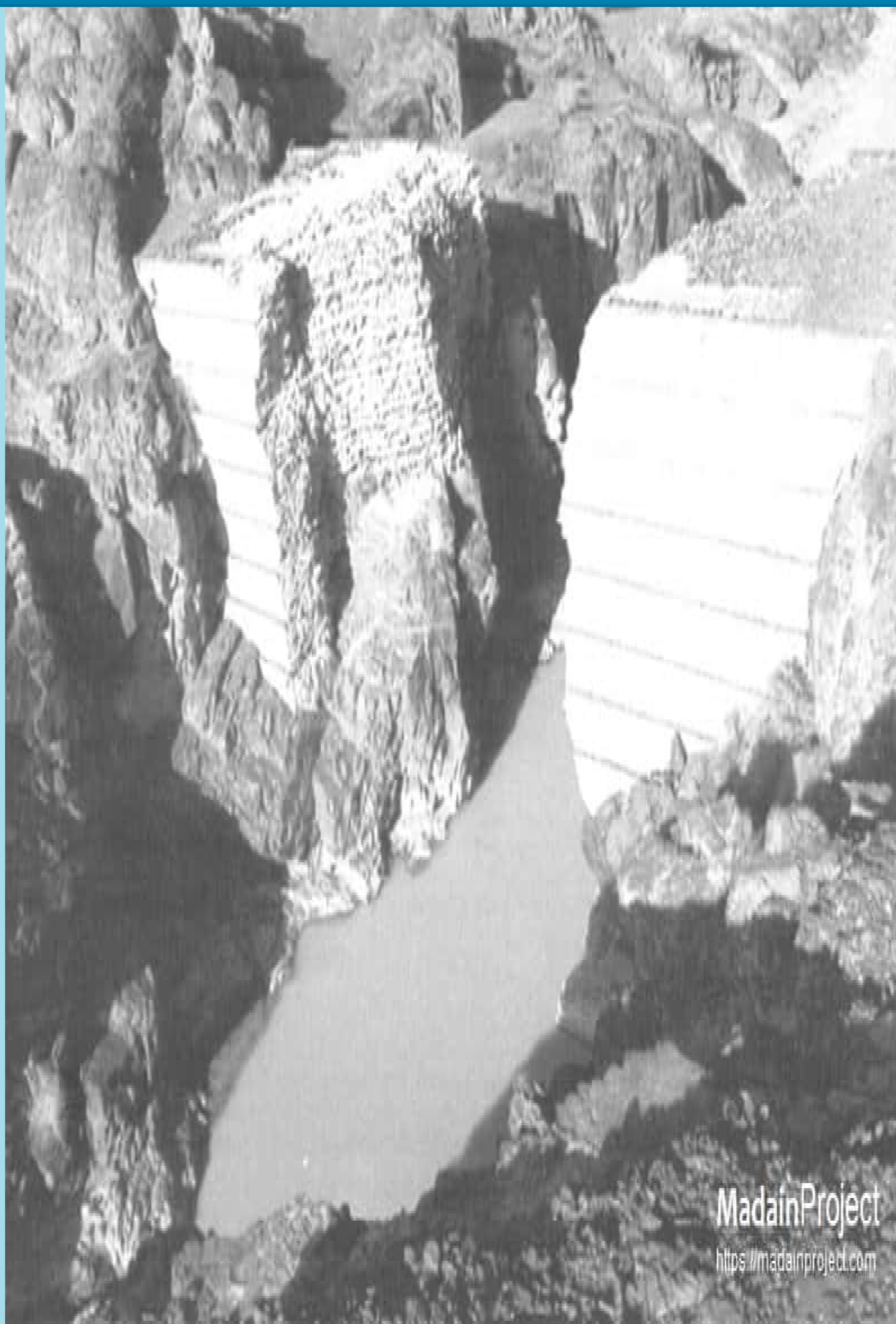
امیر معاویہ کا دسرا
ڈیم، سد الخناق
(Sadd al-
Khanaq) مدینہ
منورہ کے مشرق
میں، پندرہ کلومیٹر
کے فاصلے پر، وادی
الخناق میں ہے

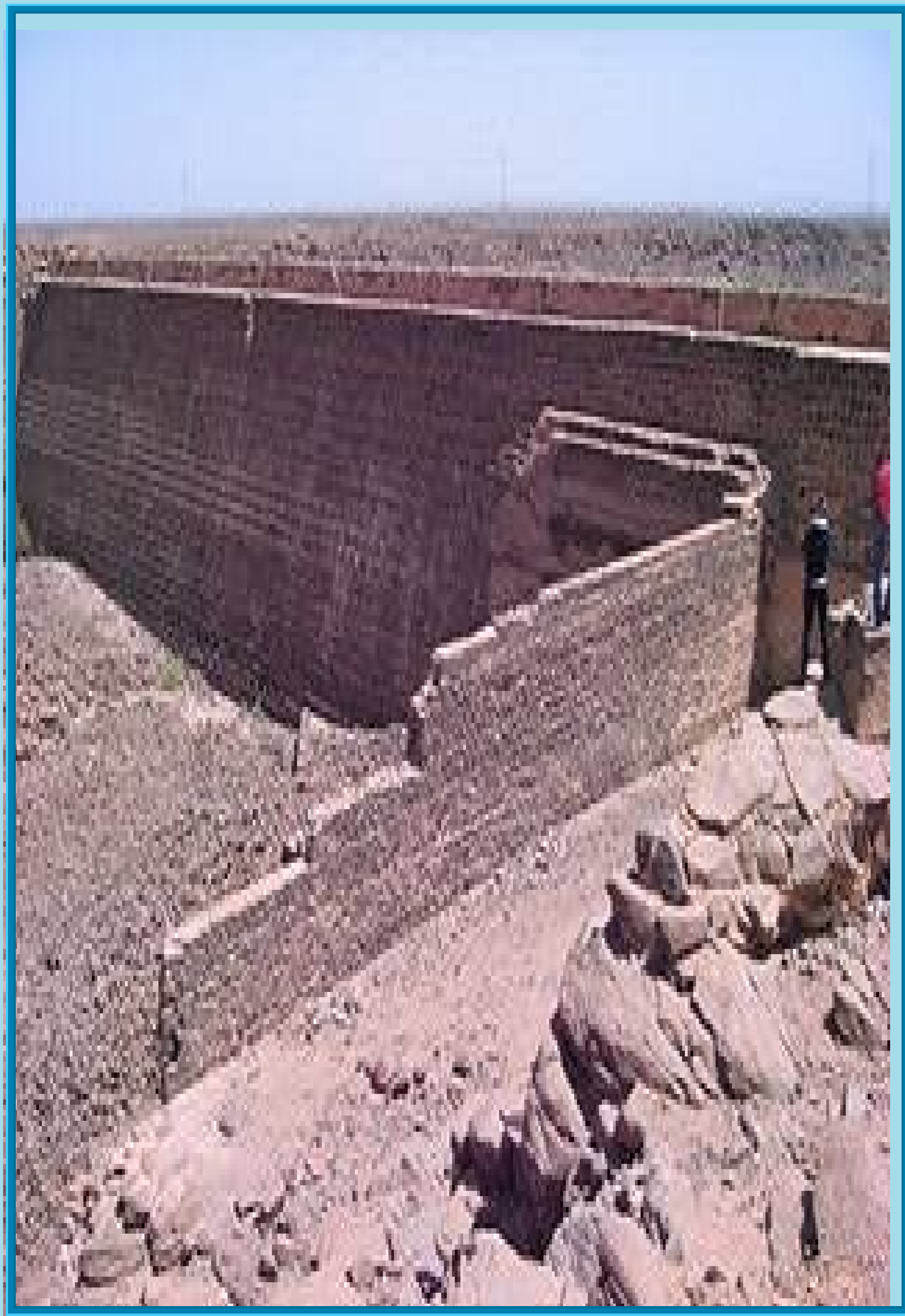


بسم الله الرحمن الرحيم
هذا السد لعبد الله
معوية امير المومنين
اللهم بارك له فيه رب
السموت والارض
بنه ابو رداد مولى
عبد الله بن عباس بحو
ل الله وقوته
وقام عليه كثير بن
الصلت وابو موسى

MadainProject
https://madainproject.com


MadainProject
https://madainproject.com


MadainProject
https://madainproject.com



عالمی محکمہ آثار قدیمہ اور تاریخی کتب کو دستیاب ہونے والے کچھ اہم کام یہ ہیں:

1. مساجد کی تعمیر و توسیع

- جامع مسجد کوفہ کی تعمیرِ نو اور توسیع: حضرت معاویہؓ کے دور میں کوفہ کی چھاؤنی کے وسط میں ایک عظیم الشان مسجد (جامع مسجد کوفہ) کی تعمیر اور تزئین و آرائش پر خصوصی توجہ دی گئی، جس میں پتھروں کا استعمال کیا گیا۔
- قدیم مساجد کی مرمت: انہوں نے پرانی مساجد کی از سر نو تعمیر و مرمت، توسیع اور تزئین و آرائش کا کام بھی کرایا۔

- اڈیسہ (Odessa) کے چرچ کی تعمیرِ نو: تاریخی حوالوں کے مطابق 679ء میں ایک زلزلے کے سبب اوڈیسہ کا چرچ ٹوٹ گیا تھا تو امیر معاویہؓ نے سرکاری خرچ سے اس کی تعمیرِ نو کروائی، جو ان کے روادارانہ طرز حکمرانی کی عکاسی کرتا ہے۔

2. محل اور رہائشی عمارات

- قصر الخضرا (Khadrā' Palace): دمشق میں ان کا رہائشی محل، جو قصر الخضرا کے نام سے جانا جاتا تھا، تعمیر کروایا گیا تھا۔ یہ اس دور میں رہائشی محلات کی تعمیر کا ایک نیا سلسلہ شروع کرنے کا مظہر تھا، جو شاہانہ طرزِ تعمیر کی طرف جھکاؤ ظاہر کرتا ہے۔

3. آبی نظام اور نہریں (Water Infrastructure)

- نہری نظام: انہوں نے صرف ڈیم ہی نہیں بنوائے بلکہ نہروں کے ایک منظم نظام کے ذریعے سینکڑوں مربع میل اراضی کو آباد کیا، جس سے زراعت کو زبردست فروغ حاصل ہوا۔
- نہر معقل کی دوبارہ کھدائی: بصرہ میں حضرت عمرؓ کے زمانے میں کھودی گئی نہر معقل کو دوبارہ کھدوا کر آبپاشی کے قابل بنایا گیا۔
- مدینہ کے قریب نہریں: مدینہ کے قرب و جوار میں متعدد نہریں کھدوائی گئیں تاکہ اناج اور پھلوں کی پیداوار میں اضافہ ہو سکے۔ ان کی بعض جاگیروں (Estates) میں بھی پانی کی نہریں کھدوائی گئیں، جن کا ذکر تاریخی ذرائع میں ملتا ہے۔

4. دیگر انتظامی اور ڈھانچہ جاتی اصلاحات

اگرچہ یہ براہ راست آثار قدیمہ (Archeological Structures) نہیں ہیں، لیکن امیر معاویہؓ کے دور میں کئی ایسے ادارے قائم ہوئے جو اس دور کی حکومتی ڈھانچے کی ترقی کی نشاندہی کرتے ہیں:

- دیوان الخاتم **(Department of the Seal):** اس محکمہ کو قائم کیا تاکہ سرکاری دستاویزات کی جعل سازی کو روکا جا سکے، جس کے ذریعے احکام پر مہر لگانے اور حکم کی نقل دفتر میں محفوظ رکھنے کا طریقہ شروع ہوا۔

- بہتر ڈاک کا نظام (Diwan al-Barīd): ڈاک کے نظام کو بہتر بنایا اور اس میں اصلاحات کیں۔
- بحری بیڑے کی ترقی: قبرص کی فتح کے بعد بحری بیڑے کو مزید مستحکم بنایا اور مصر و شام کے ساحلی مقامات پر جہاز سازی کے کارخانے (Shipyards) قائم کیے۔

یہ تمام کام، جن میں دو قدیم ڈیم سب سے زیادہ ٹھوس آثار قدیمہ کے طور پر باقی ہیں، امیر معاویہؓ کے دور میں حکومتی ترقی اور عوامی فلاح و بہبود کے عزم کی نشاندہی کرتے ہیں۔

سعودی عرب کا علاقہ
حجاز امیر معاویہ سے
پہلے ، ڈاکوؤں کا علاقہ
تھا، بڑے بڑے ڈاکو
قبیلے رہتے تھے ،
جیسے بنو غفار، بنو
عُضال اور بنو قَرہ
وغیرہ وغیرہ

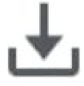
- عمومی قبائلی طرزِ زندگی: اس دور میں بہت سے بدوی قبائل کا بنیادی ذریعہ معاش ہی قافلوں کو لوٹنا تھا کیونکہ زمین بنجر تھی اور وسائل کی کمی تھی۔
- بنو غفار کا حوالہ: بنو غفار قبیلے کا ذکر رہزنی کے حوالے سے خاص طور پر آتا ہے، کیونکہ اس قبیلے کے ایک فرد حضرت ابو ذر غفاریؓ اسلام قبول کرنے کے بعد ایک عظیم صحابی بنے اور ان کی سوانح عمری میں ان کے قبیلے کا سابقہ پیشہ (رہزنی) واضح طور پر بیان کیا گیا ہے، جس کی وجہ سے یہ بات نمایاں ہو گئی۔
- دیگر مشہور رہزن: بنو غفار کے علاوہ بھی ایسے گروہ اور افراد موجود تھے جنہیں ڈاکو یا رہزن کے طور پر جانا جاتا تھا۔ مثال کے طور پر، بعض تاریخی روایات میں ان افراد کا ذکر ملتا ہے جنہوں نے بعد میں توبہ

اُنہیں کی اولادوں
میں، ابو ذر غفاری
تھے، جن کی قبر دَربِ
زبیدہ سے متصل،
مدینے کے مشرقِ
میں، 170 کلومیٹر
کے فاصلے پر مقام
رَبذَہ میں ہے

اُس وقت، ایشیائی
ممالک سے ، جو
راستہ پیدل، یمن
ہوتے ہوئے مصر
اور فلسطین جاتا تھا
حجاز، راستے میں
پڑتا تھا

شاہراہ بخور





شاہراہ بخور (انگریزی: Incense trade route) بڑے زمینی اور سمندری تجارتی راستوں کا ایک قدیم جال تھا جو بحیرہ روم دنیا کو بخور (اگر بتی)، مصالحہ اور دیگر پرتعیش سامان کے مشرقی اور جنوبی ذرائع سے جوڑتا تھا۔ یہ بحیرہ روم سے شروع ہوتا تھا اور شمال مشرقی افریقا اور جزیرہ نما عرب سے ہوتے ہوئے سرزمین شام اور مصر کی بندرگاہوں، ہندوستان اور اس سے آگے تک پھیلا ہوا تھا۔



Incense trade route

Article Talk



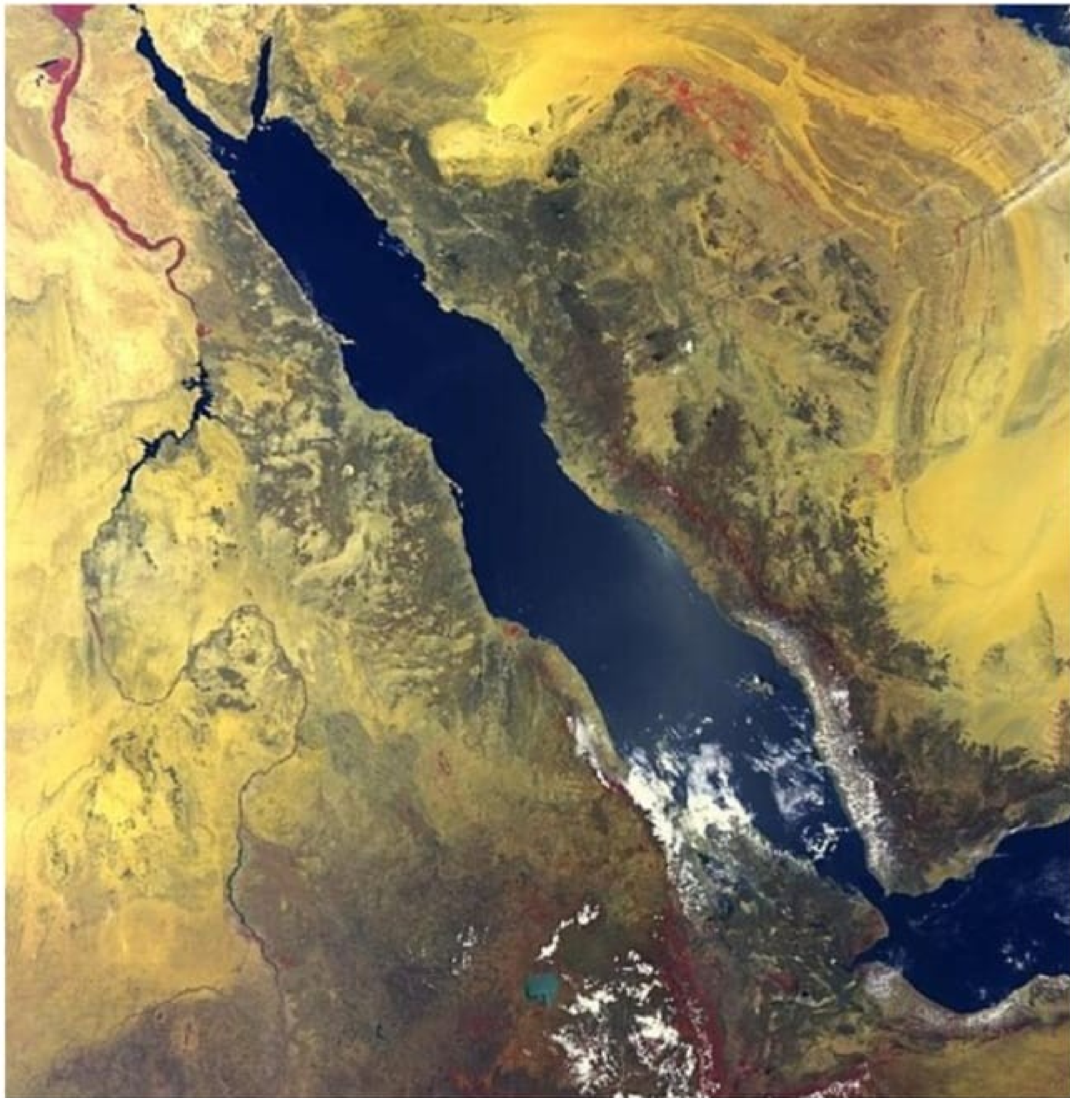






The **incense trade route** was an ancient network of major land and sea trading routes linking the Mediterranean world with eastern and southern sources of incense, spices and other luxury goods, stretching from Mediterranean ports across the Levant and Egypt through Northeast Africa and Arabia — through both the sea and the land along the Red Sea— to India and beyond. These routes collectively served as channels for the trading of goods such as Arabian frankincense and myrrh;[1] Indian spices, precious stones, pearls, ebony, silk and fine textiles;[2] and from

slaves.[2][3] The incense land trade from South Arabia to the Mediterranean flourished between roughly the 3rd century BC and the 2nd century AD.[1]



Satellite view of the Red Sea and adjacent lands. The incense trade, connecting the Mediterranean world to the incense-producing lands, depended heavily on navigation along the Red Sea.


MEDITERRANEAN SEA
Damascus
Alexandria
Ashcelon
Gaza
El-Arish
Petra
Teima
Dedan
Leuce Come
Yathrib
RED SEA
Syagrus
Ma'in
Marib
Timna


area of detail
Nineveh
Mediterranean Sea
Damascus
MESOPOTAMIA
Gaza
Petra
Eilat
EGYPT
El-Ola (Dedan)
Nile River
Red Sea
ARABIA
DHOFAR
Ma'in
Marib
SHEBA
Timna
Shabwa
HADHRAMAUT
Gulf of Aden
0
750 mi.
0
1000 km.


Asia Minor
Pamphylia
Lycia
Rhodes
Crete
Cyprus
Antioch
Aleppo
Ecbatana
Paphos
Palmyra
Mediterranean
(Not for sailing in winter)
Damascus
Parthia
Tigris
Babylon
Caes. M.
Bostra
70 days
to Rome
25 days
from Rome
Gaza
Wadi Sirhan
Euphrates
Philia
Charax
Alexandria
Petra
Grain
Dumah
(Jawf)
Memphis
Aela
India trade
Egypt
Tayma
Persian Gulf
Gerrha
Leuke
Kome ?
Hegra (Medain
Saleh)
Coptos
Myos
Hormos
Omana?
Red
Sea
Yathrib (Medina)
Berenice
Arabian
Desert
Nilo
Mecca
Incense Road
Ancient sources: Periplus
of the Erythraean Sea,
Pliny's Natural History,
Strabo's Geography,
Lucian's Navigium, Acts 27.
Happy Arabia
Incense
Moscha
Winter
Hadramaut
Saba
(Marib)
Key:
Combined products on land
Combined products on sea or river
Shabwa
Timna
Qana
India trade
Myrrh
Muza
Ocelis
Aden
Dioscorida
Major Near Eastern trade routes
in the Roman period, ca. 70 AD
Avalites
Incense
Malao
Myrrh
500 miles

یمن سے مصر اور
فلسطین اور شام تک
جانے والا، خشکی کا
راستہ، دراصل شاہراہ
بخور (Incense
Route) کا حصہ
تھا، جو قدیم زمانے
سے ہی قائم تھا

یہ تمام قبائل حجاب
میں، تجارتی قافلے
لُوٹتے تھے،
نسطوری عیسائی
امیر معاویہ نے ، اُس
راستے کو ڈاکوؤں
سے محفوظ بنا دیا
تھا

لہذا نسطوری

عیسائی حکمران،

امیر معاویہ کو،

امیرالمومنین کا

خطاب، اُس وقت

ملا تھا

خلافتِ بنو امیہ

کے

یہ سِکّے

پینکیسے کوئی

ثابت کرے گا کہ

یہ مسلمان تھے ؟





















یہ امیر معاویہ کے
داہنے ہاتھ ہیں
عقبہ بن نافع
شمالی افریقی ممالک
میں، چوراہوں پر
مُجسّمے لگے ہیں،
کون ثابت کرے گا کہ
یہ مسلمان تھے؟




gettyimages
25



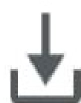
عقبہ بن نافع

(عربی میں: عقبة بن نافع الفهري)



عقبہ بن نافع کا مجسمہ

عقبہ بن نافع

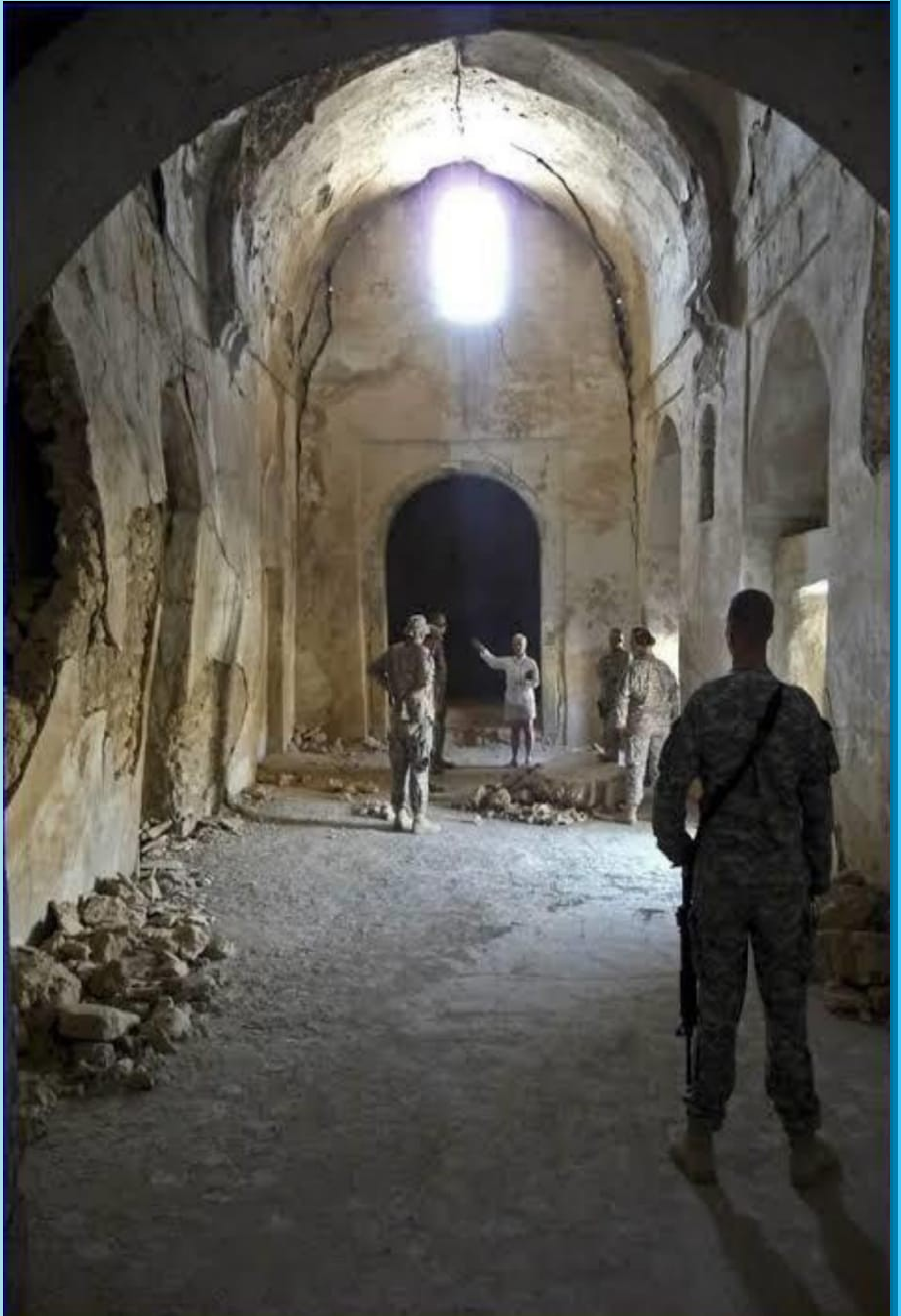
اس مضمون کی ویکائی کی ضرورت ہے تاکہ یہ ویکیپیڈیا کے اسلوب تحریر سے ہم آہنگ ہو سکے۔ براہ کرم | مزید تفصیلات

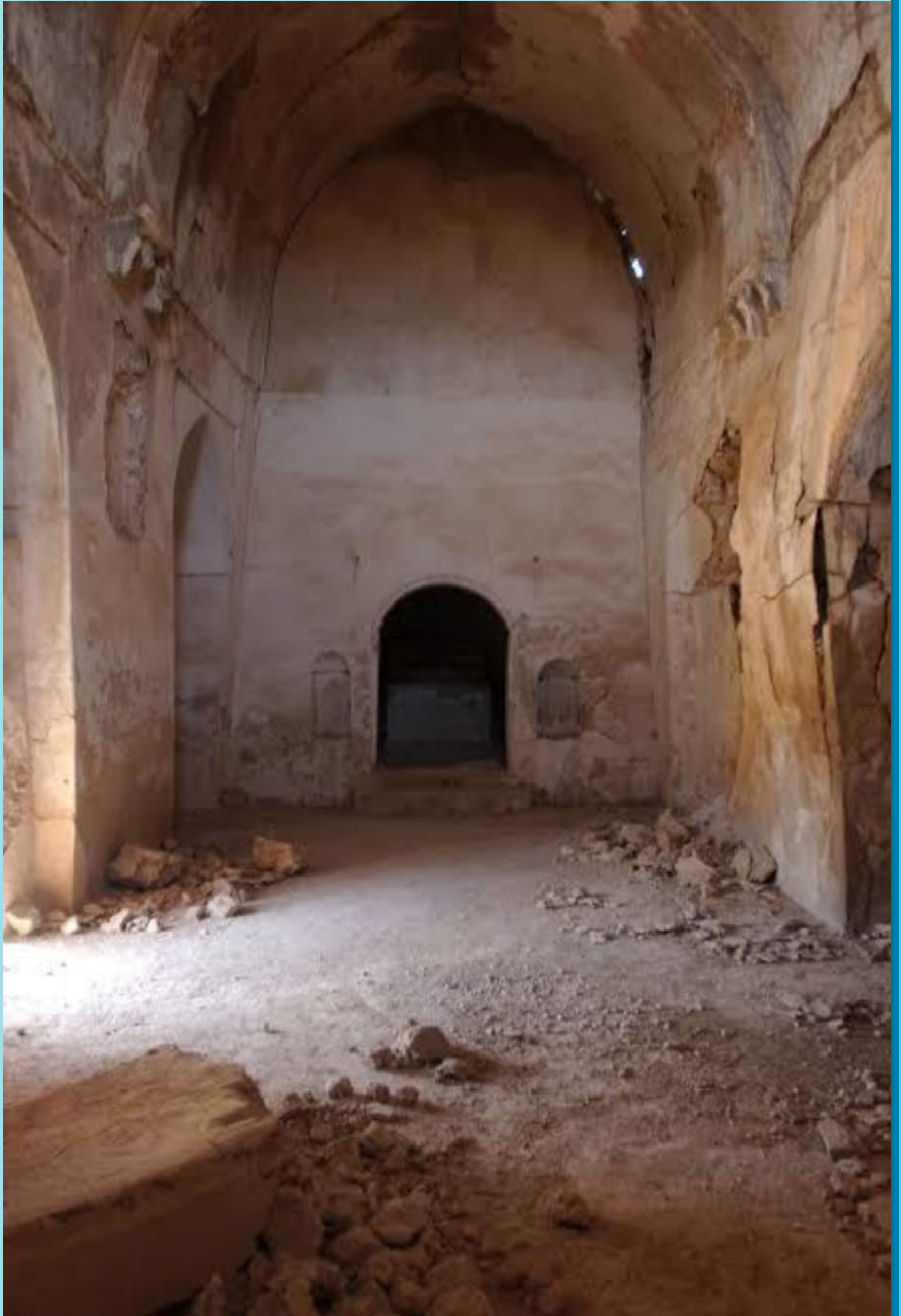
عقبہ بن نافع (عربی: عقبة بن نافع) (پیدائش 622ء مکة سعودی عرب) بنو امیہ کے جرنیل تھے جنھوں نے مغرب (موجودہ مغربی الجزائر اور مراکش) میں اسلامی فتوحات کا آغاز کیا۔

عقبہ بن نافع

قدیم عراق میں،
بین النہرین کا
مشرقی چرچ،
سلیوسیہ-
قطیسفون میں
تھا

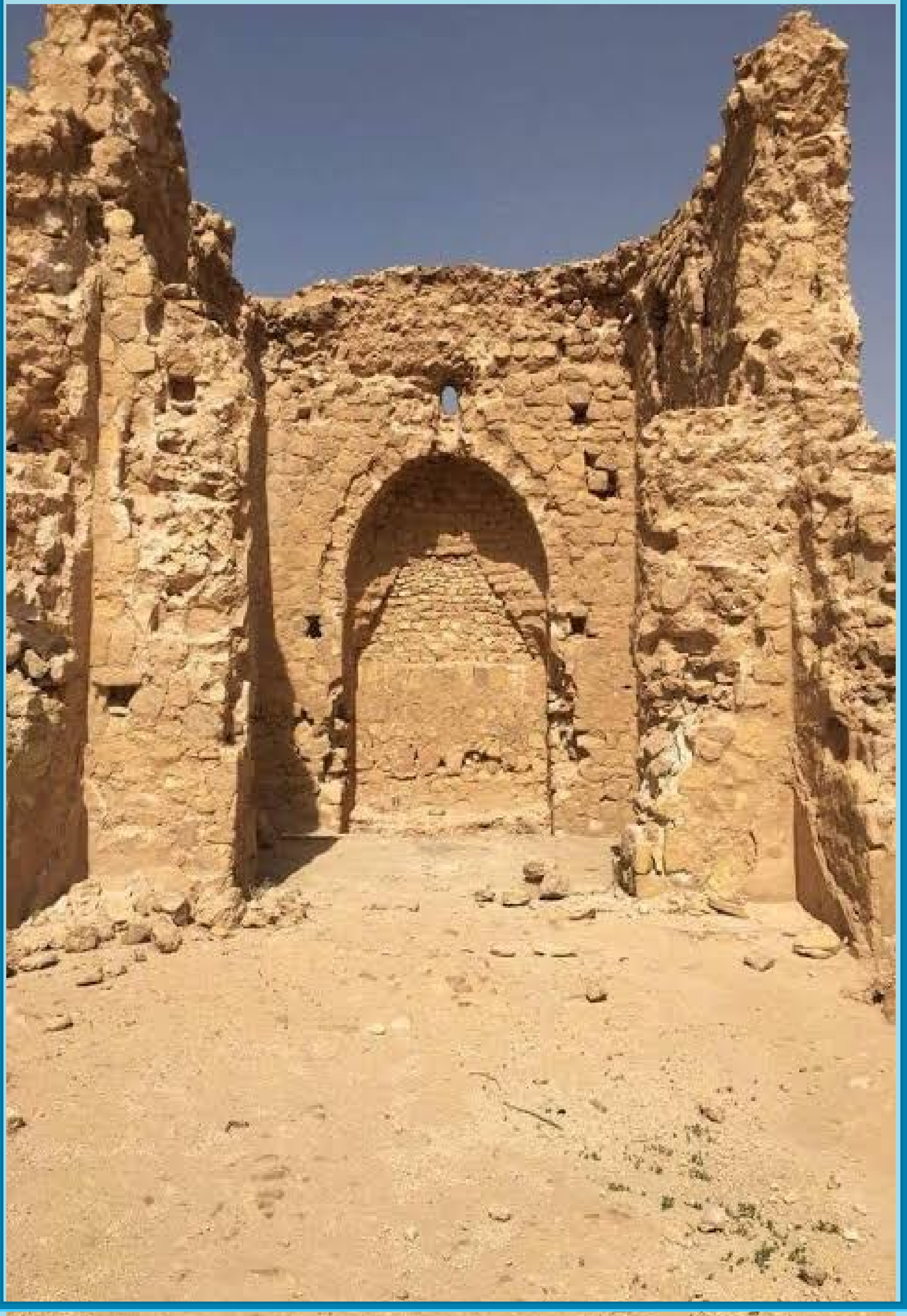
UPPER ROOM





BBC NEWS

ܗܘܡܕܐ ܕܡܪܝ ܒܗܢܡ . ܢܝܢܘܐ
ܡܥܠܘܬܐ ܕܝܘܚܢܢ ܕܒܪܐ

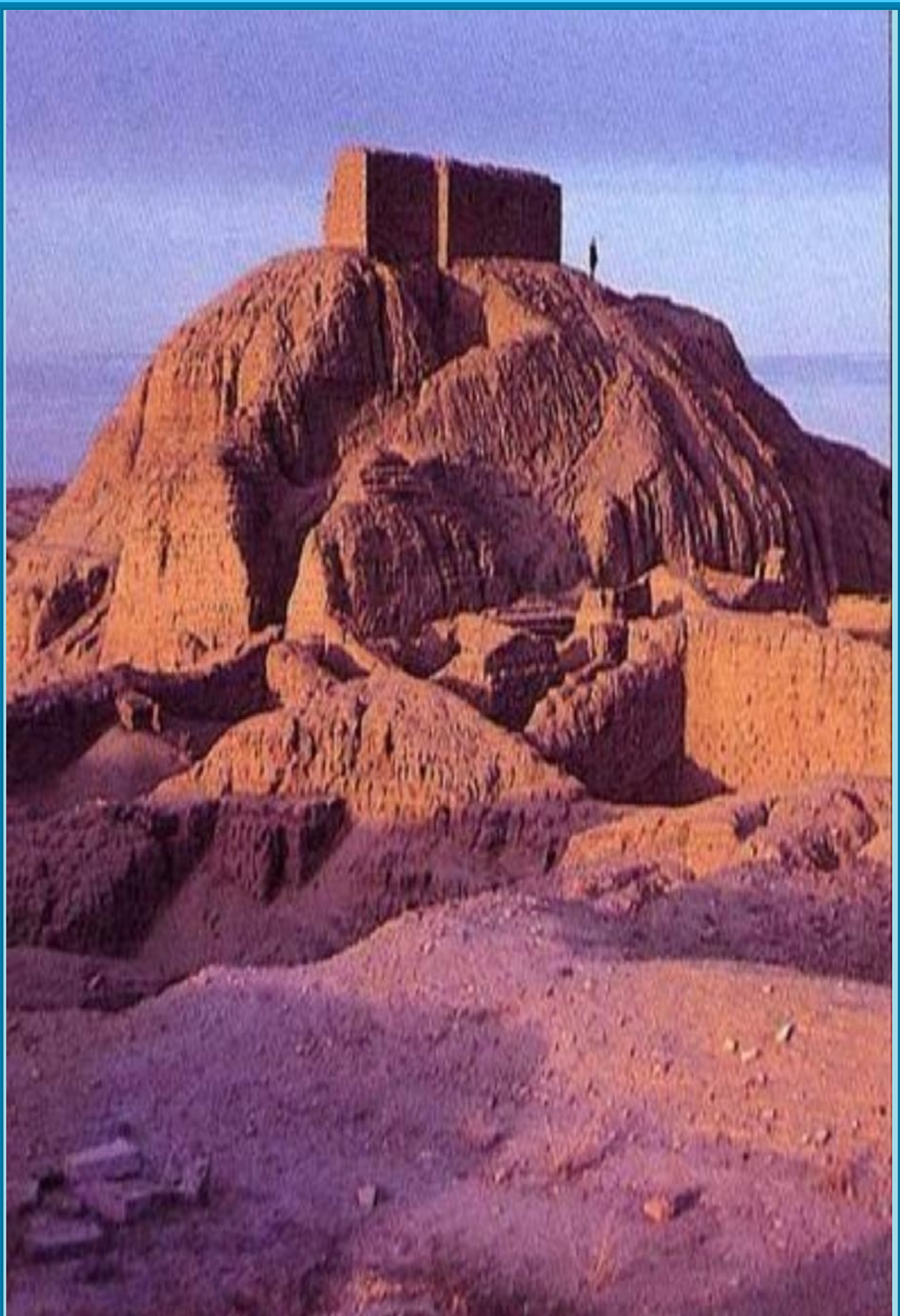


عراق میں قدیم گرجا
گھروں کے کھنڈرات آج
بھی موجود ہیں، کوخے
کا گرجا گھر

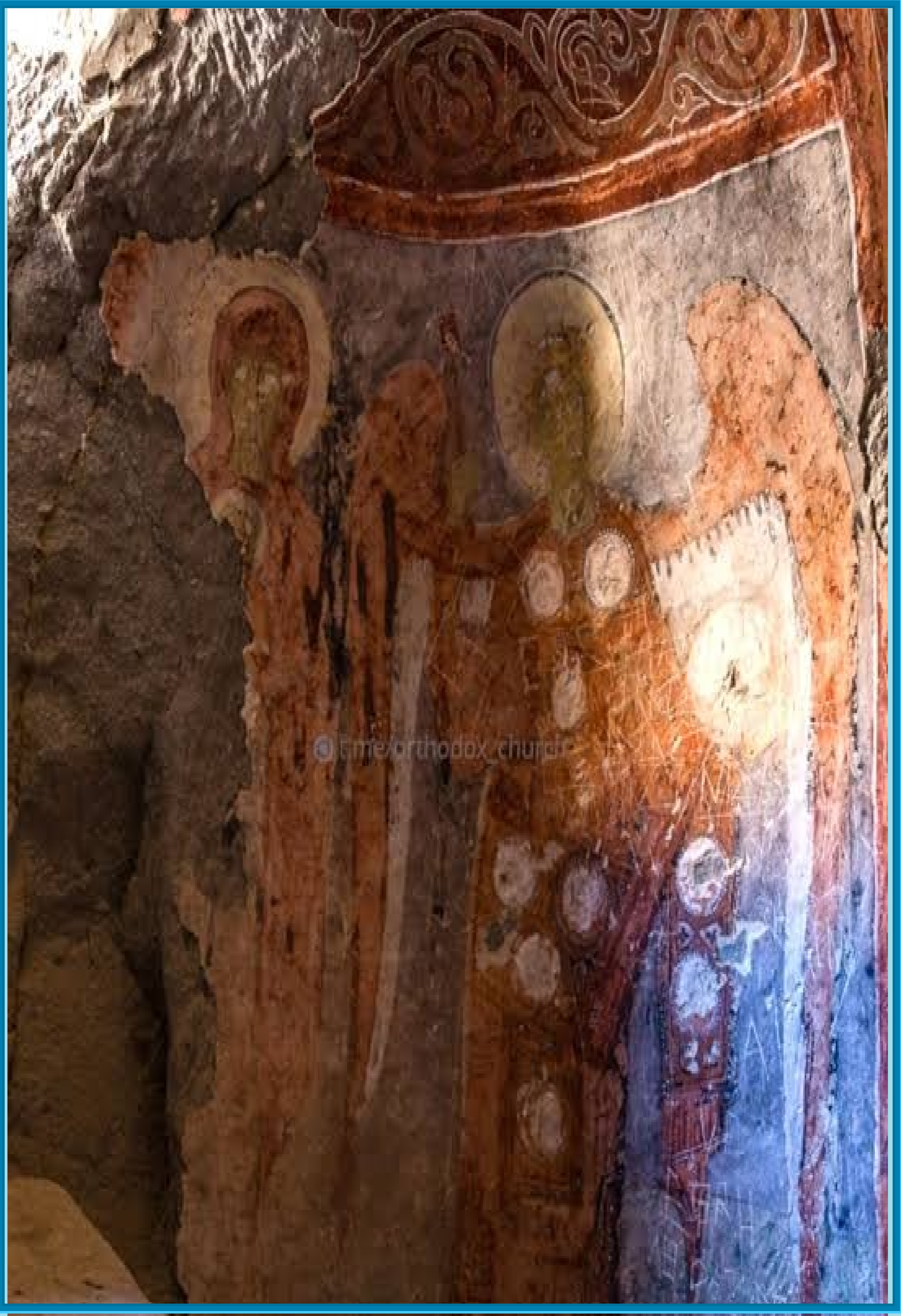
Church of Kokhe
/ Kokhe
Cathedral

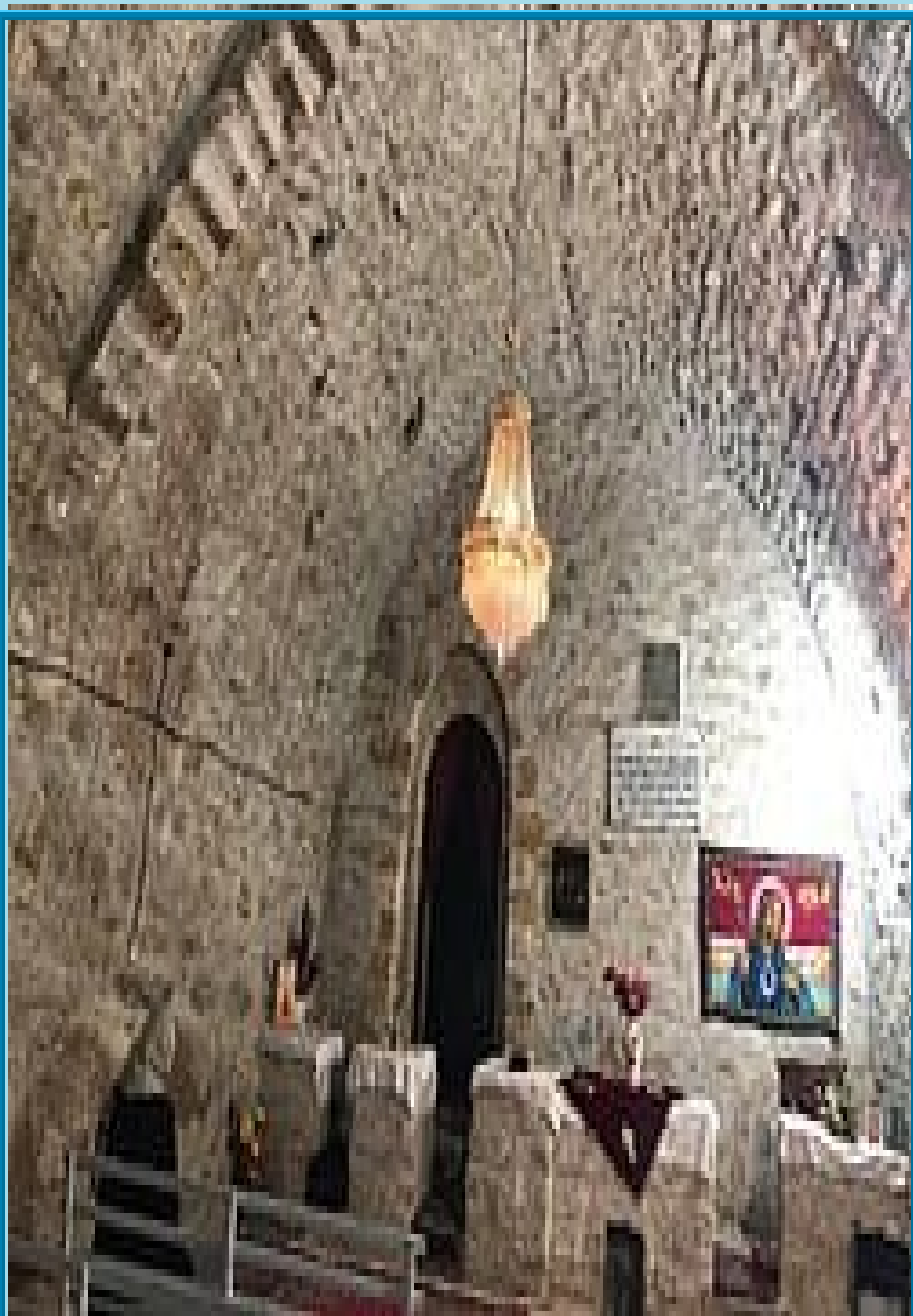
اور القُصَیر گرجا گھر

Al-Qusair Churc














LANDMARKS
ARCHITECTS

📜 تاریخی پس منظر اور آغاز

- **مسیحیت کا پھیلاؤ:** اس کلیسیا کا آغاز **پہلی صدی عیسوی** میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حواریوں، بالخصوص **مار توما** (توما رسول)، **مار تدائے**، اور **مار ماری** کی تبلیغی سرگرمیوں سے ہوا، جو بلادِ بین النہرین (موجودہ عراق اور ایران کے علاقے) میں پھیلی۔
- **تنظیمی آزادی:**
  - **410ء:** سلوقیہ-**قطیسفون** کے مقام پر منعقدہ مجلس میں اسے ساسانی سلطنت کی **قومی کلیسیا** کے طور پر منظم کیا گیا۔
  - **424ء:** اس نے **کلیسائے مغرب** (جو اس وقت رومی سلطنت کے زیر اثر تھی) کی قیادت سے خود کو **مستقل** قرار دے دیا۔

- **424ء:** اس نے **کلیسائے مغرب** (جو اس وقت رومی سلطنت کے زیر اثر تھی) کی قیادت سے خود کو **مستقل** قرار دے دیا۔

- **نسطوری تنازعہ اور علیحدگی:**

- **431ء: مجمع افسس** میں نسطوریوس کی تعلیمات کی مذمت کی گئی۔ کلیسائے مشرق نے اس مجمع کے فیصلوں کو قبول نہیں کیا، جس کے نتیجے میں وہ بازنطینی سلطنت کے علاقوں کی کلیساؤں سے کٹ گئی، اور اسے اس وجہ سے **نسطوری** کا لیبل دیا گیا۔

- یہ کلیسیا مشرقی مسیحیت کے تین بڑے دھڑوں میں سے ایک تھی جو پانچویں اور چھٹی صدی کے مسیحی الٰہیاتی تنازعات کے نتیجے میں سامنے آئی۔

🌍 جغرافیائی وسعت

کلیسائے مشرق اپنی تاریخ کے ایک طویل عرصے تک (خاص طور پر 9ویں سے 14ویں صدی تک) دنیا کی **سب سے بڑی مسیحی تنظیم** سمجھی جاتی تھی، جس کی وسعت حیرت انگیز تھی:

- **مشرق وسطیٰ:** عراق، ایران، شام اور ترکی کے مشرقی حصے اس کا مرکز رہے۔
- **جنوبی ایشیا:** ہندوستان میں **مسیحی سنت توما** (Thomas Christians) کے طور پر یہ کلیسیا گہری جڑیں رکھتی ہے۔
- **مشرق بعید:** اس کے مبلغین **وسطی ایشیا** کی منگول سلطنتوں اور **چین** (تانگ خاندان کے دوران) تک پہنچے۔

تفصیل	معلومات
نام (قدیم)	سلیوسیہ-قطیسفون (Seleucia-Ctesiphon)
مقام (تاریخی)	میسوپوٹیمیا (بین النہرین)
مقام (موجودہ)	عراق (موجودہ دارالحکومت بغداد کے قریب)
اہمیت	یہ شہر ساسانی سلطنت کا قدیم دارالحکومت تھا، اور مشرقی چرچ کے سربراہ "مشرق کے کاثولیکوس-بطریق" کا مستقل صدر دفتر تھا۔

راق ،بغداد میں
مسلمانوں کا،دسویں
صدی عیسوی کا
،خلافتِ عباسیہ کے
خلیفہ علي المكتفي بالله
کا ،جامع الخلفاء کا
،صرف ایک مینار ہی
دستیاب ہو پایا ہے

تفصیل	معلومات
تعمیر کا دور (مینار)	مینار کا موجودہ ڈھانچہ الخانی دور (Ilkhanid Period) سے منسوب ہے، یعنی 13ویں صدی عیسوی کے لگ بھگ اس کی بحالی یا تعمیر نو کی گئی تھی۔
مسجد کی بنیاد	مسجد کی اصل بنیاد عباسی خلیفہ المکتفی باللہ (902–908 عیسوی) نے اپنے محل کے ایک حصے کے طور پر رکھی تھی۔
مقام	بغداد کے الرصافہ ضلع میں، جمہوریہ اسٹریٹ پر واقع ہے۔
فن تعمیر (شکل)	یہ ایک استوانی **(Cylindrical)** شکل کا مینار ہے جو اینٹوں اور گارے سے بنا ہے۔

اونچائی	مینار کی اونچائی تقریباً 35 میٹر ہے۔
اہمیت	یہ مینار ایک وقت میں بغداد کا بلند ترین مقام ہوا کرتا تھا اور آج بھی بغداد میں عباسی دور کی سب سے اہم تاریخی یادگاروں میں شمار ہوتا ہے۔
نقش و نگار	مینار کی بنیاد پر مقرنس (Muqarnas - ایک قسم کا آرائشی گنبد نما ڈیزائن) کی تہیں ہیں جو اسے سہارا دیتی ہیں۔
	مینار کی سطح پر اسلامی ہندسی نمونوں اور کوفی خطاطی کے خوبصورت نقش و نگار موجود ہیں۔



منارة سوق الغزل . بغداد

221

The oldest Minarette, Suq UL Ghazel, Baghdad

J. S. Hoory
Baghdad

عالمی محکمہ آثار

قدیمہ کو ،سعودی

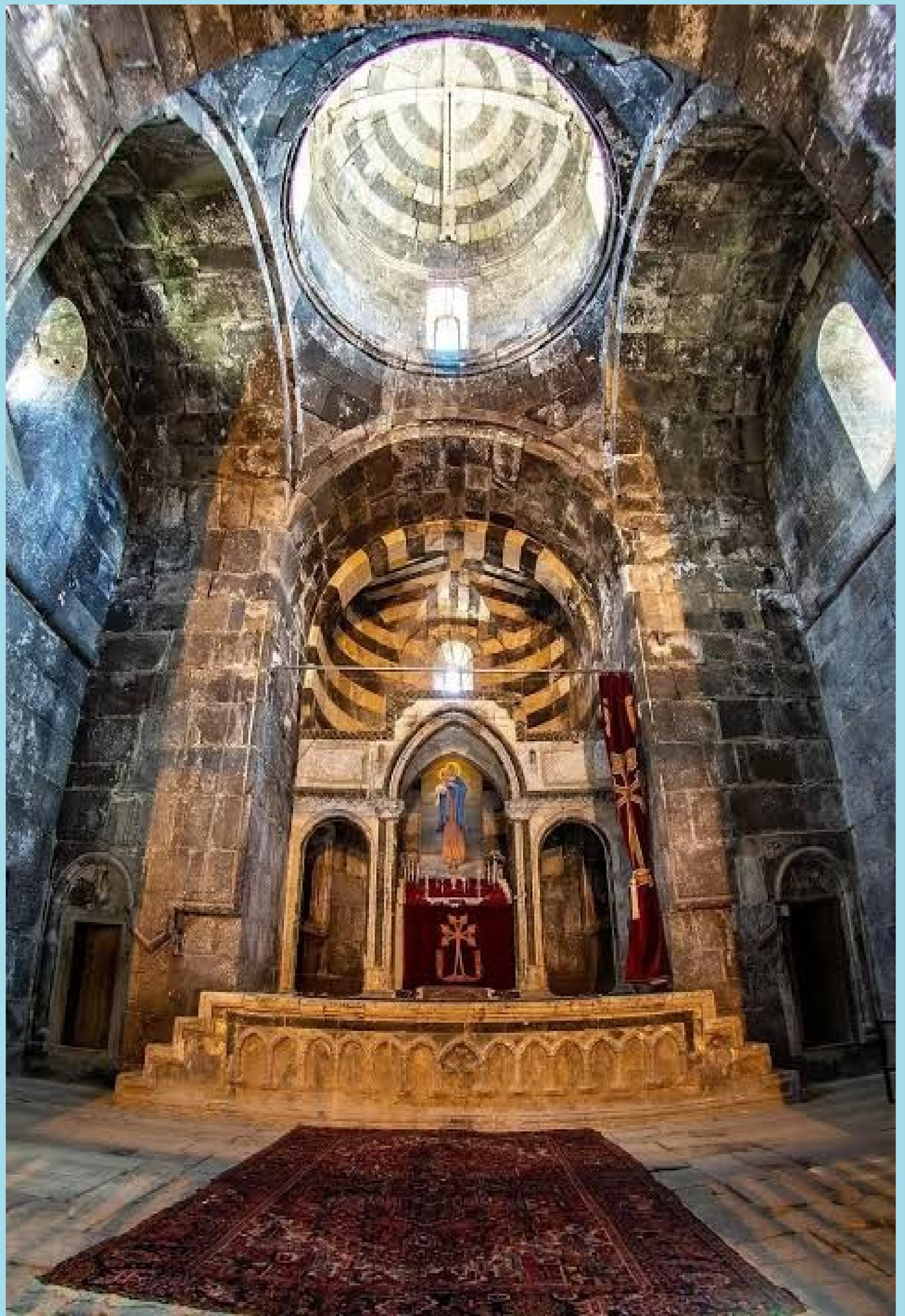
عرب کے مشرقی

صوبہ میں،

چوتھی صدی

عیسوی کا ،گرجا

گھر دریافت

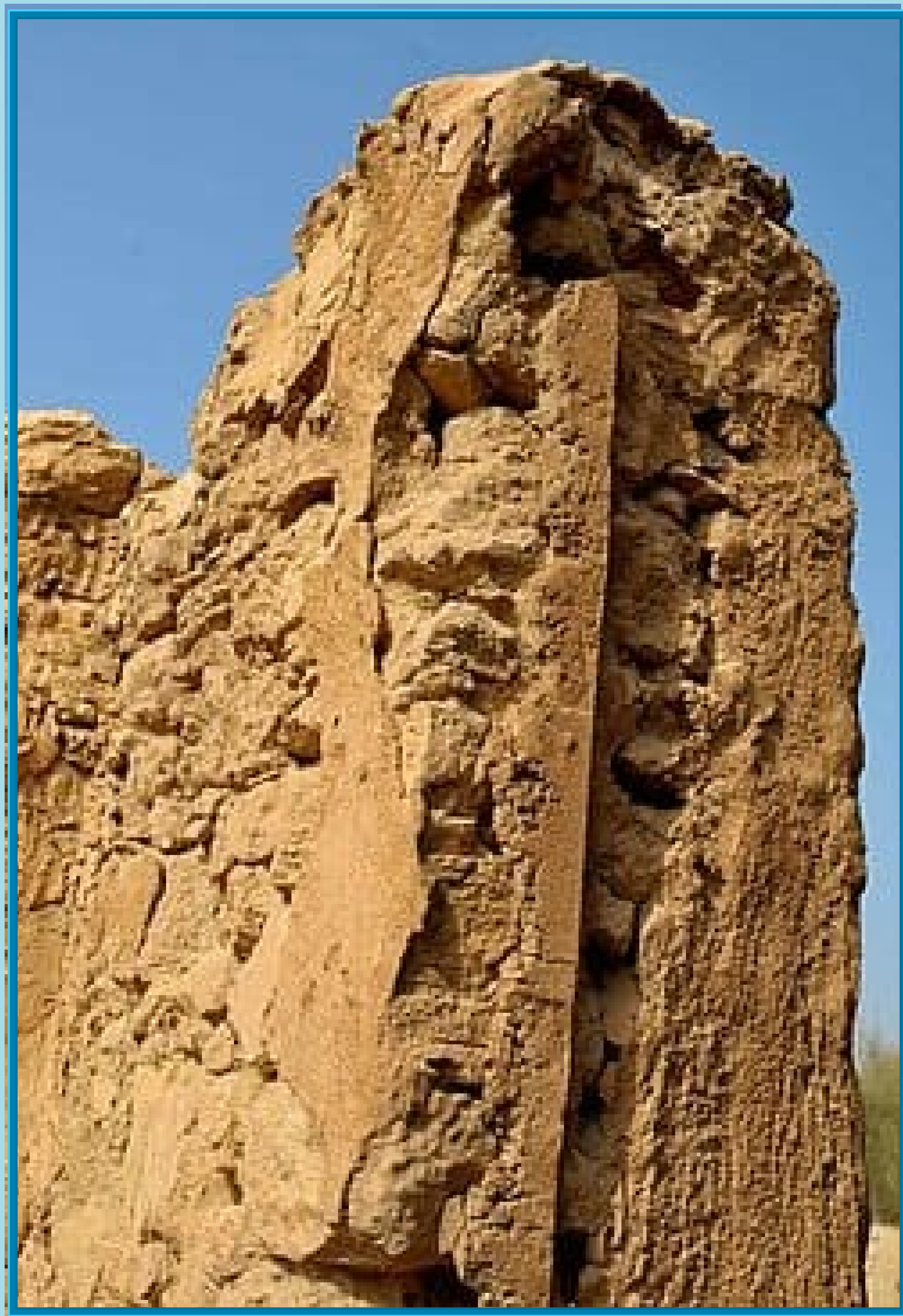








جبیل کے پرانے شہر
سے، 5 کلومیٹر جنوب
مغرب میں ،خلیج
فارس کے ساحل پر
صحرائی علاقے میں،
نسطوری عیسائیوں
کا، جبیل چرچ
دریافت





Assyrian
Cultural
Foundation

Jubail Church

ܥܕܬܐ ܕܡܕܢܚܐ ܕܬܐܘܡܬ̈ܐ



یہ چرچ دراصل لکمد
بادشاہت (Lakhmid
Kingdom) کے
ثقافتی اور مذہبی اثر و
رسوخ کا نتیجہ تھا،
جو بین النہرین
(Mesopotamia)
میں قائم تھی

📜 جبیل چرچ کی تاریخ اور دریافت

تفصیل	وضاحت
تعمیر کا دورانیہ	ماہرینِ آثارِ قدیمہ کی اکثریت کے مطابق، یہ چرچ چوتھی صدی عیسوی (4th Century AD) میں تعمیر کیا گیا تھا، جو اسے دنیا کے قدیم ترین گرجا گھروں میں سے ایک بناتا ہے۔
فرقہ	یہ چرچ کلیسیائے مشرق **(Church of the East)** یا نسطوری عیسائیت **(Nestorian Christian)** سے تعلق رکھتا تھا، جو مغربی ایشیا میں مشرقی عیسائیوں کا ایک اہم فرقہ تھا۔
تاریخی اہمیت	یہ چرچ اسلام کی آمد سے تقریباً 300 سال پہلے جزیرہ نما عرب کے مشرقی ساحلی علاقوں میں

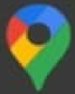
	سے تعلق رکھتا تھا، جو مغربی ایشیا میں مشرقی عیسائیوں کا ایک اہم فرقہ تھا۔
تاریخی اہمیت	یہ چرچ اسلام کی آمد سے تقریباً 300 سال پہلے جزیرہ نما عرب کے مشرقی ساحلی علاقوں میں عیسائی کمیونٹیز کی موجودگی کا ایک ٹھوس اور غیر معمولی آثاریاتی ثبوت ہے۔
دیگر شواہد	یہ چرچ خلیج فارس کے ساتھ ساتھ اس زمانے میں لکمد بادشاہت (Lakhmid Kingdom) کے ثقافتی اور تجارتی اثر و رسوخ کے پھیلاؤ کا بھی اشارہ ہے، جو خود بھی نسطوری عیسائیت کے پیروکار تھے۔

🔍 چرچ کی دریافت

🔍 چرچ کی دریافت

تفصیل	وضاحت
دریافت کا سال	1986ء
دریافت کا طریقہ	یہ دریافت ایک حادثاتی واقعہ تھا۔ جبیل کا ایک رہائشی شخص اپنی 4WD گاڑی (یا کواڈ بائیک) ریت کے ٹیلوں میں چلا رہا تھا کہ اس کی گاڑی ریت میں پھنس گئی اور کھدائی کے دوران ایک قدیم دیوار سامنے آ گئی۔
کھدائی	اس شہری کی اطلاع پر، سعودی محکمہ آثارِ قدیمہ نے 1987ء میں مکمل کھدائی کی اور اس مقام کو ایک قدیم عیسائی گرجا گھر کے طور پر پہچانا۔
عمارت کی باقیات	کھدائی میں ایک صحن (Courtyard)، چرچ کا

کھدائی	اس شہری کی اطلاع پر، سعودی محکمہ آثارِ قدیمہ نے 1987ء میں مکمل کھدائی کی اور اس مقام کو ایک قدیم عیسائی گرجا گھر کے طور پر پہچانا۔
عمارت کی باقیات	کھدائی میں ایک صحن (Courtyard)، چرچ کا مرکزی ہال (Nave) اور تین کمروں کی باقیات ملیں جن میں مذبح (Altar)، نذر کی روٹی اور مے رکھنے کی جگہ، اور مقدس برتن رکھنے کی جگہ شامل تھی۔
صلیب کے نشان	چرچ کی دیواروں پر لگے پلستر (Gypsum Plaster) میں صلیبوں کے واضح نشانات ملے، جن کی وجہ سے اس کی عیسائی شناخت یقینی ہوئی۔


Search here

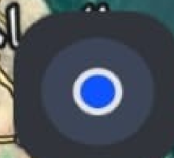



Work

Petrol

Restaurants


As Saffaniyah
السفانية
Al Khawwari
Manifah
Ras Al Khair
رأس الزور
Abu Hadriya
أبو حدرية
Corniche Fanateer

كورنيش الفناتير
Al Jubail
الجبيل
Thaj
تاج
Safwa
صفوى
Hanidh
حنيذ
Dammam


Urayarah
عريعرة
Buqayq
بقيق
Google Maps

وادی عرب میں پہلی
اور دوسری صدی
ہجری کے، کئی
نسطوری عیسائیوں
کے چرچوں کے
کھنڈرات کے آثار
دریافت ہوئے ہیں

1. مقام اور دریافت:

- مقام: یہ خانقاہ ابوظہبی کے جنوب مغرب میں واقع سر بنی یاس جزیرے کے مشرقی حصے پر واقع ہے۔
- دریافت: اسے ماہرین آثار قدیمہ نے پہلی بار 1992 میں دریافت کیا تھا۔
- تاریخ: اس کی تاریخ ساتویں اور آٹھویں صدی عیسوی (600 عیسوی کے آس پاس سے 750 عیسوی تک) کے درمیان کی ہے، جو اسے عرب دنیا کے قدیم ترین مسیحی مقامات میں سے ایک بناتی ہے اور اسلام کی آمد سے پہلے کا دور ہے۔

- نوعیت: یہ پورا کمپلیکس تقریباً **70** میٹر بائی **70** میٹر کے وسیع رقبے پر پھیلا ہوا تھا اور اس کا تعلق نستوری مسیحیوں **(Church of the East)** سے تھا، جو خلیج فارس کے علاقے میں پھیلے ہوئے تھے۔
- اجزاء: خانقاہی کمپلیکس کئی حصوں پر مشتمل ہے:
  - چرچ **(Church)**: کمپلیکس کے بیچ میں واقع مرکزی ڈھانچہ چرچ کا تھا، جو روایتی مشرقی طرز پر مشرق سے مغرب کی طرف سیدھ میں بنایا گیا تھا۔ اس میں ایک مرکزی ہال (Nave) اور دو گلیارے (Aisles) تھے، اور اس کے اندر ایک تعمیدی حوض **(Baptismal Font)** کے لیے ایک کمرہ اور عشائے ربانی کی روٹی یا وافرز بنانے کے لیے ایک تنور **(Oven)** کے آثار بھی ملے ہیں۔

- خانقاہی رہائش **(Monastery/Cells)**: چرچ کے ارد گرد صحن والے کمروں کا ایک سلسلہ ہے، جنہیں خانقاہ سمجھا جاتا ہے، جہاں راہبوں کے رہنے کے کمرے (Dormitories)، باورچی خانے اور جانوروں کے باڑے شامل تھے۔
- راہبوں کی تعداد: اندازہ ہے کہ یہاں تقریباً **30** سے **40** راہبوں کی ایک کمیونٹی رہتی تھی۔
- قبر: اس مقام پر صرف ایک انسانی قبر دریافت ہوئی ہے، جس کے گرد چرچ کی تعمیر کی گئی تھی۔ خیال ہے کہ یہ قبر اس بستی کے بانی یا کسی مقامی مقدس شخصیت کی ہو سکتی ہے، جس کی وجہ سے یہ ایک زیارت گاہ بن گیا۔

ہوئے تین صلیبیں بھی ملی ہیں۔

- شمالی عرب: شام اور عراق کی سلطنتوں کے ساتھ قربت کی وجہ سے شمالی عرب میں بھی مسیحی قبائل اور مقامات موجود تھے۔
- آثار قدیمہ کے دیگر شواہد: سعودی عرب کے تبوک علاقے میں سینٹ تھیوکلا کے لیے وقف ایک خانقاہ کی باقیات بھی دریافت ہوئی ہیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ جبیل چرچ کے علاوہ بھی عرب جزیرہ نما کے مختلف حصوں، خاص طور پر جنوبی اور مشرقی ساحلی علاقوں میں 700 عیسوی سے قبل مسیحی برادریاں اور عبادت کے مقامات موجود تھے۔

جیسے ابوظہبی میں
سر بنی یاس جزیرے
پر، عیسائی خانقاہ
کے آثار اور سعودی
عرب کے تبوک
علاقے میں سینٹ
تھیوکلا کی خانقاہ کے
باقیات دریافت

جزیرۃ العرب، کے
مُسلم مُلک عمان
میں، پہلی صدی
ہجری میں، بہت
سے چرچ، گرجا
گھر موجود تھے

مڈبا (Madaba) کے چرچ کے علاوہ، اردن میں چھٹی صدی عیسوی اور اس سے پہلے کے کئی دیگر **چرچ** بھی دریافت ہوئے ہیں، جن میں سے کئی اپنی **موزیک (Mosaic) فرش** کی وجہ سے مشہور ہیں۔

اردن میں چھٹی صدی عیسوی اور اس سے قبل کے اہم گرجا گھروں میں شامل ہیں:

1. **تل مر الیاس (Tell Mar Elias) - عجلون کے قریب:**

- یہاں نبی الیاس (Elijah) سے منسوب دو **بیزنٹائن چرچوں** کے کھنڈرات موجود ہیں۔
- ان چرچوں کے فرش پر پھولوں اور جیومیٹری کے نمونوں والے موزیک پائے گئے ہیں۔

2. نیبو کا پہاڑ **(Mount Nebo):**

- یہاں **موسیٰ کی یادگاری کلیسیا (Moses Memorial Church)** کے آثار موجود ہیں، جس کی بنیاد **چوتھی صدی** میں رکھی گئی تھی اور اس میں **چھٹی صدی** کے چرچ کے باقیات شامل ہیں۔
- یہاں کا **موزیک فرش** بہت مشہور ہے۔

3. عمان **(Amman):**

- عمان، جسے قدیم زمانے میں **فلاڈیلفیا** کہا جاتا تھا، میں چھٹی صدی عیسوی میں متعدد **بیزنٹائن چرچ** تعمیر کیے گئے تھے۔
- کچھ چرچ نئے بنائے گئے تھے، جبکہ کچھ کو پہلے سے موجود ڈھانچوں یا رومی مندروں کی جگہ تبدیل کیا گیا تھا۔

- عمان میں پائے جانے والے کچھ مقامات جہاں چرچ کے آثار ملے ہیں ان میں **قلعہ کی پہاڑی (Citadel Hill)**، **سویفیہ (Sweifieh)**، اور **خربت السوق (Kherbet Al-Souq)** شامل ہیں، جہاں رومی مندر کو چرچ میں تبدیل کیا گیا تھا۔

4. **ام الرصاص (Umm al-Rasas):**

- یہ مقام، جو مدبا کے قریب ہے، ایک **عالمی ثقافتی ورثہ (World Heritage Site)** ہے اور یہاں **بیزنٹائن چرچوں** کے کھنڈرات موجود ہیں جو اپنے **تفصیلی موزیک** کے لیے جانے جاتے ہیں۔

1. صُحار (Sohar) میں بشپ کا قیام:

- تاریخی ذرائع کے مطابق، نیسٹوریائی چرچ نے **424 عیسوی** تک **صُحار** میں ایک **بشپ** (Bishop) مقرر کیا تھا، جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ صُحار خود ایک اہم مسیحی مرکز تھا اور وہاں باقاعدہ چرچ یا ڈائوسیز موجود تھا۔

2. بیت مزونائے (Bet Mazunaye) ایک ڈائوسیز کے طور پر:

- **بیت مزونائے** ایک علاقائی نام تھا جو پورے عمان اور موجودہ متحدہ عرب امارات کے کچھ حصوں کو دیا گیا تھا۔ یہ ایک **چرچ ڈائوسیز** (بشپ کے زیر انتظام ایک علاقہ) تھا۔ کسی ڈائوسیز میں عام طور پر ایک بڑا یا مرکزی چرچ اور اس کے تحت کئی چھوٹے گرجا گھر، چیپل، یا خانقاہیں شامل ہوتی

انتظام ایک علاقہ) تھا۔ کسی ڈائوسیز میں عام طور پر ایک بڑا یا مرکزی چرچ اور اس کے تحت کئی چھوٹے گرجا گھر، چیپل، یا خانقاہیں شامل ہوتی ہیں۔

3. چرچوں کی کثرت کا امکان:

- چونکہ یہ علاقہ **424 عیسوی** سے **ساتویں صدی عیسوی کے آخر تک** منظم مسیحی وجود کے طور پر ریکارڈ میں ہے، اور اس نے اپنے بشپ کو مختلف سینڈز (Synods) میں بھیجا ہے، اس لیے یہ یقینی ہے کہ اس وسیع علاقے (بیت مزونائے) میں کئی چھوٹی بڑی عبادت گاہیں اور چرچ قائم ہوں گے، خاص طور پر اہم تجارتی راستوں اور آبادی والے شہروں جیسے صُحار میں۔

ابوظہبی میں سر بنی
یاس جزیرے پر،
عیسائی خانقاہ کے
آثار اور سعودی
عرب کے تبوک
علاقے میں سینٹ
تھیوکلا کی خانقاہ
کے باقیات دریافت

تاریخی اور آثار قدیمہ کے شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ:

- **نجران اور جنوبی عرب:** یہاں مسیحیت کی ایک مضبوط موجودگی تھی اور یہ مسیحیوں کا ایک اہم مرکز تھا، جہاں 7ویں صدی تک نمایاں مسیحی آبادی موجود تھی۔
- **شرق وسطی اور خلیج کے علاقے: نسطوری مسیحیوں** (Church of the East) کی بستیاں مشرقی عرب میں تھیں، جس میں موجودہ متحدہ عرب امارات اور بحرین کے ساحلی علاقے شامل ہیں۔
    - متحدہ عرب امارات میں **سر بنی یاس جزیرے** پر ایک **عیسائی خانقاہ** کے آثار ملے ہیں جو تقریباً 600 عیسوی کے لگ بھگ کے ہیں، جس میں ایک چرچ بھی شامل تھا۔

- متحدہ عرب امارات میں **سر بنی یاس جزیرے** پر ایک **عیسائی خانقاہ** کے آثار ملے ہیں جو تقریباً 600 عیسوی کے لگ بھگ کے ہیں، جس میں ایک چرچ بھی شامل تھا۔
- **جبل بری** (Jabal Berri) پر، جبیل کے قریب، کانسی اور سیپی (mother of pearl) کے بنے ہوئے **تین صلیبیں** بھی ملی ہیں۔
- **شمالی عرب:** شام اور عراق کی سلطنتوں کے ساتھ قربت کی وجہ سے شمالی عرب میں بھی مسیحی قبائل اور مقامات موجود تھے۔
- **آثار قدیمہ کے دیگر شواہد:** سعودی عرب کے **تبوک** علاقے میں **سینٹ تھیوکلا** کے لیے وقف ایک خانقاہ کی باقیات بھی دریافت ہوئی ہیں۔

سینا کے جزیرہ نما
میں چھٹی صدی
عیسوی اور اُس سے
پہلے مسیحی عبادت
گاہوں کی موجودگی کا
تاریخی ثبوت موجود
ہے، خاص طور پر
سینٹ کیتھرین خانقاہ

- **سینٹ کیتھرین خانقاہ کی بنیاد:** یہ خانقاہ بازنطینی شہنشاہ **جستینین اول** (Justinian I) کے حکم پر **چھٹی صدی عیسوی (527 اور 565 عیسوی کے درمیان)** تعمیر کی گئی تھی اور یہ دنیا کے قدیم ترین مسیحی خانقاہوں میں سے ایک ہے جو مسلسل آباد ہے۔

- **پہلے کے ڈھانچے:** خانقاہ کی موجودہ عمارت سے بھی پرانی عبادت گاہیں اس جگہ موجود تھیں۔ کہا جاتا ہے کہ قسطنطین اعظم کی والدہ **ہیلینا (Helena)** نے موسیٰ (حضرت موسیٰ علیہ السلام) کے لیے "جلتی ہوئی جھاڑی" (Burning Bush) کے مقام پر **چوتھی صدی عیسوی** میں ایک **چرچ/قابل** (Chapel) تعمیر کروائی تھی، جسے بعد میں جستینین نے خانقاہ میں شامل کر لیا۔

- **ابتدائی آبادکاری: ईसाई انکورائٹس** (anchorites/سخت گوشہ نشین) **تیسری صدی عیسوی** سے اس علاقے میں رہائش پذیر تھے، اور **چوتھی صدی عیسوی** تک یہاں **راہبوں کی ایک یا ایک سے زیادہ کمیونٹیز** قائم ہو چکی تھیں۔

- **دیگر مقامات:** سینٹ کیتھرین خانقاہ کے قریب **سینٹ اسٹیفن کا چرچ** اور **جبل موسیٰ (Mount Sinai)** کی چوٹی پر بھی ایک چرچ کی تعمیر کا ذکر ملتا ہے جو ممکنہ طور پر **چوتھی صدی** میں بنی اور بعد میں دوبارہ تعمیر ہوئی۔

خلاصہ یہ کہ، **چھٹی صدی عیسوی** میں ایک بڑا اور مشہور مذہبی مرکز (سینٹ کیتھرین خانقاہ) موجود تھا، اور **اُس سے پہلے، خاص طور پر چوتھی صدی عیسوی** سے، اس علاقے میں **قدیم چرچوں اور خانقاہوں کی بنیادیں** موجود تھیں۔

مُلک سعودی عرب،
اُردن، شام اور
عراق کی، 750
عیسوی سے پہلے
کی، قدیم مسجدوں
کی، اکیسویں صدی
کی جدید تحقیق میں

اکیسویں صدی کی،
عالمی محکمہ آثار
قدیمہ کی جدید تحقیق
میں، کسی مسجد کی،
کاربن ڈیٹنگ جیسے
جدید آلات سے
تصدیق نہیں ہوئی

عیسوی سے 750
پہلے کے گرجا
گھروں اور مندروں
کے کھنڈرات کی بنیاد
پر ہی، مسلم ممالک
میں، آدھا درجن
مسجدیں، تعمیر
ہوئیں تھیں

اُن کھنڈرات کی بنیاد
کی وجہ سے ، قدیم
کھنڈرات کی بنیاد پر
تعمیر، مسجدوں کو
مسلمان، پہلی اور
دوسری صدی ہجری
کی بتاتے اور لکھتے
ہیں

جو سراسر جھوٹ

ہے ، وہ صرف اور

صرف مسلمانوں

کے آفسانے ہیں،

جن کا حقیقت سے

کوئی تعلق نہیں

ہے

دوسری طرف اسرائیل
کے، أریحا
(Jericho) کے شمال
میں، دریائے اردن کی
وادی میں، تقریباً ایک
سو پچاس ایکڑ آراضی
میں پھیلے، بنو امیہ
کے محلات

اُریحا میں، خلافتِ

بنو امیہ، نسطوری

عیسائی عبدالملک

بن مروان کا قصرِ

ہشام، خربۃ المفجر

محلات کے کھنڈرات

آج بھی موجود ہیں

جس میں عیش و
عشرت اور عیاشی
کی تمام چیزیں
موجود تھیں، یہ دو
منزلہ چوکور
(Square)
عمارت تھی

اُس محل میں ایک ٹھنڈا تالاب (Sirdab/Cold Pool) بھی تھا، جس کی چھت گنبد نما تھی اور اسے بھی موزیک سے سجایا گیا تھا

پورے کمپلیکس کو

قریب کے چشموں

سے پانی فراہم کرنے

کے لیے ایک فنی

نہری نظام

(Irrigation

system) سے

جوڑا گیا تھا







USAID
Hisham's Palace Site Development Project
in Jericho City was funded by
The American People Represented by
The United States Agency for International
Development (USAID) through the American Near
East Refugee Aid (ANERA) in Cooperation with
The Ministry of Tourism and Antiquities
under the Jobs Opportunities for Basic Services
(JOBS)
تم تنفيذ أعمال مشروع تطوير موقع قصر هشام الأثري
في مدينة أريحا بتمويل سخي من
الشعب الأمريكي ممثلاً
بالوكالة الأمريكية للإنماء الدولي (USAID)
من خلال
مؤسسة أنيرا (ANERA) بالتعاون مع
وزارة السياحة والآثار ضمن
برنامج تشغيل الأيدي العاملة (JOBS)
ANERA

ALBUM
alamy

alamy

- یہ دو منزلہ ڈھانچہ تھا۔
- داخلہ مشرق کی طرف ایک محراب دار راستے کے ذریعے ہوتا تھا، جس کے اطراف میں بینچ لگے ہوئے تھے۔
- اندرونی کمرے ایک مرکزی صحن کے گرد ترتیب دیے گئے تھے، جس میں محراب دار گیلریاں (arcaded galleries) تھیں۔
- اس میں مسجد کا ایک حصہ بھی شامل تھا، جس میں ایک محراب بھی موجود تھی۔
- گرم موسم سے بچنے کے لیے ایک زیر زمین تہہ خانہ (سرداب) بھی تھا۔

2. حمام کمپلیکس **(The Bathhouse Complex):**

- یہ محل کے شمال میں ایک علیحدہ عمارت تھی اور یہ اپنی نوعیت میں بڑا اور شاندار تھا۔

🏗️ کمپلیکس کا ڈھانچہ

یہ پورا کمپلیکس تقریباً 60 ہیکٹر (150 ایکڑ) پر پھیلا ہوا تھا اور تین بڑے حصوں پر مشتمل تھا، جو ایک حفاظتی دیوار سے گھیرے ہوئے تھے:

1. محل (The Palace):

- یہ مرکزی اور سب سے بڑی عمارت تھی، جو تقریباً مربع شکل کی تھی اور اس کے کونوں پر گول برج بنے ہوئے تھے۔
- یہ دو منزلہ ڈھانچہ تھا۔
- داخلہ مشرق کی طرف ایک محراب دار راستے کے ذریعے ہوتا تھا، جس کے اطراف میں بینچ لگے ہوئے تھے۔
- اندرونی کمرے ایک مرکزی صحن کے گرد ترتیب دیے گئے تھے، جس میں محراب دار گیلریاں (arcaded galleries) تھیں۔

2. حمام کمپلیکس (The Bathhouse Complex):

- یہ محل کے شمال میں ایک علیحدہ عمارت تھی اور یہ اپنی نوعیت میں بڑا اور شاندار تھا۔
- اس کی سب سے خاص بات اس کا وسیع فرش کا موزیک (Mosaic Floor) ہے، جو دنیا کے قدیم ترین اسلامی موزیک میں سے ایک ہے۔
- اس موزیک کا رقبہ تقریباً 900 مربع میٹر تھا اور یہ تیس مختلف قالینوں کی طرح کے نقش و نگار پر مشتمل تھا۔ اس میں مشہور "درخت حیات" (Tree of Life) کا منظر بھی شامل ہے، جس میں ایک درخت کے نیچے شیر اور ہرن دکھائے گئے ہیں۔
- حمام کے کمرے نیچے فرش کے نیچے سے گرم کیے جاتے تھے (ہائپوکاسٹ سسٹم یا Hypocaust system)۔

3. زراعتی اسٹیٹ اور پارک (Agricultural Estate and Park):

- کمپلیکس کے ساتھ ایک بڑا پارک یا زراعتی احاطہ (ayr) بھی منسلک تھا، جسے قریبی چشموں سے ایک پیچیدہ نظام آبپاشی کے ذریعے پانی فراہم کیا جاتا تھا۔

🎨 **فن تعمیر اور سجاوٹ**

- سبک: قصر ہشام قدیم اسلامی فن تعمیر کی ترقی کا ایک بہترین مثال ہے، جس میں رومن، بازنطینی، قبطی اور ساسانی فنون کے اثرات کا ایک حیرت انگیز امتزاج نظر آتا ہے۔
- مواد: یہ بنیادی طور پر سنگِ خارا (sandstone) اور پکی ہوئی اینٹوں سے تعمیر کیا گیا تھا۔

- مواد: یہ بنیادی طور پر سنگِ خارا **(sandstone)** اور پکی ہوئی اینٹوں سے تعمیر کیا گیا تھا۔
- نقاشی اور نقش و نگار: اس کی دیواروں پر نقش شدہ سٹوکو **(carved stucco)**، پتھر کے ریلیف اور مجسمے تھے، جبکہ اوپری دیواروں پر فریسکو **(frescoes)** پینٹنگز بھی موجود تھیں۔
- مجسمہ: مرکزی دروازے کے اوپر خلیفہ کا ایک مجسمہ بھی نصب تھا۔

⚠️ زوال

یہ شاہانہ محل 749ء میں آنے والے ایک شدید زلزلے کے باعث شدید طور پر تباہ ہو گیا اور اس کے بعد اسے ترک کر دیا گیا۔

اسلامی مُلک اُردن میں

شہنشاہ جسٹینین اعظم،

(Emperor

Justinian I) کے

527 سے 565

عیسوی، دورِ حکومت

میں تعمیر کیا گیا چرچ،

عالمی محکمہ آثار قدیمہ

کو دستیاب ہو گیا ہے

عالمی محکمہ آثار قدیمہ
کو، جس چرچ کے فرش
پر، مدبا نقشہ
(Madaba Map)
دستیاب ہوا ہے ، اُسی
فرش کے اوپر 1885
عیسوی میں ایک نیا
چرچ بنا

⛪ گرجا گھر کا نام

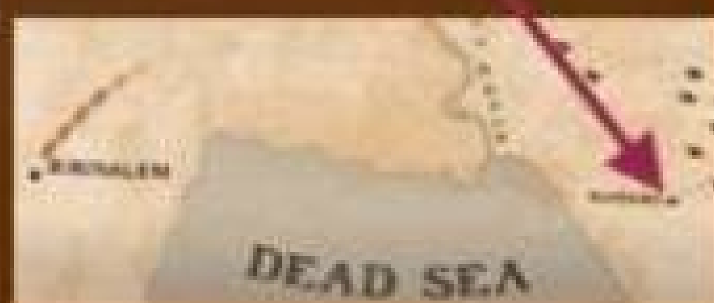
- چرچ کا نام: سینٹ جارج کا گرجا گھر (Church of Saint George)
- مقام: مدبا (Madaba)، اردن
- تاریخی اہمیت: یہ نقشہ چھٹی صدی عیسوی (تقریباً 560ء) میں بازنطینی دور میں بنایا گیا تھا اور یہ اس وقت کے گرجا گھر کے فرش پر کندہ تھا۔
- موجودہ حالت: اصل بازنطینی گرجا گھر کا ڈھانچہ تباہ ہو گیا تھا، لیکن اس نقشے کا ایک بڑا حصہ 19ویں صدی میں ایک نئے یونانی آرتھوڈوکس چرچ (Greek Orthodox Church) کی تعمیر کے دوران دریافت ہوا اور اسے اسی چرچ کے فرش میں محفوظ کر دیا گیا ہے۔

چَھٹی صدی عیسوی کے ، سینٹ جارج (St. George) چرچ کے فرش پر ایک نقشہ دریافت ہوا ہے ، جسے ، مدبا نقشہ (Madaba Map) کے نام سے دنیا جانتی ہے


ΙΟΥΔΑ
ΝΙΚΟΠΟΛΙϹ


ΑΙΝѠΝΕΝΘΑ
ΝΥΝΟϹΑΠϹΑ
ΦΑϹ
ΒΕΘΑΒΑΡΑ
ΤΟ ΤΟΥ ΑΓΙΟΥ ΙѠΑΝΝΟΥ
ΤΟΥ ΒΑ ΠΤΙϹΜΑ
ΤΟϹ
ΓΑΛΓΑΛΑ ΤΟ ΚΑΙ
ΔѠΔΕΚΑΛΙΘΟΝ
ΙΕΡΙΧѠ

MADABA


JERUSALEM
DEAD SEA


SYRIA
IRAQ
ISRAEL
JORDAN
SAUDI ARABIA
EGYPT




JUDEAH
JERUSALEM



LEBANON
MEDITERRANEAN SEA
SYRIA
IRAQ
Golan Heights
SEA OF GALILEE
SYRIAN DESERT
Irbid
Mafraq
West Bank
Jordan River
Az Zarqa
AMMAN
Azraq
Gaza Strip
Madaba
מידבא
DEAD SEA
ISRAEL
JORDAN
Bair
SAUDI ARABIA
Al Jafr
Ma'an
Ras an Naqb
EGYPT
WADI RUM
Aqaba
GULF OF AQABA
Al Mudawwarah
RED SEA



ماہرین کی توجہ کا مرکز ہیں:

1. یروشلم (Jerusalem) - القدس

یروشلم نقشے کا مرکزی اور سب سے اہم عنصر ہے۔

- نمایاں حیثیت: یہ نقشے پر کسی بھی دوسرے شہر کے مقابلے میں بہت بڑے پیمانے اور تفصیل سے دکھایا گیا ہے۔
- تفصیلات: یہ ایک فضائی منظر (aerial view) میں دکھایا گیا ہے اور اس میں شہر کی چھٹی صدی کی بہت سی اہم عمارتیں اور خصوصیات شامل ہیں:
  - کارڈو میکسمس **(Cardo Maximus):** شہر کی مرکزی ستونوں والی سڑک، جو شمال سے جنوب تک جاتی ہے۔ یہ نقشے پر واضح طور پر نظر آتی ہے۔

جنوب تک جاتی ہے۔ یہ نقشے پر واضح طور پر نظر آتی ہے۔

- چرچ آف دی ہولی سیپولکر (Church of the Holy Sepulchre): مسیحیوں کا مقدس ترین مقام، جو نقشے پر الٹا دکھایا گیا ہے۔
- نیو چرچ آف دی تھیوٹوکوس (Nea Church of the Theotokos): ایک بڑی عمارت، جس کی شمولیت سے نقشے کی تاریخ 542 عیسوی کے بعد کی متعین کی گئی ہے۔

2. دریائے اردن اور بحیرہ مردار (Jordan River and Dead Sea)

یہ جغرافیائی خصوصیات بھی نقشے میں اہم تفصیلات فراہم کرتی ہیں:

فراہم کرتی ہیں:

- دریائے اردن: نقشے پر دریا کو واضح طور پر دکھایا گیا ہے، جس میں مچھلیاں تیرتی ہوئی نظر آتی ہیں۔
- بحیرہ مردار (Dead Sea): مچھلیاں دریائے اردن سے بحیرہ مردار کی طرف تیرتی ہوئی دکھائی گئی ہیں، لیکن جوں ہی وہ نمکین بحیرہ مردار کے قریب پہنچتی ہیں، وہ اپنا رُخ موڑ لیتی ہیں یا غائب ہو جاتی ہیں، جو بحیرہ مردار کے پانی کی خصوصیات کی طرف ایک علامتی اشارہ ہے۔
- کشتی کی تفصیل: بحیرہ مردار پر ماہی گیری کی دو کشتیاں بھی دکھائی گئی ہیں، جو اس دور میں اس جگہ پر کسی نہ کسی طرح کی سرگرمی کی نشاندہی کرتی ہیں۔

جس چرچ میں مدبا نقشہ (Madaba Map) موجود ہے، یعنی سینٹ جارج کی یونانی آرتھوڈوکس کلیسیا (St. George's Greek Orthodox Church)، وہ اردن کے شہر مدبا میں شہر کے مرکز میں واقع ہے۔

مدبا کا شہر اپنی بازنطینی اور اموی دور کے موزیک کی وجہ سے مشہور ہے اور اسے "موزیک کا شہر" (The City of Mosaics) بھی کہا جاتا ہے۔ یہ چرچ شہر کے سیاحتی اور تاریخی مقامات کا ایک اہم مرکز ہے۔

عام طور پر، یہ چرچ مدبا کے بازار (souq) یا مرکزی چوک کے قریب واقع ہے، اور یہاں آسانی سے پیدل پہنچا جا سکتا ہے۔

یہ چرچ شاہی شاہراہ (King's Highway) پر بھی واقع ہے، جو ایک مشہور قدیم تجارتی اور سفری راستہ تھا۔

عالمی محکمہ آثار قدیمہ کو، جس چرچ کے فرش پر (Madaba Map)، مدبا نقش دستیاب ہوا ہے، اُسی فرش کے اوپر 1885 عیسوی میں ایک نیا چرچ بنا

🗺️ مدبا نقشہ کا تعارف اور مقام

- **اصل مقام:** یہ نقشہ اردن کے شہر **مدبا** میں **سینٹ جارج کی یونانی آرتھوڈوکس کلیسیا (St. George's Greek Orthodox Church)** کے فرش میں ایک قدیم موزیک (Mosaic) کا حصہ ہے۔ اسی وجہ سے اس کلیسیا کو بعض اوقات "چرچ آف دی میپ" بھی کہا جاتا ہے۔
- **دریافت:** اسے 1884 میں اس کلیسیا کی تعمیر کے دوران حادثتاً دریافت کیا گیا۔
- **علاقہ کی نمائندگی:** یہ نقشہ ایک بڑے علاقے کو ظاہر کرتا ہے جو **شمال میں لبنان** سے لے کر **جنوب میں نیل ڈیلٹا (مصر)** تک، اور **مغرب میں بحیرہ روم** سے **مشرق میں عربی صحرا** تک پھیلا ہوا ہے۔

⏳ تاریخ اور ساخت

- **دور:** یہ نقشہ **چھٹی صدی عیسوی (6th Century AD)** کا ہے، یعنی یہ **بازنطینی دور (Byzantine era)** سے تعلق رکھتا ہے۔
- **تاریخ کا تعین:** ماہرین اس کی تاریخ کا تعین اس لیے کر سکے ہیں کیونکہ اس میں **یروشلم میں واقع 'نیو چرچ آف دی تھیوٹوکوس' (New Church of the Theotokos)** شامل ہے جو **542 عیسوی** میں وقف کی گئی تھی، جبکہ 570 عیسوی کے بعد کی کوئی تعمیر اس میں موجود نہیں ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ نقشہ **542 اور 570 عیسوی کے درمیان** بنایا گیا تھا۔
- **مواد اور سائز:**

میں وقف کی گئی تھی، جبکہ 570 عیسوی کے بعد کی کوئی تعمیر اس میں موجود نہیں ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ نقشہ **542 اور 570 عیسوی کے درمیان** بنایا گیا تھا۔

- **مواد اور سائز:**
  - یہ **دو لاکھ سے زیادہ رنگین پتھروں (tesserae)** سے بنا ہوا ایک **فلور موزیک** ہے۔
  - اصل نقشہ کا سائز تقریباً 7×21 **میٹر** (23×69 فٹ) تھا، لیکن آج کل اس کا تقریباً 5×16 **میٹر** (16×52 فٹ) حصہ باقی ہے۔
- **زبان:** نقشہ پر لکھے ہوئے نام اور تفصیلات **یونانی زبان** میں ہیں۔

🏛️ اہم خصوصیات اور تفصیلات

- **یروشلم کی نمائندگی:**

- نقشے کا **مرکزی** اور **سب سے تفصیلی حصہ یروشلم** کا ہے۔
- اس میں یروشلم کو باقی شہروں کے مقابلے میں **دس گنا بڑے پیمانے** پر دکھایا گیا ہے، جو اس شہر کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔
- اس میں شہر کی **دیواریں، سڑکیں، اور اہم عمارتیں** واضح طور پر نظر آتی ہیں، بشمول **ہولی سیپولکر چرچ (Church of the Holy Sepulchre)** اور **نیو چرچ**۔

- **جغرافیائی درستگی:**

- اس میں **فلسطین اور آس پاس کے علاقوں** کے **150 سے زیادہ قصبے اور دیہات** شامل ہیں۔

- **نہرِ اردن (Jordan River)** اور **بحیرہ مردار (Dead Sea)** نمایاں ہیں (بحیرہ مردار کو اس طرح دکھایا گیا ہے جیسے اس کا پانی سطحِ سمندر سے بہت زیادہ اوپر ہو یا شاید اس میں فشنگ بوٹیں تیر رہی ہوں)۔

- اس میں **قبائل اسرائیل** کے مختص شدہ علاقے بھی سرخ خطوط سے واضح کیے گئے ہیں۔

- **ماخذ:** خیال کیا جاتا ہے کہ یہ نقشہ **یوسیبیس (Eusebius)** کی چوتھی صدی کی کتاب **'اونومسٹی کون' (Onomasticon)** اور اس وقت کے سڑکوں کے نیٹ ورک پر مبنی تھا۔
- **انداز:** نقشے کی تشکیل میں **ہوائی منظر (aerial view)** اور **سہ جہتی جھکاؤ (oblique perspective)** کا امتزاج استعمال کیا گیا ہے۔ اس کا **مشرق کی طرف رخ** ہے (اوپر کی طرف)۔

⚠️ تحفظ اور بحالی

- **تبدیلیاں:** آٹھویں صدی میں، مسلم رسم و رواج کے تحت جانداروں کے خاکوں (جیسے شیر) کو **ناقابلِ شناخت انداز** میں بگاڑ دیا گیا تھا۔

جسے سینٹ جارج کی یونانی آرتھوڈوکس کلیسیا (St. George's Greek Orthodox Church) (جسے انگریزی میں St. George's Greek Orthodox Church کہتے ہیں) کے نام سے جانا جاتا ہے

- فسائیک کا شہر **(City of Mosaics)**: مدبا کو بنیادی طور پر "شہر فسائیک" کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہ شہر بائیسنٹائن اور اموی ادوار کے شاندار اور نہایت محفوظ رکھے گئے موزیک (فسائیک) کا ثقافتی مرکز ہے۔

- مدبا کا نقشہ **(The Madaba Map)**: یہ شہر کی سب سے بڑی کشش ہے۔ یہ سنہ 6ویں صدی کا بنا ہوا ایک وسیع فرش کا نقشہ ہے جو سینٹ جارج یونانی آرتھوڈوکس چرچ کے اندر واقع ہے۔ یہ نقشہ فلسطین اور مقدس سرزمین کا قدیم ترین مفصل نقشہ ہے، جس میں یروشلم، بیت المقدس، دریائے مردار اور نیل ڈیلٹا جیسے علاقے دکھائے گئے ہیں۔

- جبروت کا چرچ (Church of St. George): یہ وہ چرچ ہے جہاں مشہور مدبا نقشہ موجود ہے۔
- مدبا آثار قدیمہ کا پارک (Madaba Archaeological Park): یہاں کئی قدیم ڈھانچے اور بہت خوبصورت موزیک دیکھے جا سکتے ہیں، جن میں ہپپولیتس ہال (Hippolytus Hall) اور کنواری مریم کا چرچ (Church of the Virgin Mary) شامل ہیں۔
- سینٹ جان بپٹسٹ چرچ (Church of St. John the Baptist): یہ ایک قابل ذکر چرچ ہے جو سیاحوں اور عقیدت مندوں کے لیے ایک دلچسپ مقام ہے۔

- اقوامِ متحدہ کا مرکز ('Madaba Visitors Center): یہ مرکز سیاحوں کے لیے معلومات کا ایک اچھا آغاز نقطہ ہے۔
- مذہبی اہمیت: یہ شہر مذہبی سیاحت کا ایک اہم مرکز ہے، کیونکہ یہ اردن کے دیگر مقدس مقامات جیسے جبل نیبو (Mount Nebo) کے قریب واقع ہے، جہاں سے موسیٰ علیہ السلام نے وعدہ شدہ سرزمین دیکھی تھی۔

مدبا اپنی بھرپور تاریخ، شاندار دستکاری کے نمونے (فسائیک)، اور مذہبی اہمیت کے امتزاج کی وجہ سے سیاحوں میں بہت مقبول ہے۔

چَھٹی صدی
عیسوی کا یہ
چرچ، مشرقِ
وسطیٰ کے مسلم
مُلک، اردن کے
شہر مدبا کے
مرکز میں واقع ہے

▼

مڈبا (Madaba) کے چرچ کے علاوہ، اردن میں چھٹی صدی عیسوی اور اس سے پہلے کے کئی دیگر **چرچ** بھی دریافت ہوئے ہیں، جن میں سے کئی اپنی **موزیک (Mosaic) فرش** کی وجہ سے مشہور ہیں۔

اردن میں چھٹی صدی عیسوی اور اس سے قبل کے اہم گرجا گھروں میں شامل ہیں:

1. **تل مر الیاس (Tell Mar Elias) - عجلون کے قریب:**
   - یہاں نبی الیاس (Elijah) سے منسوب دو **بیزنٹائن چرچوں** کے کھنڈرات موجود ہیں۔
   - ان چرچوں کے فرش پر پھولوں اور جیومیٹری کے نمونوں والے موزیک پائے گئے ہیں۔

2. نیبو کا پہاڑ **(Mount Nebo):**

- یہاں **موسیٰ کی یادگاری کلیسیا (Moses Memorial Church)** کے آثار موجود ہیں، جس کی بنیاد **چوتھی صدی** میں رکھی گئی تھی اور اس میں **چھٹی صدی** کے چرچ کے باقیات شامل ہیں۔
- یہاں کا **موزیک فرش** بہت مشہور ہے۔

3. عمان **(Amman):**

- عمان، جسے قدیم زمانے میں **فلاڈیلفیا** کہا جاتا تھا، میں چھٹی صدی عیسوی میں متعدد **بیزنٹائن چرچ** تعمیر کیے گئے تھے۔
- کچھ چرچ نئے بنائے گئے تھے، جبکہ کچھ کو پہلے سے موجود ڈھانچوں یا رومی مندروں کی جگہ تبدیل کیا گیا تھا۔

- عمان میں پائے جانے والے کچھ مقامات جہاں چرچ کے آثار ملے ہیں ان میں **قلعہ کی پہاڑی (Citadel Hill)**، **سویفیہ (Sweifieh)**، اور **خربت السوق (Kherbet Al-Souq)** شامل ہیں، جہاں رومی مندر کو چرچ میں تبدیل کیا گیا تھا۔

4. ام الرصاص (Umm al-Rasas):

- یہ مقام، جو مدبا کے قریب ہے، ایک **عالمی ثقافتی ورثہ (World Heritage Site)** ہے اور یہاں **بیزنٹائن چرچوں** کے کھنڈرات موجود ہیں جو اپنے **تفصیلی موزیک** کے لیے جانے جاتے ہیں۔

لبنان، جو بازنطینی
دور میں صوبہ فینیکے
لِبانِنسس کا حصہ تھا،
میں چھٹی صدی
عیسوی اور اُس سے
پہلے بھی بہت سے
گرجا گھر اور خانقاہیں
موجود تھیں

🕌 چھٹی صدی کی مشہور عمارتوں کے آثار

اگرچہ موجودہ ڈھانچے بعد کی تعمیر ہیں، ان میں سے کچھ قدیم بازنطینی جگہوں پر بنے ہیں:

- **بی روت میں چرچ آف دی ریسریکشن (Church of the Resurrection, Berytus):** بیروت میں ایک قدیم بازنطینی چرچ موجود تھا، جو آج کے سینٹ جارج یونانی آرتھوڈوکس کیتھیڈرل (St. George Greek Orthodox Cathedral) کی بنیادوں میں دفن ہے۔
- **چرچ آف پورفیریون (Church of Porphyreon):** یہ چرچ **جستینین اول** کے حکم پر **جیہ (Jieh)** میں تعمیر کیا گیا تھا، جو چھٹی صدی عیسوی کا ایک واضح ثبوت ہے۔

2. تاریخی رکاوٹ: **551 عیسوی کا زلزلہ**

بدقسمتی سے، لبنان کے قدیم ترین گرجا گھروں کی **اصل عمارتیں** آج زیادہ تر موجود نہیں ہیں، جس کی سب سے بڑی وجہ **551 عیسوی کا عظیم زلزلہ** (Great Earthquake of 551 AD) ہے:

- یہ زلزلہ بہت تباہ کن تھا اور اس نے لبنان کے ساحلی شہروں اور اندرونی علاقوں میں بہت سی بازنطینی عمارتوں اور گرجا گھروں کو **تباہ** کر دیا۔
- اس تباہی کے بعد، بہت سے چرچ **آٹھویں صدی عیسوی** سے پہلے کے باقی نہیں بچے، تاہم ان میں سے بہت سے کو بعد میں دوبارہ تعمیر کیا گیا یا ان کی جگہ نئی عمارتیں کھڑی کی گئیں۔
- چھٹی صدی عیسوی میں، **بی روت** جیسے شہروں کو بھی ایک شدید زلزلے اور پھر آگ سے نقصان پہنچا تھا، جس سے یہاں کی مشہور عمارتیں، بشمول چرچ، متاثر ہوئیں۔

روت (**بیروت**)، صور (**Tyre**)، اور **جبیل (Byblos)** رومن اور بازنطینی دور میں اہم مسیحی مراکز بن چکے تھے۔

- **مارونی کمیونٹی: مارونی چرچ** کی جڑیں چوتھی صدی عیسوی کے سنت **مارون** سے جڑی ہوئی ہیں، اور ان کی خانقاہیں اور چرچ کی سرگرمیاں چھٹی صدی عیسوی سے بہت پہلے موجود تھیں۔ مارونی راہبوں نے **صدیق مرون** (Beth-Maron) کے نام سے قسطنطنیہ کی مذہبی مجالس (Synods) میں بھی حصہ لیا تھا، جو علاقے میں ان کے مذہبی ڈھانچے کی موجودگی کی تصدیق کرتا ہے۔
- **عوامی گرجا گھر:** مسیحیت کو رومن سلطنت میں قانونی حیثیت ملنے کے بعد، عام عبادت کے لیے **بیسیلیکا** طرز کے بڑے گرجا گھر بنائے گئے تھے، جن کی مثالیں اس دور میں لبنان میں بھی موجود تھیں۔

🏛️ اہم تاریخی پس منظر اور عمارتیں

لبنان کا ساحلی علاقہ، جو قدیم زمانے سے مسیحیت کا ایک اہم مرکز تھا، بازنطینی سلطنت کے زیر اثر تھا اور یہاں مسیحی عبادت گاہوں کی تعمیر عروج پر تھی۔

1. چھٹی صدی سے پہلے کی موجودگی

- **ابتدائی مسیحی کمیونٹیز:** چوتھی اور پانچویں صدی عیسوی میں، عیسائیت لبنان میں مضبوطی سے جڑیں پکڑ چکی تھی۔ قدیم شہروں جیسے **بی روت (بیروت)**، **صور (Tyre)**، اور **جبیل (Byblos)** رومن اور بازنطینی دور میں اہم مسیحی مراکز بن چکے تھے۔

ایران میں چھٹی
صدی عیسوی اور
اُس سے بہت پہلے
مسیحی عبادت
گاہیں اور ایک
منظم چرچ موجود
تھا

- **قدیم کمیونٹیز (2nd-3rd Century AD):**
دوسری اور تیسری صدی عیسوی کے آغاز تک، فارسی علاقوں میں مسیحی کمیونٹیز مضبوطی سے قائم ہو چکی تھیں۔
  - شامی (Syriac) دستاویزات سے پتہ چلتا ہے کہ تیسری صدی عیسوی کے آغاز میں، فارسی علاقوں میں تقریباً **360 چرچ** موجود تھے، اور ان کے پاس 20 سے زیادہ بشپ تھے۔
  - اربلا **(Arbela)** اور **نصیبین (Nisibis)** (جو اس وقت فارسی حدود میں تھے) مسیحیت کے اہم مراکز تھے۔
- **چرچ آف دی ایسٹ (Church of the East) کی تنظیم:**

- ساسانی سلطنت میں مسیحیوں نے **410 عیسوی** میں **سیلوشیا-کیٹسیفون کی کونسل** کے ذریعے خود کو ایک قومی چرچ کے طور پر منظم کیا۔

- **424 عیسوی** میں، انہوں نے اپنے آپ کو رومی سلطنت کے چرچ سے آزاد قرار دے دیا اور ان کا سربراہ **کاتھولکوس-پیٹریارک آف دی ایسٹ** کہلاتا تھا۔

- **پانچویں اور چھٹی صدی عیسوی** تک، چرچ آف دی ایسٹ (جسے عام طور پر "نسطوری چرچ" بھی کہا جاتا تھا) نے وسطی ایشیا اور یہاں تک کہ چین اور ہندوستان تک اپنے مشنری مراکز اور گرجے قائم کر لیے تھے۔

2. تاریخی قدیم چرچ (باقی ماندہ اور روایتی)

اگرچہ مسلسل جنگوں اور حکومتی ظلم و ستم (مذہبی وجوہات کی بنا پر، کیونکہ مسیحیت بازنطینی سلطنت کا مذہب تھا جو ساسانیوں کا دشمن تھا) کی وجہ سے بہت سے قدیم ڈھانچے تباہ ہو گئے، کچھ کی بنیادیں اور روایات باقی ہیں:

- **قرا کلیسا (Qara Kelisa) / سینٹ تھدیئس خانقاہ:**
  - یہ چرچ شمالی ایران (مغربی آذربائیجان) میں واقع ہے اور اسے آرمینیائی روایات کے مطابق، **66 عیسوی** میں سینٹ تھدیئس نے **پہلا چرچ** تعمیر کیا تھا۔

- **قرا کلیسا (Qara Kelisa) / سینٹ تھدیئس خانقاہ:**
    - یہ چرچ شمالی ایران (مغربی آذربائیجان) میں واقع ہے اور اسے آرمینیائی روایات کے مطابق، **66 عیسوی** میں سینٹ تھدیئس نے **پہلا چرچ** تعمیر کیا تھا۔
    - اگرچہ موجودہ عمارت کی بڑی تعمیر چودہویں صدی کی ہے، لیکن یہ ایک **انتہائی قدیم مسیحی مقام** کی بنیاد پر کھڑی ہے۔
- **مار توما چرچ (Mar Toma Church):** ارومیہ (Urmia) کے قریب آشوری عیسائیوں کا یہ چرچ بھی قدیم مذہبی مقامات میں سے ایک ہے۔

چھٹی صدی

ہجری میں،

مصر میں

عیسائیوں کے،

بہت سے گرجا

گھر موجود تھے

1. بڑے شہری گرجا گھر (Major Urban Churches)

- اسکندریہ (Alexandria):

- یہ قبطی چرچ کی تاریخی نشست اور مرکز رہا ہے۔ سینٹ مارک کا کیتھڈرل یہاں موجود تھا (اگرچہ موجودہ عمارتیں بعد کی ہیں، لیکن اصل نشست پہلی صدی سے تھی)۔

- اس شہر میں بڑی تعداد میں شہری گرجا گھر تھے، جو کئی صدیوں سے فعال تھے اور الہیاتی مباحث کا مرکز تھے۔

- پرانا قاہرہ (Old Cairo / Babylon Fortress):
  - یہ علاقہ اس دور میں ایک اہم عیسائی مرکز بن چکا تھا۔ رومی قلعہ "بابیلون" کے اندر اور اس کے ارد گرد کئی گرجا گھر موجود تھے۔
  - معلق چرچ (The Hanging Church): اگرچہ اس کی موجودہ شکل ساتویں صدی کی ہو سکتی ہے، لیکن اس کی بنیادیں تیسری یا چوتھی صدی عیسوی کے ایک رومی فوجی قلعہ کے اوپر رکھی گئی تھیں۔

- سینٹس سرجیئس اور باککس چرچ (ابو سرگا): یہ بھی پرانے قاہرہ میں موجود قدیم ترین گرجا گھروں میں سے ایک ہے اور اس کی تاریخ چھٹی صدی سے پہلے کی ہے۔
- سینٹ باربرا چرچ (Saint Barbara Church): یہ چرچ بھی قبطی قاہرہ کے قدیم چرچوں میں سے ایک ہے جس کی تاریخ چھٹی صدی سے ملتی ہے یا اس سے پہلے کی بنیادوں پر ہے۔

- سینٹ باربرا چرچ (Saint Barbara Church): یہ چرچ بھی قبطی قاہرہ کے قدیم چرچوں میں سے ایک ہے جس کی تاریخ چھٹی صدی سے ملتی ہے یا اس سے پہلے کی بنیادوں پر ہے۔

2. مصر میں راہبیت کے مراکز (Birthplace of Monasticism)

عیسائی راہبیت (Monasticism) تیسری صدی عیسوی کے اواخر اور چوتھی صدی عیسوی میں مصر سے شروع ہوئی اور یہ چھٹی صدی تک عیسائی زندگی کا ایک اہم ترین حصہ بن چکی تھی۔ یہ تمام مراکز دراصل بڑے چرچ کمپلیکس تھے۔

رابیت کے اہم مراکز	بنیاد کا دور
وادی نطرون (Wadi El Natrun)	چوتھی صدی عیسوی
سینٹ انتھونی خانقاہ	چوتھی صدی عیسوی (دنیا کی سب سے قدیم فعال خانقاہ)
سینٹ پال خانقاہ	چوتھی صدی عیسوی
سفید خانقاہ (White Monastery)	چوتھی صدی عیسوی
قرمز خانقاہ (Red Monastery)	چوتھی صدی عیسوی

3. بالائی اور زیریں مصر میں پھیلاؤ (Upper and Lower Egypt)

- جیسا کہ پچھلے جواب میں بتایا گیا، چوتھی صدی تک ہی مصر میں 100 سے زیادہ بشپ موجود تھے، جس کا مطلب ہے کہ دریائے نیل کے ڈیلٹا سے لے کر بالائی مصر (صعید مصر) تک سینکڑوں کی تعداد میں چھوٹے بڑے پیرش چرچ (Parish Churches) اور دیہاتی گرجا گھر موجود تھے۔
- خاص طور پر صعید مصر (Upper Egypt) کے علاقے میں کئی بڑے چرچ اور خانقاہیں تعمیر ہوئیں جن کے آثار آج بھی موجود ہیں اور جن میں سے کئی چھٹی صدی عیسوی سے پہلے کے دور کی ہیں۔

ابتدا میں تعلیم عام کا
نظام، روم سے شروع
ہوا، چوتھی صدی
عیسوی سے چھٹی
صدی عیسوی تک،
عیسائیوں کے گرجا
گھر ہی تعلیمی ادارے
تھے

عیسائی گرجا گھروں
کو، حکومتِ روم کی
سرپرستی حاصل
تھی، یہ وہ دَور تھا
جب، عیسائیت بہت
تیزی سے پھیلائی
جا رہی تھی.

📚 چرچ آف دی ایسٹ میں تعلیم و تدریس کا نظام

گرجا گھروں اور خانقاہوں کے ذریعے تعلیم کا ایک باقاعدہ نظام موجود تھا:

1. 🎓 مرکزی علمی اکیڈمیاں (Schools)

پڑھنے پڑھانے کا کام چھوٹے گرجا گھروں کی نسبت بڑے، منظم اور باقاعدہ سکولوں میں عروج پر تھا:

- **نصیبین کی اکیڈمی (School of Nisibis):** یہ چرچ آف دی ایسٹ کا **یونیورسٹی کی سطح کا سب سے بڑا مرکز** تھا، جو چوتھی صدی میں قائم ہوا اور چھٹی صدی میں اپنی شان و شوکت کے عروج پر تھا۔ یہاں طلباء کو درج ذیل مضامین پڑھائے جاتے تھے:

- **دینیات (Theology):** نسطوری عقائد اور کرسٹالوجی۔
- **بائبل کا مطالعہ:** سریانی زبان میں پشیطا کا گہرائی میں مطالعہ۔
- **فلسفہ اور منطق:** یونانی فلسفیوں، خاص طور پر ارسطو، کا سریانی میں ترجمہ شدہ مطالعہ۔
- **طب اور سائنس:** بعد کے ادوار میں بغداد میں عباسیوں کے دور میں ہونے والے علمی کام کی بنیاد انھی اسکولوں نے رکھی تھی۔
- **ادیبہ اور سلوکیہ کے اسکول:** نصیبین کے علاوہ دیگر بڑے مراکز میں بھی اسی طرز کی تعلیم دی جاتی تھی۔

2. ⛪ عام گرجا گھروں میں تعلیم

- **لڑکے اور پادریوں کی تعلیم:** چھوٹے گرجا گھروں میں، بنیادی تعلیم خاص طور پر مقامی **پادریوں (Priests)** اور **منتخب لڑکوں** کو دی جاتی تھی تاکہ وہ کُلِّیسائی رسومات میں حصہ لے سکیں۔
- **بنیادی پڑھائی:** اس میں سریانی زبان میں **پڑھنا، لکھنا، اور کُلِّیسائی نغمات (Chants)** یاد کرنا شامل ہوتا تھا۔ یہ مقامی چرچ کمیونٹی کے لیے خواندگی کو برقرار رکھنے کا ذریعہ تھا۔

3. 🗺️ مشنری سرگرمیوں میں تعلیم کا کردار

نسطوری عیسائیوں کے مشنریوں نے شاہراہ ریشم کے ذریعے جہاں بھی سفر کیا، وہاں **خانقاہیں اور اسکول** قائم کیے تاکہ مقامی لوگوں کو نہ صرف مذہب سکھایا جا سکے بلکہ انہیں پڑھنے لکھنے کی تعلیم بھی دی جا سکے۔

مشرقِ وسطیٰ میں،
چھٹی صدی عیسوی
تک، پارچمنٹ،
جانوروں کے
کھالوں کو کاغذ
بنانے کے کئی
مراکز تھے

1. پرگامم (Pergamum) – (موجودہ ترکی)

- اہمیت: یہ پارچمنٹ کی تاریخ میں سب سے اہم مرکز تھا۔ پارچمنٹ کا نام (لاطینی میں *pergamenum*) بھی اسی شہر سے ماخوذ ہے۔
- وجہ: پہلی اور دوسری صدی قبل مسیح میں، جب مصر نے پاپائرس کی برآمد پر پابندی لگائی، تو پرگامم کے حکمران یومینس دوم (Eumenes II) نے یہاں جانوروں کی کھال سے لکھنے کے لیے ایک اعلیٰ معیار کا مواد (پارچمنٹ) بڑے پیمانے پر تیار کرنا شروع کیا تاکہ سکندریہ کی لائبریری کا مقابلہ کیا جا سکے۔

2. سکندریہ (Alexandria) – (موجودہ مصر)

- اہمیت: اگرچہ سکندریہ طویل عرصے تک پاپائرس کی پیداوار کا مرکز رہا، لیکن ابتدائی عیسائی دور (چوتھی صدی عیسوی) میں یہاں بھی پارچمنٹ کو مذہبی متون اور بائبل کی تیاری کے لیے بہت زیادہ استعمال کیا گیا۔
- وجہ: جب تحریری مواد کی شکل طومار (Scroll) سے بدل کر کتابی شکل (Codex) میں آئی، تو پارچمنٹ کتابی شکل کے لیے پاپائرس سے زیادہ موزوں ثابت ہوا، لہذا سکندریہ کے بڑے علمی ادارے نے اسے اپنایا۔

3. بابل / میسوپوٹیمیا کے علاقے (Babylon / Mesopotamia)

- اہمیت: مشرق وسطیٰ کی قدیم تہذیبوں میں، خاص طور پر اسوریوں اور بابلیوں کے ہاں چھٹی صدی قبل مسیح سے ہی کھالوں پر لکھنے کا رواج موجود تھا۔
- وجہ: اگرچہ وہ مٹی کی تختیوں (Clay Tablets) کا بھی استعمال کرتے تھے، لیکن کھالوں کو بھی دستاویزات کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔ یہ علاقے بعد میں یہودی یسباتس (Yeshivas) کے تعلیمی مراکز بنے، جہاں مذہبی متون کی نقل نویسی کے لیے پارچمنٹ استعمال ہوتا تھا۔

4. قسطنطنیہ (Constantinople) – (بازنطینی سلطنت)

- اہمیت: چوتھی صدی عیسوی میں رومی سلطنت کا دارالحکومت بننے کے بعد، قسطنطنیہ ایک بڑا علمی اور ثقافتی مرکز بنا۔ یہاں اعلیٰ درجے کی پارچمنٹ (Vellum) کی پیداوار شروع ہوئی، خاص طور پر شاہی اور مذہبی دستاویزات کے لیے۔

🕰️ پارچمنٹ کے استعمال کی اہم ٹائم لائن:

دور	تفصیل
دوسری صدی قبل مسیح (BC 200s)	پارچمنٹ کی شہرت: قدیم یونانی شہر پرگامم (Pergamum) (موجودہ ترکی میں) کو پارچمنٹ کی اعلیٰ معیار کی بڑے پیمانے پر پیداوار اور مقبولیت کا سہرا دیا جاتا ہے۔ اس وقت تک یہ میٹیریل بحیرہ روم کے علاقوں میں پھیلنا شروع ہو گیا تھا۔
تیسری صدی عیسوی (AD 200s)	یورپ میں عام استعمال: پارچمنٹ نے تیسری صدی عیسوی تک یورپ میں (خاص طور پر رومی سلطنت کے علاقوں میں) پاپائرس کے ساتھ مقابلہ

چوتھی صدی عیسوی (AD 300s)	اہم مواد: چوتھی صدی عیسوی تک پارچمنٹ پورے مغربی یورپ اور بازنطینی علاقوں میں لکھنے کا بنیادی مواد بن چکا تھا، خاص طور پر اہم اور پائیدار کتابوں (Codices) کے لیے۔
قرون وسطیٰ	عروج کا دور: پارچمنٹ کے استعمال کا سنہری دور قرون وسطیٰ (Medieval Period) تھا۔ زیادہ تر نسخے (Manuscripts) اور مذہبی متون خانقاہوں میں پارچمنٹ پر تیار کیے جاتے تھے۔

چھٹی صدی عیسوی میں، پارچمنٹ کی تیاری کا کام مشرق وسطیٰ میں بنیادی طور پر **بڑے رہبانی اور علمی مراکز** میں ہوتا تھا، خاص طور پر وہ جو بازنطینی اور ساسانی سلطنتوں کے درمیان واقع تھے اور چرچ آف دی ایسٹ کا مرکز تھے۔ 🕌

🗺️ پارچمنٹ کی تیاری کے اہم مراکز

پارچمنٹ کی تیاری کے لیے سب سے زیادہ مشہور مراکز وہ تھے جہاں مذہبی اور علمی نقل نویسی کی سب سے زیادہ ضرورت اور سہولیات میسر تھیں:

1. نسطوری مرکز (Church of the East)

- **نصیبین (Nisibis)** 🎓: یہ شہر (موجودہ ترکی-عراق کی سرحد پر) چرچ آف دی ایسٹ کا سب سے بڑا علمی گڑھ اور **نصیبین کی مشہور اکیڈمی (School of Nisibis)** کا گھر تھا۔ علمی اور مذہبی متون کی بڑے پیمانے پر نقل نویسی اور تدریس کی وجہ سے، یہاں یقینی طور پر پارچمنٹ کی تیاری کا وسیع کام ہوتا تھا۔

- **سلوکیہ-کتیسیفون (Seleucia-Ctesiphon)** 🏛️: یہ ساسانی سلطنت کا دارالحکومت تھا اور **چرچ آف دی ایسٹ کا مرکزی دفتر (Patriarchate)** یہیں تھا۔ مذہبی اور انتظامی ضروریات کے لیے یہاں بھی نقولات کی تیاری اور پارچمنٹ کا کام اہم تھا۔

- **بیت قطراء (Beth Qatraye)** 🌊: خلیج فارس کا یہ خطہ، جس میں **بحرین اور سعودی عرب کے مشرقی علاقے** شامل تھے، علمی اور مذہبی لحاظ سے بہت سرگرم تھا۔ یہاں کی خانقاہوں میں مقامی نقولات کے لیے پارچمنٹ تیار کیا جاتا ہو گا۔

---

2. سریانی آرتھوڈوکس اور دیگر مراکز

- **ادیبہ (Edessa) / ریش عیناء (Rēš ʿAinā)** ✍️: یہ شہر (موجودہ ترکی) سریانی عیسائیت کا ایک بڑا مرکز تھے اور طبعی اور فلسفیانہ متون کے ترجمہ کا مرکز بھی بنے۔ اگرچہ نصیبین زیادہ اہم ہو گیا تھا، لیکن اس علاقے میں نقل نویسی کی صنعت موجود تھی۔

- **عربی قبائل کی خانقاہیں:** بعض خانقاہیں (جیسے کہ عراق میں الحیرہ کے قریب، یا صحرائے شام کے اطراف) جو **سریانی روایات** پر عمل پیرا تھیں، اپنے استعمال کے لیے پارچمنٹ تیار کرتی تھیں، اگرچہ ان کا پیمانہ نصیبین جتنا بڑا نہیں تھا۔

ان مراکز میں پارچمنٹ کی تیاری ایک **دستی صنعت (Manual Industry)** کی حیثیت رکھتی تھی جو خصوصی طور پر **راہبانی برادریوں** کے ہاتھوں میں ہوتی تھی تاکہ انجیلیں، مذہبی رسائل، اور علمی متون کو نقل کر کے محفوظ کیا جا سکے۔

چھٹی صدی عیسوی
تک، لکھنے کا کام
کُلّی طور پر،
عیسائیوں کے گرجا
گھروں میں،
عیسائیوں کے راہب
ہی کیا کرتے تھے

چھٹی صدی عیسوی
تک، جانور کے
کھال کو، کاغذ
بنانے کا کام صرف
اور صرف گرجا
گھروں میں ہی ہوا
کرتا تھا

چھٹی صدی

عیسوی تک،

عیسائی راہب گرجا

گھروں میں اپنی

انجیلیں لکھ رہے

تھے

قرآن میں

محمد، لفظ

مُنَوَّنْ ہے ،

لفظ نِدا نہیں

ہے

قرآن میں لفظ

محمد، اِسم معرفہ

ہے ، لفظ محمد

صیغہ غائب میں

ہے ، صیغہ حال

میں نہیں

قرآن میں لفظ محمد،
صرف چار جگہ آیا
ہے، سورۃ آل عمران
آیت 144، سورۃ
الاحزاب آیت 40
سورۃ محمد آیت 2،
اور سورۃ الفتح آیت
29

قرآنِ حکیم اردو

فہرست



سورت نمبر 33 آیت نمبر 40



پچھلی آیت | مکمل سورت | اگلی آیت

(33) سورة الاحزاب

(مدنی – کل آیات 73)

مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ ۚ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمًا (40)

(3) سورة آل عمران

(مدنی – کل آیات 200)

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ
قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۚ اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ
عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ۚ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى
عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـئًا ۗ وَسَيَجْزِى
اللّٰهُ الشَّاكِرِيْنَ (144)

سورت نمبر | 47 | آیت نمبر | 2 

پچھلی آیت | مکمل سورت | اگلی آیت

(47) سورة محمد

(مدنی – کل آیات 38)

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ
مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ
وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ (2)

مُّحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ

عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ ۖ

تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ

اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۖ سِيْمَاهُمْ فِىْ وُجُوْهِهِمْ

مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِى

التَّوْرَاةِ ۛ وَمَثَلُهُمْ فِى الْاِنْجِيْلِ ۛ كَزَرْعٍ

اَخْرَجَ شَطْاَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى

عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ

الْكُفَّارَ ۗ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً

وَّاَجْرًا عَظِيْمًا (29)

دوسری بات، قدیم
عرب میں قبیلے کے
سرداروں کو، محمد
بھی بولا جاتا تھا
،ایسے بھی ثبوت
محکمہ آثار قدیمہ کو
دستیاب ہو چکے ہیں

ملک شام میں،
چودہ سو سال
پہلے عیسائیوں
کی انجیل میں،
عیسیٰ کو محمد
جیسا لکھا جاتا
تھا،

قدیم شامی زبان میں

جس زبان میں قدیم

قرآن لکھے ملیں ہیں،

اُسی زبان میں، شام

کے لوقا کی انجیل،

سورة دو ، آیت 21

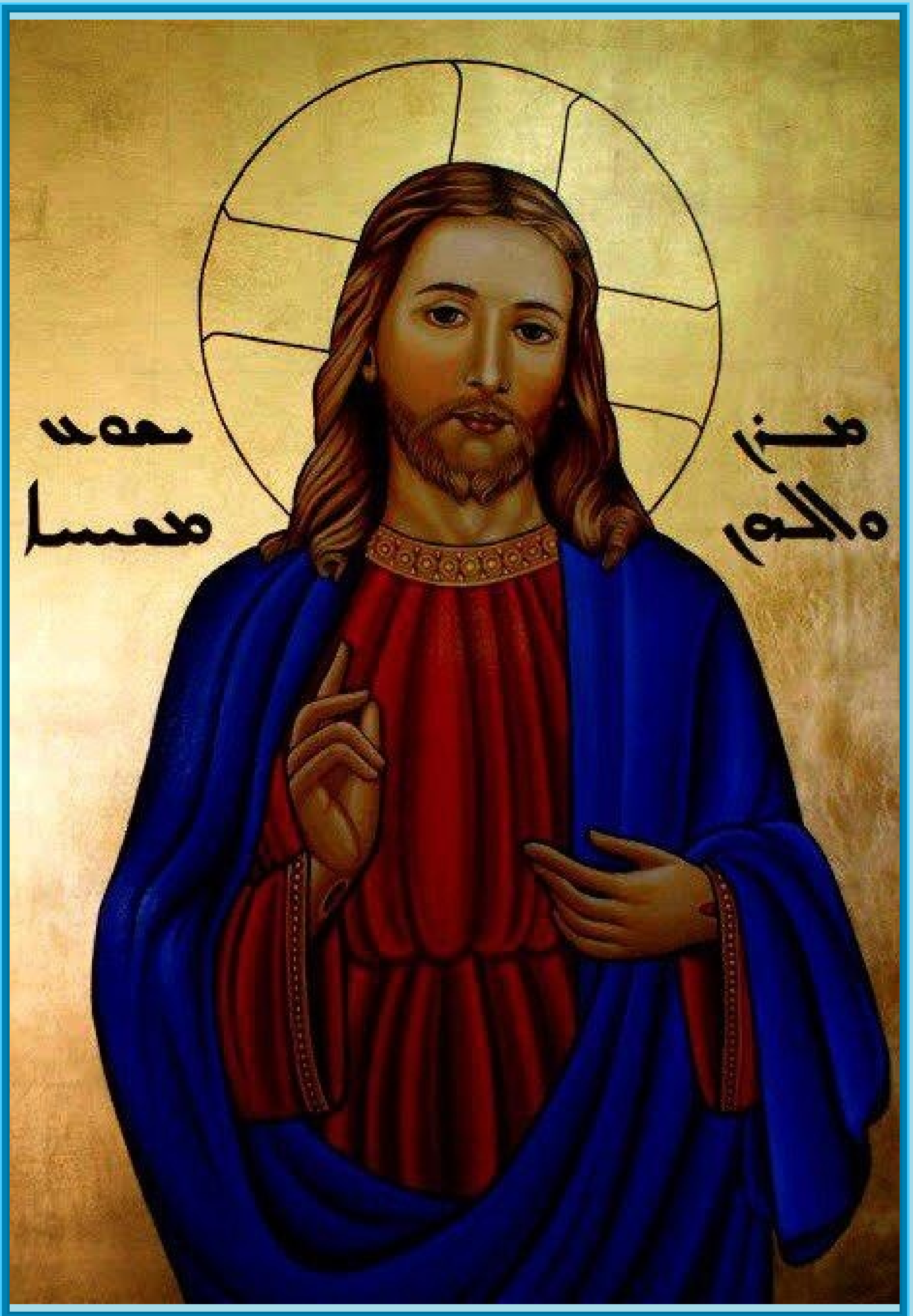
میں، عیسیٰ کو ہوبہو

محمد لکھا موجود ہے

JESUS

Hebrew	יֵשׁוּעַ	Yeshua	Nehemiah 8:17
Greek	Ἰεσοῦς	Iesous	Matthew 4:17
Latin	Iesus	Iesus	Mark 1:9
Syriac	ܝܶܫܽܘܥ	Yeshua	Luke 2:21
Arabic	يَسُوعَ	Yasu'a	John 1:29




ܡܪܢ
ܘܐܠܗܢ
ܝܫܘܥ
ܡܫܝܚܐ

قرآن میں، اُن چار
جگہوں پر، جو بھی
گفتگو کر رہا ہے، کسی
کے بارے میں جو بتا
رہا ہے، وہ عیسیٰ ہیں یا
قدیم عرب کے قبیلے کا
سردار، نا کہ اسلام کے
نبی محمد

عالمی علماء نے

جولائی 2015،

میں، برطانیہ کے

برمنگھم یونیورسٹی

سے ، دستیاب قرآن

کو بھی، مصحفِ

عثمانی بتایا تھا

عالمی اسلامی
علماء کے، دعوىٰ
کے مطابق، توپ
کاپی قرآن مصحفِ
عثمان، عثمان بن
عفانؓ کے دور 656
عیسوی کا ہے

🕌 توپ قاپی قرآن کا موجودہ مقام اور مکمل تفصیل

1. 📍 موجودہ مقام

- نام: توپ قاپی محل میوزیم (Topkapı Sarayı Müzesi)
- شہر و ملک: استنبول، ترکی (Istanbul, Turkey)
- مخصوص جگہ: یہ نسخہ توپ قاپی محل کے مقدس نوادرات (Sacred Trusts / Kutsal Emanetler) کے حصے میں محفوظ ہے۔

جبکہ ترکی کے ،
توپ قاپی کے ، محل
میوزیم میں موجود،
قدیم قرآن 820
صفحات کا ہے اور
برمنگھم قرآن صرف
18 صفحات کا

تفصیل	معیار
کل صفحات (تقریباً)	820 (410 folios)
نسخے کا حجم	41 سینٹی میٹر x 46 سینٹی میٹر (بڑا سائز)
لکھائی کا مواد	موٹا چمڑا (Parchment)
استعمال شدہ روشنائی	گہرا بھورا (Dark Brown)
خطاطی کا انداز	کوفی رسم الخط (Kufic Script)
ہر صفحے پر سطریں	اوسطاً 17 سطریں
رنگین نشانات	سرخ اور سبز نقطے موجود ہیں، جو بعد میں اعراب (Vowels) اور علامات کے لیے شامل کیے گئے۔

1. **برمنگھم میں موجود اوراق: 2 صفحات** (leaves)۔ یہ یونیورسٹی آف برمنگھم کی کیڈبری ریسرچ لائبریری میں رکھے گئے ہیں۔
2. **فرانس میں موجود اوراق: 16 صفحات** (leaves)۔ یہ اوراق پیرس میں فرانس کی قومی لائبریری (**Bibliothèque nationale de France - BnF Arabe 328c**) میں محفوظ ہیں۔

جب برمنگھم کے دو صفحات کو ان **16 صفحات** کے ساتھ ملایا جاتا ہے جو پیرس میں موجود ہیں، تو اس قدیم مصحف کے موجودہ **کُل صفحات (اوراق)** کی تعداد یہ بنتی ہے:

برمنگھم (2 اوراق) + پیرس (16 اوراق) = 18 صفحات (اوراق)

یہ تمام 18 صفحات (اوراق) ایک ہی اصل مخطوطے کے ٹکڑے سمجھے جاتے ہیں، جسے اب ایک مصحف (قرآنی مجموعہ) کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔

دوسری طرف برمنگھم
قرآن، کاربن ڈیٹنگ
میں 568 عیسوی
سے 645 عیسوی کا
نکلا اور توپ کاپی
قرآن کی کاربن ڈیٹنگ
مسلمانوں نے ہونے
ہی نہیں دی

مسلمانوں کے پاس،

90 فیصدی قدیم

قرآن یہود و نصاریٰ

کے ہاتھ فروخت

کرنے کے بعد، جو

بھی دس فیصدی

قدیم قرآن موجود ہیں

مسلمان اُن قدیم
قرآنوں کی کاربن
ڈیٹنگ نہیں ہونے
دے رہیں ہیں، مسلمان
اکیسویں صدی کے
جدید محققین کے ہاتھ
میں قرآن دے ہی نہیں
رہے ہیں

جس طرح اسلام
میں، درجنوں
فرقے موجود ہیں،
سب کے سب ایک
ہی اللّٰہ، رسول
اور قرآن کو
مانتے ہیں

لیکن تمام فرقوں کے
عقیدے میں، ایک
دوسرے سے زمین و
آسمان کا فرق ہے، اپنے
عقیدے کی بنیاد پر،
دوسرے فرقے کے
مسلمانوں کو قتل کرتے
چلے آرہیں ہیں

ویسے ہی،

عیسائیوں میں،الگ

الگ علاقوں

میں،درجنوں فرقے

تھے، تمام بڑے

عیسائی فرقوں کی،

اپنی اپنی انجیل تھی

کسی عیسائی فرقے
کی انجیل بہت بڑی
تھی، کسی عیسائی
فرقے کی انجیل بہت
چھوٹی، عیسائیوں
کے تمام فرقوں کی
اناجیل کی تعداد 80
ہے

- عہد نامہ قدیم: 39 کتابیں
- عہد نامہ جدید: 27 کتابیں
- کل: 66 کتابیں

- اگر آپ نے 80 کتابوں کے بارے میں سنا ہے تو وہ غالباً کاتھولک یا آرتھوڈوکس کلیسیاؤں کے قدیم نسخوں کا حوالہ ہے، کیونکہ:
  - عہد نامہ قدیم میں بعض اضافی کتابیں شامل کی جاتی ہیں جنہیں اسفارِ محرفہ (Apocrypha) یا کتبِ مشکوک کہا جاتا ہے۔
  - ایک قدیم لاطینی نسخے میں (جسے لاطینی ولگیٹ کہتے ہیں) ان اسفارِ محرفہ کو شامل کرکے مجموعی تعداد 80 ہو گئی تھی (39 قدیم + 14 اسفارِ محرفہ + 27 جدید = 80)، جیسا کہ جیروم نے 382ء میں یکجا کیا تھا۔

جس طرح 750 کے
بعد، مسلمان عرب
سے نکل کر،
دوسرے کے علاقوں
میں پہنچ کر، غیر
مسلموں کے عبادت
خانوں میں، لُوٹ پاٹ
کرنے کے بعد

اُس علاقے کے ، غیر

مسلموں کے عبادت

خانوں، مندروں

،چرچوں، گرجا

گھروں اور سِنگُاگوں

اور کنیساؤں کو اپنی

مسجدیں بنا لیا ہے

ویسے ہی مسلمانوں
نے، 750 عیسوی
کے بعد، عراق، شام،
لبنان ،اُردن اور مصر
کے گرجا گھروں میں
موجود، عیسائیوں کی
تمام انجیل کو لُوٹ لیا
تھا

خلافتِ عباسیہ کے
دَور میں، ممالک میں،
بینک نہیں ہوا کرتے،
عیسائیوں کے گرجا
گھروں میں، بڑی
تعداد میں سونا چاندی
اور دولت ہوا کرتی
تھی

خلافتِ عباسیہ کے
دَور میں لُوٹی
گئیں، عیسائیوں
کے گرجا گھروں
کی انجیلوں کو ہی ،
مسلمانوں نے اپنا
قرآن بنا لیا تھا

عالمی علماء کے،
قدیم قرآنوں کو ،رسم
الخط، خطِ حجازی،
خطِ کوفی وغیرہ
وغیرہ بتانا، ایک
افسانہ ہے، جس کا
حقیقت سے کوئی
تعلق نہیں ہے

خلافتِ عباسیہ

کا دَور 750

عیسوی سے

1258

عیسوی تھا

1. خلافتِ عباسیہ کا قیام اور عروج کا دور (تقریباً 750ء تا 861ء)

یہ دور خلافتِ عباسیہ کا سنہری زمانہ سمجھا جاتا ہے۔

- قیام: عباسیوں نے ابو مسلم خراسانی کی تحریک کے ذریعے بنو اُمیہ کی حکومت کا تختہ الٹا اور ابو العباس السفاح پہلے خلیفہ بنے۔
- دارالحکومت: انھوں نے دارالحکومت دمشق سے بغداد منتقل کیا، جو علم و فن کا مرکز بنا۔
- اہم خلفاء اور کارنامے:
  - ابو جعفر المنصور: بغداد کی بنیاد رکھی اور سلطنت کو مستحکم کیا۔
  - ہارون الرشید: خلافت اپنے عروج پر پہنچی۔ ان کا دور "ہزار و ایک راتوں" کی کہانیوں سے مشہور ہے۔ علمی و ثقافتی سرپرستی عروج پر تھی۔

2. متوسط دور اور داخلی کمزوری کا آغاز

(تقریباً 861ء تا 1031ء)

- آغازِ زوال: متوکل علی اللہ کے قتل (861ء) کے بعد مرکزی اقتدار کمزور ہونا شروع ہوا۔
- ترک غلاموں کا عروج: خلفاء کی اپنی حفاظت کے لیے ترک غلاموں (ممالیک) کو بڑی تعداد میں فوج میں شامل کیا گیا، جنہوں نے بعد میں خلفاء کی سیاست میں مداخلت شروع کر دی۔
- علاقائی خودمختاری: مختلف مقامی خاندان (جیسے طاہرِی، صفاری، سامانی) خودمختار ریاستیں بنتے گئے، لیکن برائے نام خلیفہ کی بیعت کرتے رہے۔

3. سلجوقیوں کا غلبہ اور ادوارِ تابعیت

(تقریباً 1031ء تا 1258ء)

- سلجوقیوں کا اقتدار: اس دور میں سلجوقی ترکوں نے مشرقی اسلامی دنیا پر غلبہ حاصل کر لیا۔ خلفاء مذہبی حیثیت تو برقرار رکھے رہے، لیکن اصل سیاسی و فوجی اختیار سلجوقی سلاطین کے ہاتھ میں چلا گیا۔
- فاطمیوں اور صلیبیوں سے مقابلے: اس دوران صلیبی جنگیں ہوئیں اور مصر میں فاطمی خلافت نے بھی چیلنج پیش کیا۔
- اختیارات کا خاتمہ: خلفاء کی حیثیت محض ایک روحانی رہنما کی رہ گئی تھی، جب کہ انتظامی امور پر غیر ملکی حکمرانوں کا قبضہ ہو چکا تھا۔

جن لوگوں نے
750 عیسوی
کے بعد، قرآن
اور اسلام کو
مینوفیکچر کیا،
تھا

جب کبھی بھی، اُن
کی اصل حقیقت،
مسلمانوں کے
سامنے آئے گی،
مسلمانوں کے پیروں
کے نیچے سے،
زمین نکل جائے گی

مسلمانوں کے
ہاتھوں، دَورِ خلافت
عباسیہ میں ، فسطاط
کے، جامع عمرو بن
العاص سے لُوٹی گئی
سب سے قدیم اور
سب سے چھوٹی
انجیل

سب سے چھوٹی
18 پارچمنٹ
صفحات کی،
عیسائیوں کی انجیل
کو، دنیا برمنگھم
قرآن کے نام سے
جانتی ہے

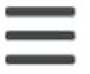
یہ 18 صفحات کی
وہ انجیل ہے، جو
قدیم فسطاط کے،
پہلی صدی عیسوی
کے رومی شہنشاہ،
تراجان کے قلع
حصن بابلیون کے،
اندر

قلع حصن بابلیون
کے ، اندر چوتھی
صدی عیسوی میں
بنے ، چرچ آف
سینٹ سرجیوس
میں موجود تھی

پارچمنٹ / صفحات 18
کی، اُس انجیل کو، جب
642 عیسوی میں،
نسطوری عیسائی عمرو
بن العاص نے ، فسطاط
کے نیا گرجا گھر بن
جانے کے بعد، اُس
گرجا گھر میں منتقل کی
تھی

چوتھی صدی
عیسوی کا ،چرچ
آف سینٹ سرجیوس
،وہ گرجا گھر
عیسائیوں کی نظر
میں بہت اہمیت
رکھتا ہے

قدیم عیسائی افسانے
میں، جب مریم نے ،
اپنے شیر خوار
لڑکے عیسیٰ کو
ہیرودیس بادشاہ کے
ظلم سے بچنے کے
لئے مصر ہجرت کی
تھی


چرچ آف سینٹ سرجیوس کی تفصیلات


چوتھی صدی عیسوی میں رکھی گئیں۔

2. ساخت اور مقام

- مقام: یہ غار یا پناہ گاہ اصل میں چرچ آف سینٹ سرجیوس کے مرکزی صحن (Sanctuary) کے نیچے واقع ہے۔
- رسائی: اس تک پہنچنے کے لیے چرچ کے اندر سیڑھیوں سے نیچے اترنا پڑتا ہے۔
- شکل و صورت: یہ جگہ ایک قدرتی غار کی شکل میں ہے جسے بعد میں مذہبی اہمیت کے پیش نظر ایک زیر زمین عبادت گاہ (Crypt) کی شکل دے دی گئی ہے۔

مقدس خاندان کی پناہ گاہ (غار) - چرچ آف سینٹ سرجیوس کے نیچے

یہ مقام قبطی قاہرہ (Coptic Cairo) کے مذہبی کمپلیکس کے اندر، قدیم قلعہ بابلیون کے قریب واقع ہے۔

1. مذہبی اہمیت اور پس منظر

یہ جگہ بائبل کی ایک اہم ترین روایت سے جڑی ہوئی ہے:

- ہجرت کا مقام: یہ وہ جگہ ہے جہاں روایات کے مطابق، فرشتہ کے حکم پر حضرت یوسف، حضرت مریم اور شیر خوار حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بادشاہ ہیرودیس کے حکم پر بچوں کے قتل عام سے بچنے کے لیے مصر میں پناہ لی تھی۔



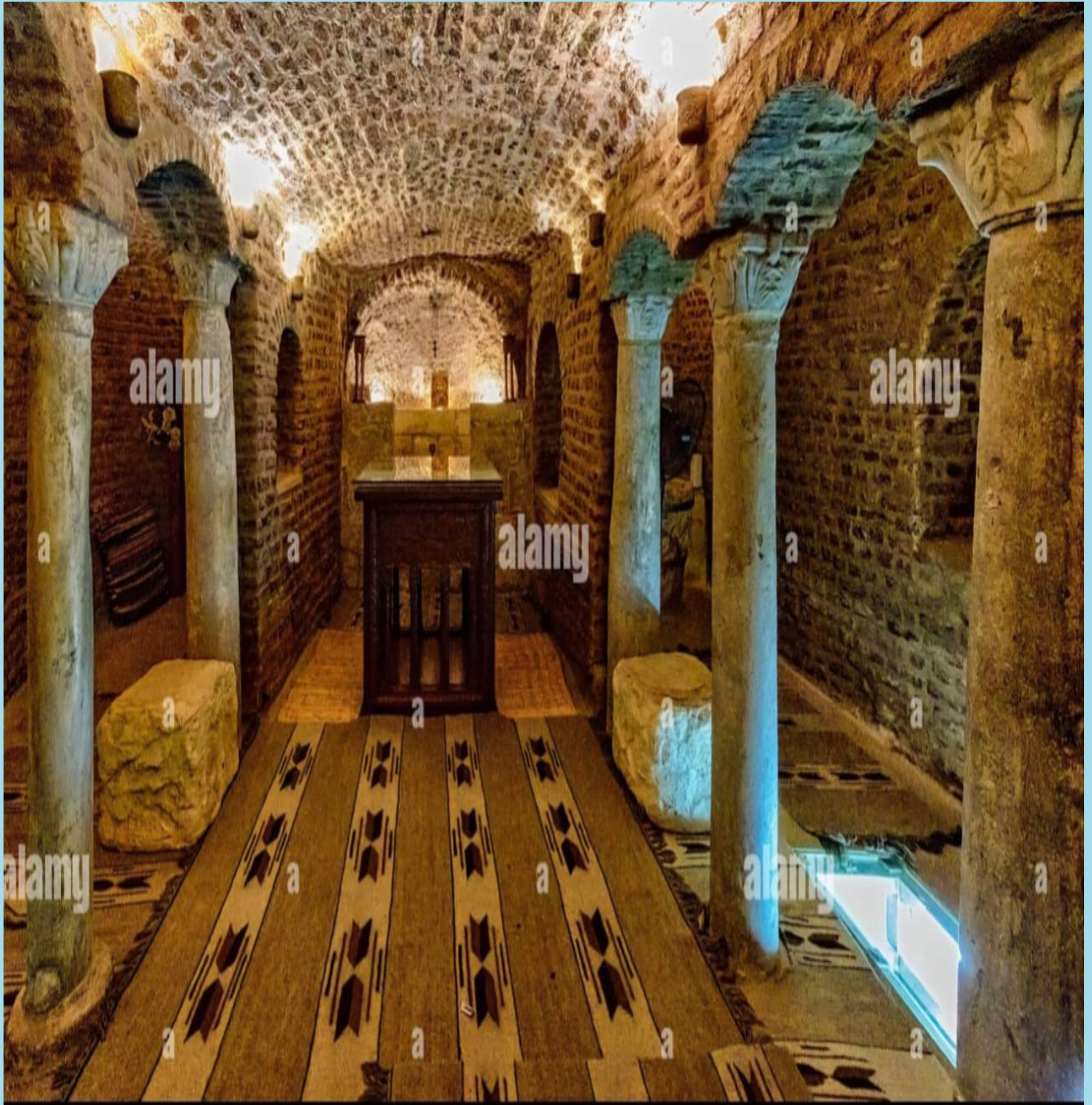
2. تاریخی اور مذہبی پس منظر

اس چرچ کی سب سے بڑی مذہبی اہمیت اس کی روایت سے جڑی ہے کہ:

- مقدس خاندان کی پناہ گاہ: قبطی روایت کے مطابق، جب حضرت مریم، حضرت یوسف اور شیر خوار حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ہیرودیس بادشاہ کے ظلم سے بچنے کے لیے مصر ہجرت کی تھی، تو انہوں نے اسی مقام پر، جو اس وقت ایک غار تھی، کچھ ہفتوں تک پناہ لی اور آرام فرمایا۔
- حضرت یوسف کا کام: یہ بھی مانا جاتا ہے کہ حضرت یوسف نے قریبی قلعہ بابلیون میں ملازمت کی تھی جب مقدس خاندان یہاں مقیم تھا۔

خصوصیت	تفصیل
نام	کنیسہ القدیسین سرجیوس و باخوس (ابو سرجہ)
مقام	قلعہ حصن بابلیون کی چاردیواری کے اندر، قدیم قاہرہ (فسطاط)
عہدِ تعمیر	روایتی طور پر چوتھی صدی عیسوی کے آخر یا پانچویں صدی عیسوی کے اوائل
اہمیت	یہ قاہرہ کے قدیم ترین قبطی گرجا گھروں میں سے ایک سمجھا جاتا ہے۔
منسوب	یہ چرچ سینٹ سرجیوس اور سینٹ باککس سے منسوب ہے، جو چوتھی صدی عیسوی میں رومی شہنشاہ میکسیملین کے دور میں شام میں اپنی عیسائی عقائد کی وجہ سے شہید ہوئے تھے۔





https://archive.org/details/holyland-visit-abu-serga-church-a-medieval-cavern-church-of-old-cairo-disability

تو مریم نے عیسیٰ
کے ساتھ اِسی گرجا
گھر کے نیچے
موجود غار میں
کچھ ہفتے پناہ لی
تھی اور آرام فرمایا
تھا

جس طرح ہندوستان
میں ہِندُو، سیکڑوں
مساجِد پر ،دعویٰ
کر رہا کہ یہ ہماری
مندریں ہیں،
مسلمانوں نے لُوٹ
کر مسجد بنا لیا ہے

ویسے ہی 1940

کے بعد، عیسائی

قرآن پر دعویٰ کریں

گے کہ، یہ ہماری

انجیلیں ہیں، جسے

مسلمانوں نے لُوٹ

کر قرآن بنا لیا ہے

ہِندُوؤں کی رام مندر،
جِسے مسلمانوں نے
بابری مسجد بنا رکھا
تھا، ہِندُوؤں نے
مسلمانوں سے
چِھین لیا اور اپنا رام
مندر بنا لیا

2030 تک یہودی

اپنی قدیم مندر،

مسلمانوں سے چھین

چکے ہوں گے،

جسے مسلمانوں نے

قبلہ اوّل،مسجد

اقصی بنا رکھا ہے

تک ہی، 2030
عیسائیوں کی سب
سے مُقدس جگہ،
گرجا گھر، فلسطین کا،
کلیسائے مقبرہ مقصد
کو، عیسائی مسلمانوں
سے چِھین چکے ہوں
گے

2030 تک ہی،

ہندوستان کی درجنوں

مسجدوں کو، ہِندُو،

مسلمانوں سے چِھین

چکے ہوں گے، جنہیں

مسلمانوں نے ،مندروں

کو ہی ،لُوٹ کر مسجد

بنا رکھا ہے

یہود و نصاریٰ نے
90 فیصد قدیم
قرآنوں کو
مسلمانوں سے،
خرید کر اُٹھا لے
گئے ہیں، وہی قدیم
قرآن ثابت کر دیں
گے کہ

جو قرآن ابتدائی
مسلمانوں نے بنایا
تھا، وہ قرآن،
عیسائیوں کی
لُوٹِی ہوئی
انجیلوں سے ہی
بنایا تھا

تک، 2050

عیسائی مسلمانوں

سے قرآن چھین

چکے ہوں گے، جن

اناجیل کو مسلمانوں

نے لُوٹ کر ،قرآن

بنا رکھا ہے

دسمبر 2021

سے ، ڈھائی سو

سے زائد

موضوعات پر،

اپنی 34 کتابوں

میں، تفصیل سے

مضمون لکھا ہے

پہلی کتاب میں،
تقریباً 35
موضوعات، دوسری
میں بھی تقریباً 35
موضوعات، تین
کتابیں پہلے ہی قرآن
پر، لکھ چکا ہوں

قرآن کی حقیقت

DECEMBER 2021

ABDUL HAMEED ARAIN

dewhameed.29292@gmail.com
0091 9838547733

مسلمانوں نے
اسلامی قرآن کو
کیسے مینوفیکچر کیا؟

November 2024

Abdul Hameed Arain

Ex Muslim Farman Ali



dewhameed.29292@gmail.com

aliferman27@gmail.com

+91 9838547733

قرآن کے حروف مقطعات کی حقیقت

March 2024

Abdul Hameed Arain
Ex Muslim Farman Ali



dewhameed.29292@gmail.com
0091 9838547733
+1 (269) 307-4382

2037 تک ایران
عیسائی اکثریت،
والا مُلک بن
جائے گا، سعودی
عرب، یہودی
اکثریت والا مُلک
بن جائے گا

تک، متحدہ 2037
عرب امارات ہِندُو
اکثریت والا مُلک بن
جائے گا، شمالی
سعودی عرب میں،
یہودی اکثریت میں
ہوں گے، جنوبی میں
ہِندُو

جزیرہ نما عرب کے ممالک میں، آدھا درجن سے زائد مندریں بنیں گی، ابوظہبی کی جدید مندر کی طرح



https://archive.org/details/holyland-visit-abu-serga-church-a-medieval-cavern-church-of-old-cairo-disability

2039 تک،
ہندوستان کے
مسلمانوں کی تعداد
میں، ایک چوتھائی
کی کمی ہو جائے
گی، موجودہ فیصد
سے ، آج پندرہ فیصد
ہیں

ہماری تمام کتابیں،

انٹرنیٹ آرکائیو پر

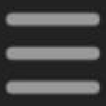
اپلوڈ ہیں ،نیچے

لنک دے رہیں ہیں،

لنک پر جائیں اور

کتابیں مُفت میں

ڈاؤنلوڈ کر لیں










HAQ O BATIL INDIA 1



Member since 2023

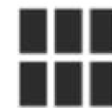
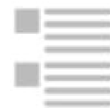
archive.org Member:حق و باطل
غیر جانبدار جستجو کا سفر

"حق و باطل" میں خوش آمدید، یہ ایک مفت, آنلائن لائبریری ہے جو زندگی کے بنیادی سوالات کی کھلے ذہن سے کھوج کے لیے وقف ہے۔ یہاں آپ کو وسائل کا ایک متنوع مجموعہ ملے گا - ویڈیوز، کتابیں، تاریخی روایات، فلسفیانہ کام، یہاں تک کہ افسانوی ادب اور مذہبی تنقید - یہ سبھی تنقیدی جائزے کے ساتھ پیش کیے جاتے ہیں۔

ہمارا مشن:

UPLOADS LOANS LISTS POSTS REVIEWS CO

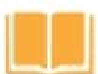
› **Filters** **187** Results

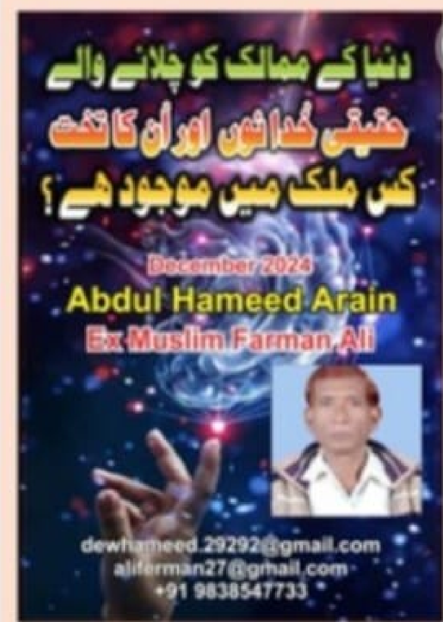
Sort by: **Date archived** ⌄    



533 6

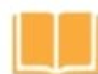
archived Sep 14, 2025

  4  0  0



530

archived Mar 28, 2025

  25  0  0



533 6

archived Sep 14, 2025

  4  0  0



530

archived Mar 28, 2025

  25  0  0



531



532

https://archive.org/details/@haq_o_batil_230001_india/uploads